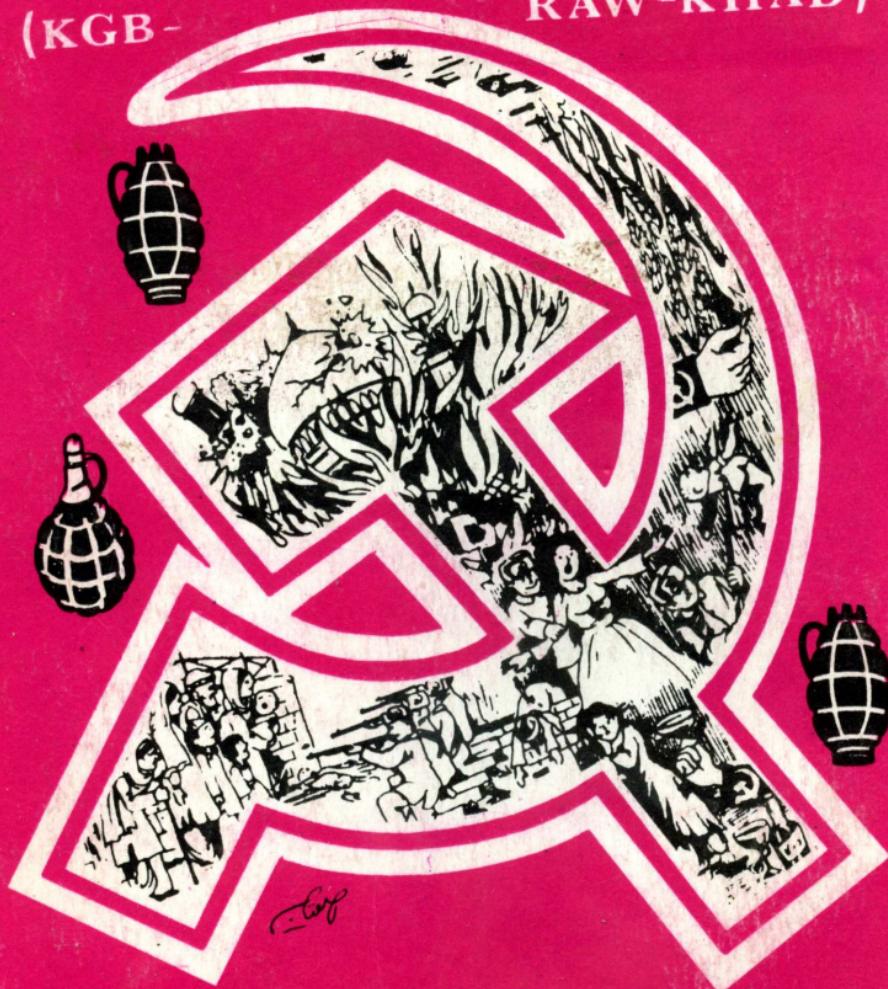


پاکستانے ہے !  
دھماکے کرنے والی دہشت گستاخی میں

(KGB -

RAW-KHAD)



مصنف: ہری روسنکی

ترجمہ: موسیٰ خان جلالی

پاکستان ہے! گستاخیں  
دھماکے کرنے والی دہشت کر دیں

(KGB -

RAW-KHAD)



حصہ: ہسپی رومنک  
ترجمہ: موسیٰ خان جلالزئی

نام کتاب : پاکستان میں دھمکے کریں والی دشمنت گردشیں  
مترجم : موسیٰ خل جلال الدینی  
ناشر : افغانستان جادو ریفرنس  
مسلسل نمبر :  
تعداد : ایک ہزار  
قیمت : 35/- روپے

## انساب!

ان ظالم اور حیوان صفت یئڑوں دلین۔ مارکس۔ مسلمان۔  
 خروشیت۔ بیریا۔ برث نیت۔ اندر و پرف۔ چڑنگو۔ گور بآچوف۔  
 ترہ کھنی۔ ایمین۔ کارمل۔ بخیب۔ کے جبی بی اور فاد کے ایجنٹوں  
 کے نام جہنوں نے مشرق و سطح۔ مشرقی یورپ اور وسط ایشیا کے  
 مظلوم مسلمانوں کے قتل عام کے بعد اب افغانستان کے مسلمان  
 اور شنتے عوام کا قتل عام شروع کیا ہے۔

( د موسیٰ خان مبارکی )

# فہرست مضمون

- ۱۔ پیش لفظ
- ۲۔ صوبہ سندھ اور دہشت گردی مردان میں دھماکے
- ۳۔ اقانام حکومت کی طرف سے پاکستان کے خلاف نفرت
- ۴۔ انگریز فوجی پر کامیاب
- ۵۔ آئینہ شہریت کاری میں اور اضافہ ہو گا۔
- ۶۔ سو و بیت جاسوسی تنظیم KGB
- ۷۔ کمرہ نمبر 2242
- ۸۔ ایک نازی صفا فی کی داستان
- ۹۔ بڑی شہربنخ چال
- ۱۰۔ طالن کی انڈھیر نگری
- ۱۱۔ صفتِ ادل کے جاسوس
- ۱۲۔ نیپارک سے وائشنٹن تک جاسوسی جال
- ۱۳۔ ایم یم کا راز
- ۱۴۔ کمپونسٹ جاسوس
- ۱۵۔ تمہاری عورت اور رومانس
- ۱۶۔ بھرپار کا دود

# پیش لفظ

۳۰ دسمبر ۱۹۷۸ء میں جب سودیت فوج نے براہ راست افغانستان پر حملہ کیا تو ایک طرف پڑوسی ملک کو خطرے سے دوچار کیا اور دوسری طرف جنوبی ایشیا میں امن و آشنا کو خطرے میں ڈال دیا۔ گذشتہ آٹھ سال سے افغان مجاہدین نے اتنا فی بے سرو سامانی کے عالم میں محض قوت ایمانی اور خدا نے وعدہ لا شریک کی مدد سے سرخ سامراج کی کمر توڑا کر رکھ دی ہے۔ اور دنیا کی یہ نام نہاد پر طاقت افغانستان میں اپنی جاریت کے آخری سانس لے رہی ہے۔ آج افغانستان کی پچاس فیصد سرزی میں مجاہدین کے کنٹرول میں ہے۔ چنانچہ افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں زیع ہو کر سودیت استحمار نے پاکستان کے خلاف پروپیگنڈے اور دہشت گردی کا نمیانی خاذ کھول دیا جس کے ذریعے ایک طرف مهاجرین کے خلاف مقامی آبادی کے دلوں میں نفرت پیدا کرنا اور دوسری طرف حکومت پاکستان اور عوام پر دہشت گردی کے ذریعے دباؤ ڈال کر اپنی مرضی کا سمجھوتہ مسلط کرنا ہے۔ چنانچہ سرخ استحمار کے اس مکروہ عمل میں اس کے پروردہ وطن فروشن نام نہاد والشوروں، صحافیوں، اور سیاست دانوں نے اس کا پورا پورا ساتھ دیا۔ لیکن اس کے باوجود کیونکہ استحمار ملت پاکستان کو مرعوب نہ کر سکا۔ چنانچہ آخری حریب کے طور پر سرخ استحمار نے اپنے درینہ اور پرانے حلیفت برلنی استحمار کی

برآمد ہوئی ہیں۔ مجھے باخبر فرداً لئے نے بتایا کہ صوبہ سرحد اور پنجتائی میں  
دوسری جاسوسی کا کام عربی پر بیخ چکا ہے اور جاسوس منایت ارزائی  
تمہت پر فردخت ہوتے ہیں۔ سرحدی صوبوں کے گرد و نواحی میں گرفتوں  
اور اربوں روپیے تقسیم ہوتے ہیں۔ دیبات میں ایسے سرمایہ دار بھی ہیں۔  
جن کے گھر کے سامنے ترپیں نصب ہیں۔ مجاہدین کے انقلابی بیش ذراً لئے  
محلوم ہوا کہ پشاور کے بڑے بڑے ہٹلروں کے علاوہ مقامی لوگوں  
کے گھروں میں جاسوسی سورتوں نے جاسوسی کا جال پھیلایا ہوا ہے اس  
کے علاوہ کئی لوگوں سے شادیاں بھی گرپکی ہیں۔ جس کے نتیجے میں بڑے بڑے  
افسری تک ان کو رسانی حاصل ہے مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ  
خادا در کے جگابی ان سورتوں کی وساطت سے فوجی اور ایمنی واڑ پڑھائے  
کے علاوہ اہم ٹوپیں کے نقشے بھی آتانا چاہتے ہیں۔ گذشتہ ماہ دوسرے  
اہم مخالفات کے علاوہ تربیلادیم کے اہم نقشے بھی روسی ایجنٹوں سے  
برآمد ہوئے تھے۔ صوبہ سرحد میں کے جگابی، خادا در را کے ایجنٹوں  
کی نفل و حرکت اور پاکستان کے جاسوسی اداروں کی غفلت نے پاکستان  
کو تباہی کے دلائے پر لایا کھڑا کیا ہے۔ تاریخ جاسوسی کے ہوا کے سے  
پاکستان کو اپنے جاسوسی نظام میں منتظم تبدیلی کرنا چاہیے۔ گذشتہ چار ماہ  
کے دوران کم از کم پانچ ہزار اور باش لوگیاں اور اخلاقی باختہ بچے انتفاثت  
سے پاکستان پیغام چکے ہیں۔ ان کو ہماری بھرپوری کے اخلاق  
خراب کرنے پر مأمور کیا گیا ہے۔ حکومت روس نے اس منصوبے میں  
کافی کامیابی حاصل کی ہے۔ ایک ہزار کے قریب جاسوس مخفی جرمی،

۷

طرف رجوع کیا کہ افغانستان میں سودیت استعمار کے ہمراہ جہاں دارسا پیکٹ  
کے تمام حملہ کی افواج مجاذبین کے خلاف جنگ میں حصہ رہی ہیں۔  
وہاں ہندوستان کے پائیکٹ اور فوجی بھی مجاذبین کے خلاف میدان جنگ  
میں شامل ہیں۔ گذشتہ دو ماہ میں جاہدین نے ایک ہندوستانی خاتون پائیکٹ  
کو گرفتار بھی کیا ہے۔ ہندوستان کا بنا ہوا اسلامی جن میں حصہ صی طور پر یار و دی  
سرنگیں اکثر مجاذبین پکڑتے رہتے ہیں اور کئی فوجی اور جاسوس ہی  
گرفتار کئے جا پکھے ہیں۔

گذشتہ چار سال سے پاکستان کے سرحدی صوبوں میں بچے بعد دیگرے  
وھاکوں نے اگرچہ حکومت پاکستان کو تشویش میں بستلا کیا ہے۔ لیکن عوام  
کی حمایت دنایہ میں کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔ اگرچہ پاکستان میں رومنی لابی  
یہ پروپیگنڈہ کر رہی ہے کہ ان وھاکوں میں افغان مهاجرین ملوث ہیں لیکن  
میں اپنے سیاسی مطابعے کی بناء پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان وھاکوں میں  
بابر سے آئے ہوتے تحریب کاروں کے علاوہ چند صنیف زرتش پاکستانی بھی  
ملوٹ ہیں جو رومنی میں تربیت پا کر پاکستان میں داخل ہوئے ہیں۔

اس وقت بارہ ہزار پاکستانی تحریب کاروں کے مختلف ٹریننگ  
سکولوں اور کامجوہ میں زیر تربیت ہیں۔ گذشتہ ماہ تقریباً دو سو فوجوں  
تحریب کار سوات، مالا کنڈ، باجوڑ اور دیگر راستوں سے پاکستان پہنچ  
چکے ہیں۔ علاوہ ازاں صوبہ سرحد اور بلبرچستان کے بڑے بڑے شہروں  
اور دیہات میں دسیع پیاسے پر اسلامی تقییم ہو رہا ہے۔ گذشتہ دو ماہ  
کے مداران تحریل چار سدھ اور دیگر مقامات سے پانچ ہزار کلاشنکوف

امریکہ اور دیگر مخفی علاوک میں پہنچ چکے ہیں۔ ان کو مخفی علاوک کے ائمہ اور فوجی راز چرا نے پر مقرر کیا ہے، ثبوت کے طور پر مخفی جو منی میں قاد کا ایک ایجنت ڈگر قرار جھی ہوا ہے، جس نے چار سال تک مخفی جو منی میں جاسوسی کا کام سرا جاتا دیا تھا۔ صوبہ سرحدی عرب دنیا کے کیفروں کے علاوک (جنوبی عین، لیبیا، شام، عراق) کے جاسوسی اداروں سے تعلق رکھنے والے لوگ کافی تعداد میں موجود ہیں۔ یہ لوگ سعودی عرب اور دیگر اسلامی علاوک کے پاسپورٹ پر پاکستان آ کر اپنے آپ کو سعودی حرب کا باشندہ نکال ہر کرتے ہیں۔ یہ لوگ افغان مجاہدین کی فوجی حکمت عملی اور پاکستان کے نہایت اہم راز حاصل کر کے روس کو پہنچانے پہنچانے ہیں۔ گذشتہ ماہ پشاور میں ایک عرب سے ملاقات کے بعد ان معلوم ہوا کہ وہ حد اصل جنوبی عین کا باشندہ تھا اور سعودی عرب کے پاسپورٹ پر پاکستان آ کیا تھا۔ یہ بات امنوں نے خود مجھے بتائی۔ لہذا اگر ان لوگوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھی گئی تو مرید دھماکے ہونے کا امکان ہے۔

بلوچستان اور سندھ میں کے جی بی کی سرگرمیاں عربیج پر پہنچ چکی ہے۔ کے جی بی گا، خلاف اور را (RAW) کے ایجنت پاکستان میں پوری طرح سرگرم ہیں۔ کراچی میں ہونے والے فسادات میں کے جی بی اور را۔ RAW کے ایجنت پوری طرح ملوث ہیں۔ ان ہنگاموں میں را RAW کے ایجنتوں نے براہ راست حصہ لیا ہے۔

سراب گوٹھ سے ملنے والی لاکھوں کی مالیت کی روی را فحاشی اور بھاری گرنسی سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ سائز اور نیچی میں

حصہ لینے والوں کے بارے میں سرکاری ذرائع نے بھی تصدیق کی ہے۔  
 یہ ایک منظم اور تربیتی یافتہ گروہ کا حملہ تھا جس سے اس خیال کو  
 تقویت ملی ہے کہ را RAW اور KGB کے  
 ایجنسیوں نے اس اپریشن میں براہ راست حصہ لیا تھا۔ یہاں یہ بات  
 قابل ذکر ہو گئی کہ اگر پاکستان اپنے جاسوسی نظام میں روبدل کرے  
 تو عالات پچھلے تک معمول پڑ سکتے ہیں۔ اس کی اصلی وجہ یہ ہے  
 کہ جب تک اشیلی جیس (A) کے اوپر اشیلی جیس (B) اور (C)  
 نہ ہوں اور ایک دوسرے کی تعاقب نہ ہوں اس وقت تک کسی  
 جاسوسی کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مذکورہ ایجنسٹ کس  
 ملک کے لئے کام کر رہا ہے۔ کیا وہ ایجنسٹ اپنے ملک کے لئے  
 کام کر رہا ہے یا اس کے بر عکس ملک کی اہم راز کسی دوسرے  
 ملک کے ایجنسٹ پر کروڑوں روپے کے بد لے میں فروخت کر رہا ہے  
 تاریخ اور سیاست کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ کسی ملک کا استحکام  
 اور ترقی کا اسم راز منظم اشیلی جیس تنظیم میں ہے۔ لیکن جب کسی ملک  
 کی اشیلی جیس منظم نہ ہو اور طاقتور نہ ہو اس وقت تک وہ ملک  
 نہ تو سمجھ کرہ سکتا ہے اور نہ ہی ترقی کی راہ پر کامزد ہو سکتا ہے۔ بہ حال  
 فدا پاکستان کو قائم و دائم رکھے۔

بلوجہستان میں بھی یہ تنظیمیں اپنے کامے دھندوں میں لگی ہوئی  
 ہیں۔ روس سے دیسیع پیمانے پر لین اور شان کی کتابیں رومنی  
 زبان سے بلوجہی زبان میں ترجمہ کر اکر بلوجہستان میں مفت تقسیم کر ارسی

ہیں۔ علاوہ ازیں روس نے ایرانی بلوچستان میں جو تحریب کاری کے تربیتی مرکز قائم کئے ہیں وہاں سے ہزاروں تحریب کار مردی پاکستان کے پاکستانی بلوچستان میں پھیل گئے۔ روس نے ایرانی بلوچستان میں دس سیار ریڈ یو اسٹیشن قائم کئے ہیں۔ علاوہ ازیں روسی ماہرین کی زیر حکومتی میں کافی تعداد میں اسلحہ پاکستانی بلوچستان پہنچ چکا ہے۔ اور ہر انعامی کوچھ پہلی رہنمایا کر تحریب کی بدایت پسر مردی اشروع۔ دیر تیراہ، سوات اور باجڑ میں فوجی تحریب کاری عروج پہنچ چکی ہے۔

جگت خان کی قیادت میں ایک فرس قائم کی گئی ہے۔ اور  
وزارت اقماں و قبائل افغانستان نے سرحد اور بلوچستان کے آزاد قبائل میں رسیح پیائے پر کام شروع کر دیا ہے۔ گذشتہ دو ماہ سے دس ہزار خاندان جو کہ مردی اور مہنگے قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں، افغانستان چلے گئے ہیں۔ ان کے لئے صلح بلال آباد اور صلح قندھار میں تحریب کاری کے سکول قائم ہیں۔ بلال آباد میں تحریب کاری کی سرپرستی ہندوستان کی جاسوسی تنظیم کے سربراہ (بسطہ سمندھ) کر رہی ہے۔

صوبہ پنجاب میں ہندوستانی کی جاسوسی تنظیم پوری طرح سرگرم ہے۔ اس سلسلے میں ہفت روزہ حرمت ۳۰ جزوی تعلیم کا اعلان میں لکھتے ہیں۔  
لامہر سے جانے والے اس سرکاری ہسینہ آؤٹ کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جس کے مطابق تا نون نافذ کرنے والے ادویں نے پیر کی طلت کر چکا پر مار کر جاری مقدار میں مسکھ شدہ سونا، چاندی اور جدید ترین ہتھیار برآمد کئے رکھتے۔ یہاں لامہر کے اس واقعہ کا ذکر اس سلیمانی کیا

جار ہے تاکہ معلوم کر سکیں کہ پنجاب میں را - RAW کے ایجنسی کس حد تک سرگرم عمل ہیں۔ اس دائرے سے بھارتی ایجنٹوں کا گمراحتان تھا۔ سرکاری سینڈ آئٹی میں گراس ملک کا نام نہیں لیا گیا۔ جہاں سے سونا، چاندی اور گول بارود کی بھارتی تعداد سمجھل کر کے لائی تھی تھی لیکن یہ ملک بھارت ہی تھا۔ یہ اسلام بھارت سے سمجھ لیا گی تھا اور اس کا مقصد سندھ میں ناکامی کے بعد پنجاب میں تحریب کاری کا وسیع سلسہ مشرف ع کرنا تھا۔

تحریب کاری میں طرش روڈ ریخا کرا در کرشن کار گپتا ہندوستان کی جاسوسی نظم RAW کے ایجنسی تھے۔

پاکستان بلوچستان میں ایرانی بلوچستان اور فوج سے راستوں سے داخل ہونے والے ایران کی تودہ ہمیونٹ پارٹی سے تعلق رکھنے والے کے جمیں کے ایجنسی تہذیبیں دادی کی تعداد میں داخل پڑھکے ہیں۔ روس نے تودہ پارٹی سے تعلق رکھنے والے بیشتر ارکان کو تحریب کاری کی تربیت دے کر پاکستان بھیجے ہیں۔ ان کی تربیت کے بارے میں بکت کی کتاب THE SOVIET SECRET SERVICE.

قابل ذکر ہے۔ روس نے تودہ پارٹی سے تعلق رکھنے والے ایجنٹوں کو منظم تربیت دے کر پاکستان رواز کئے ہیں۔ علاوہ ازیں اسرائیل نے بھائی فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو حق کی نیا وہ تعداد اس وقت پاکستان میں ہے تربیت دے کر پاکستان بھیجے ہیں۔

آخر میں یہ بات کہ جب بھی کوئی دھماکہ صور پر صد یا پنجاب میں

ہوتا ہے تو حکومت پر عوام کی طرف سے زور دیا جاتا ہے کہ مهاجرین کو کیمپوں تک محدود کر لیا جائے۔ اول تر مهاجرین کا دھماکوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ پولیس کے بچوں املاکاروں کی طرف سے مهاجرین کے ساتھ ناروا رویہ کیا چاہتا ہے۔ تیسرا یہ بات یہ کہ اگر کسی مهاجر کو دھماک کرتے ہی گرفتار کیا گیا ہے تو پھر الزام لگانے والے حق بجا نہ ہیں۔ درست افغان مسلمان عوام کو بدنام کرنے کا مقصد ہی کیا ہے۔ افغان نہک حرام نہیں اور روس کے خلاف افغانوں کی کامیابی پاکستان کے استحکام اور سالمیت سے وابستہ ہے۔

حکومت روس، ہندوستان اور افغان کٹھپلی انتظامیہ نے KHAO - RAW - KGB کی سرگردگی میں ضلع جلالی آباد میں تحریب کاری کے دو سکول قائم کئے ہیں جن میں پاکستان کے سرحدی قبائل (ہندو باجوڑ، آفریدی) کے نوجوانوں کو تحریب کاری اور نہایت جدید جنگی وسائل کی تربیت دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں پارہ چار اور سیاچین گلیشور کے آس پاس رہنے والی قوموں اور قبیلوں سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کو بھی ان سکولوں میں شامل تربیت کیا ہیں۔ پارہ چنار اور اس کے گرد و نوای میں کے ججی بی۔ را۔ اور خادو سین پیانہ پر اسلام تقسیم کر رہا ہے۔ نیزا یعنی ہزاروں جاسوسوں کو وہاں متین کیا ہے تاکہ ایک طرف فرث و اراز فسادات برپا کریں اور دوسری طرف مقامی لوگوں کو افغان مجاذبین اور مهاجرین کے خلاف رطا لیں۔ پارہ چنار میں

موجودہ جنگ کے جی بی - را۔ اور خاد کی کارکردگی کا نتیجہ ہے۔ سیاچین گلیشیر میں روس، ہندوستان اور کیوبا کے ماہرین کے علاوہ ان ملکوں کے جاسوسی ادارے بھی سرگرم عمل ہیں۔ مقامی لوگوں میں پاکستان کے خلاف پروپگنڈا کیا جاتا ہے۔ داغان کے آنکھ ہماری اڑوں میں مقین کے جی بی کے ایجنت اور جاسوس نہایت پچھڑہ راستوں سے سیاچین گلیشیر آ جاتے ہیں اور دیاں را - RAW کے افسروں سے مل کر پاکستان کے خلاف منصوبے بناتے ہیں۔ سندھ کو پاکستان سے علیحدہ کرنے کے لئے ہندوستان اور روس کو دوسری روپے خرچ کر رہا ہے۔ سندھی فوجوں کے لئے ہندوستان میں تحریک کاری نے دو سکول قائم ہیں جن کا ذکر میں نے پہلے سال اپنی کتاب (بین الاقوامی سطح پر کے جی بی اور را - RAW کے مظالم) میں کیا تھا لیکن کسی نے نہ لٹھ ہی تک نہیں لیا۔ بہر حال بھارت میں سندھی فوجوں میں نک شکن - میزائل - تولپوں - نیز اسیکوں - خود کار بمیں اور حدید جاسوسی کی تربیت دیتی ہے۔ اس وقت ہزاروں سندھی فوجوں بھارت میں تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ تربیت حاصل کرنے کے بعد وہ مرحد پار کر کے سندھ آتے ہیں اور مختلف شہروں میں بموں کے دھماکے، قتل عام اور جاسوسی کے وظائف سرا نجام دیتی ہے۔

روس اور افغان مردود حکومت نے آزاد پنجتہ نصان قائم کرنے کے لئے وزارت اقراں و تباہی کو کئی حصوں اور شعبوں میں تقسیم کیا ہے۔

جن میں سے ایک تجہ یہ بھی ہے کہ اپنی جاسوس ایجنٹوں کے ذمیہ  
متامی لوگوں کو پسہ اور اسلام پہنچا کر پاکستان کے خلاف بھرا کا پا جائے۔  
اور اسی طرح اپنی خرموں اور ناروا مقاصد تک پہنچ جائے۔

کے بھی بی اور خادنے ایک اور جاسوسی ادارہ (واد) کے نام  
سے قائم ہے جس کا مطلب ہے (وزارت امنیت دولت) اس کو  
بھی کئی حصوں میں تقسیم کر دیا ہے جس میں یہ شعبہ علماء کے لئے ہے۔  
علماء کو وسط ایشیا لے جا کر ایک طرف قرآن اور احادیث کو تحریف  
کر کے جدید قرآن اور احادیث کی تباہیں تیار کرتے ہیں جس میں کیونکہ زمین  
کی تخلیق کے جواز موجود ہو اور دوسری طرف ان علماء کو جاسوسی  
کی تربیت دے کر پاکستان اور ایران معاون کرتے ہیں۔ یہ علماء ان  
ملالک کے درس میں پڑھتے بھی ہیں اور ساتھ ہی جاسوسی کا کام بھی  
کرتے ہیں۔

روس اور افغان کمٹھ پتکی مزدور حکومت نے مل کر پاکستانی کرنٹی  
کروڑوں کی تعداد میں فرشت چھپائے ہیں۔ یہ فرشت سرحدی علاقوں میں  
کروڑوں کی تعداد میں ملتے ہیں۔ اب یہ فرشت پنجاب اور سندھ میں بھی  
آپنے ہیں۔ روس، ہندوستان اور افغان مزدور حکومت کی ان تمام  
تخیری بھی سرگزیوں کی روک تھام کے لئے صورتی ہے کہ ایک طرف  
مورخ اقدامات کرنے چاہیں اور دوسری طرف افغان مجاہدین کی بھرپور  
صہایت ہرنی چاہئے تاکہ سرخ سیلا ب پاکستان کی سرحدوں سے واپس

مرکرو دھا کے بھی ختم ہو جائیں اور امن و امان بھی قائم ہو جائے۔

جولائی سے ۲۸ اگ

موسیٰ فان جلال نزی  
لہور پاکستان

## صوبہ سرحد اور دشمنت گردی مردان میں بم کا دھماکہ

صوبہ سرحد کے علاوہ پاکستان کے دوسرے صوبوں میں روپی  
دشمنت گردی پر اگرچہ نوازے وقت - جنگ اور مشرق میں میں نے کئی  
مضامین لکھے ہیں۔ لیکن حال ہی میں مردان میں بم کے خوفناک دھماکے  
اور قبائل میں روپی اثر و نفع پر لمحنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ اسلامیہ  
پاکستان پر یہ واضح ہو سکے کہ موجودہ دھماکوں میں روپی - بھارت  
اور افغان مزدور حکومت کوہاں تک ملوث ہیں ۔

صوبہ سرحد اور بلوچستان کے قبائل میں روپی اثر کافی حد تک  
موجود ہے۔ حالیہ چند ماہ میں بلوچستان میں وسیع پیمانے پر پروپیگنڈے  
کا آغاز ہوا ہے۔ وزارت اقوام و قبائل افغانستان کی کمی اہلکار  
بلوچستان میں مصروف کار ہیں۔ جس کے نتیجے میں مری قبیلے کے لوگ  
مسلسل طور پر افغانستان جا رہے ہیں۔ اُن کے جانے کی خبریں اگرچہ  
بین الاقوامی ذراائع ابلاغ میں آپکی ہیں۔ لیکن حکومت کابل کی طرف  
ان قبائل کے لئے جو دشمنت گرد اور فوجی تربیت کے سکول قائم کئے  
گئے ہیں اُس کے بارے میں خود لوگوں کو معلومات حاصل ہے۔  
بلوچستان سے جانے والے قبائل کے لئے قندھار اور ضلع قلات میں

دشمنت گردی اور فوجی تربیت کے سکول قائم ہے جہاں قبائلی نوجوانوں کو پاکستان کے خلاف فوجی تربیت دی جاتی ہے۔ جاسوسی معلومات اور تربیت کے بارے میں کئی تربیت گاہیں صرف کارہیں۔ یہ کھولنے۔ جوڑنے اور محفوظ طور پر کسی جگہ لے جانے۔ اور اہم کاغذات یا ایسی راز کو نہایت اچھے طریقے سے حکام تک پہنچانے کی تربیت ہر قبائلی کے لئے ضروری ہے۔ صوبہ سندھ اور بلوچستان کے قبائل میں روس کے اثر و نفوذ کے نتیجے ہیں دہان کے کچھ روں نواز عناصر روس ایجنسیوں اور تحریک کاروں کو اپنے گھروں میں پناہ دیتے ہیں جس کے نتیجے میں بم کا دھماکہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ پچھلے دنوں ضلع مردان میں جہاں افغان مهاجرین کافی تعداد میں رہ رہے ہیں یہ بعد دیگر سے بم کے تین دھماکے ہوئے جس کے نتیجے میں ۷۵ افراد زخمی اور کوئی ۲۵ افراد ہلاک ہوئے۔ مقامی لوگوں نے غم و غصہ میں آکر دہاجرن کے املاک جلاوطنیں۔ آخر کار حکومت کی مداخلت پر حالات پُرسکون ہوئے۔ اب یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ دھماکے کس نے کیے ہیں؟

حسناً کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ روں آزاد قبائل میں کافی حد تک گھس چکا ہے۔ پاکستان کی سیاسی پارٹیوں، خصوصاً روں نوار کی میونسٹ پارٹیوں سے تعلق رکھنے والوں کا روں اور افغانستان جانے کے بارے میں سب کو علم ہے۔ مزید برآں دہان

سے نہ سبیت پا کر واپس آنے والوں کے نام اور کوائف بھی ذرا تمع ابلاغ میں آچکے ہیں۔ تو پھر یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ روس تحریکاروں یا مقامی لوگوں میں سے روس نواز غناصر نے جن کو روس سے براہ راست تنخواہیں ملتی ہیں مردان پولیس کو ٹیلیفون کے ذریعے سے دام فریب میں لا کر تربیلادیم روان کئے اور قُن کی خیر موجودگی میں بیکے بعد دیگرے یعنی دھماکے کر کے پھر مهاجرین کو موردنظام شہیر اکہ جلوس نکالے۔ جیسا کہ یہ بات سامنے آئی ہے کہ روسی تحریکاروں اور اس کے ایجنٹوں نے یہ منصوبہ بنایا کہ پولیس کو فریب دے کر دھماکوں کا الزام افغان مسلمانوں پہ ڈال کر اُن پر مسلحانہ حملے کا جواز فراہم کریں۔ اگر پولیس واقعی حالات سے بے خبر تھی تو پھر تو ٹھیک ہے ورنہ پولیس سے بھی تقاضہ کرنی چاہئے۔

بڑا ہال پر فریب روسی ایجنٹوں نے دے کر اُن کو مبالغے میں ڈال دیا۔ مردان، لاہور، بلوچستان اور سندھ کے دھماکوں اور تحریک کاروں سے افغان مهاجرین کا قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو روسی ایجنٹوں اور بھارتی افغان مزدوروں کے پروپگنڈہ ہے۔ جن کا کہنا ہے کہ افغان مهاجرین دھماکوں میں ملوث ہیں۔ رہا یہ مطالبہ کہ افغانوں کو تمام صوروں سے نکال کر صوبہ سرحد اور بلوچستان تک محدود کریں۔ یہ بھی کیمپسٹوں کا مطالبہ ہے۔ جن کے لائق اگر مهاجرین صرف صوبہ سرحد اور بلوچستان تک محدود ہوں

بما میں تو ہو سکتا ہے صوبہ سرحد اور بلوچستان کے عوام مہاجرین کے بوجھ محسوس کرتے ہوئے پنجاب کے خلاف اٹھ کھڑے ہو جائیں جس سے صرف روس اور بھارت کو ناہدہ پہنچ سکتا ہے۔ اور پاکستان کو سیاسی طور پر نقشان ہو سکتا ہے۔ بحال حکومت بہتر جانتی ہے۔ لیکن میں صرف آنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ مردان کے دھماکوں میں روس سے آئے ہوئے تخریب کار ملوث ہیں۔ اس میں ذاتی طور پر پاکستان کی بقا اور سالمیت کے لئے قطرہ خون دینے کے لئے تیار ہوں۔ کیونکہ پاکستان کے مسلمان عوام مشکل میں ہمارے کام ہاسکتے ہیں۔ روس اور امریکہ دولوں کافرا در مشرک ہیں وہ کبھی بھی ہمیں مستحکم دیکھنا نہیں ہائے ہیں۔ ماخنی میں پاک افغان تعلقات کی اصلی وجہ امریکیہ کی خارجہ پالیسی تھی۔ ظاہر شاہ اور صدر داؤڈ کے زمانے میں افغان عوام نے اپنے آپ کو روس سے چھڑانے اور امریکیہ کو اپنی خارجہ پالیسی میں اسی مقام دینے کیلئے کئی دفعوں امریکیہ بھیجے تھے۔ افغان حکومت نے امریکیہ سے درخواست کی تھی کہ وہ رویی صلح سے نجات دلانے کیلئے اسلامی فراہم کریں لیکن نکسن نے ان کے جواب میں کماکہ طیار ہکر وڑا فغان عوام سب چور ہیں لہذا ان کو اسلامی دنیا مناسب نہیں ہے۔ اور کبھی بہت سے منصوبے تھے جس کی وجہ سے افغانستان روس کے دامن میں چلا گیا۔

---

## افغان مزدور اور کٹھپتی حکومت کی طرف سے پاکستان کے خلاف نفرت انگریز لڑپھر کا سیلا ب

جیسا کہ قارئین کو معلوم ہے کہ افغانستان کے مزدور اور کے جی بی کے اشاروں پر چلنے والے کٹھپتی حکومت کی طرف سے پاکستان کے خلاف قسم قسم کے کی تحریکاری ہو رہی ہے۔ کے جی بی اور اس کے ایجنت حکومت رنجیب انتظامیہ، حالیہ چند سال سے پاکستان اور افغان بے گناہ مسلمانوں کی فزدگیوں سے کھلی رہی ہے۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ گذشتہ چار سال سے۔ کے جی بی۔ را۔ RAW اور رنجیب کٹھپتی انتظامیہ کے رسول ٹے زمانہ جا سوتی تنظم (خاد) کی طرف سے بلوں کے دھماکوں کے سلسلے میں ہزاروں بے گناہ پاکستانی مسلمان شہید ہوئے ہیں۔ ان تمام تحریک کاریوں اور دشمنت گردی کے علاوہ کے جی بی اور خاد کئی سال سے پاکستان میں کمبونسٹ لڑپھر کھلا رہے ہیں۔ میں نے (جلالتی) تین سال قبل اپنی تحریروں کی وسیع سے اسلامیانِ پاکستان اور افغان مجاہدین کو ان خطرات سے آگاہ کیا تھا۔ بہر حال بیور ہاؤس سے صوبہ سرحد اور بلوجہستان میں با غیانتہ لڑپھر کے تقسیم کے بارے میں لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ پہلے سال ۱۹۸۷ء میں میں نے بلوجہستان صوبہ سرحد

اور سندھ ہمواری میں کمپنی نسٹ لٹریچر کے متعلق معلومات فراہم کی تھیں۔ اخبارات۔ رسائل اور عوام اس پر گواہ ہیں۔ میں نے ہفت روزہ تکمیر اگست ۱۹۸۷ء کے اور پڑھ کر خیال آیا کہ پاکستان میں باعذیانہ لٹریچر کے تقسیم سرپرھر سے لاکھوں، تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ دھماکے کہنے والے کوک کون ہیں؟

خاد کے ایجنسٹ قیوم پہلوان کی گرفتاری کے چند روز بعد میں اسلام آباد گئی تو بھی ایک دوست نے اس کے متعلق سنائی۔ بہت حیرت ہوئی کہ ملک و قوم کے مفادات کے خلاف چلتے والے لوگ بھی پاکستان میں پائے جاتے ہیں۔

بہر حال موضوع سے ہٹ کر میں ایک مسلمان کی حیثیت سے یہ نظریہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کسی بھی ملک میں اس وقت تک دشہت گہ دی نہیں ہو سکتی جب تک اس ملک کے انتہی جنس ادارے ملک و قوم کے خلاف دشہت گہ دوں سے سازش نہ کریں۔ پھر یہ کہ الگ دشہت گہ گرفتار بھی ہو جائے اور اسے سنرا بھی نہ دی جائے اور لاکھوں روپے کے بدے میں اسے ہٹ کر کے اُسے جانی و مانی تحفظ بھی فراہم کیا جائے تو پھر منظوم افغانوں اور دھماکوں کے النام لگا کر کمپنی نسٹ خیال لوگوں کے پاس کیا شوت رہ جاتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر اگر کسی دھماکے میں افغان ہوا جریلوٹ پایا گیا ہے۔ یا انہیں گرفتار کیا گیا

ہے۔ یا کسی چہاجر سے خطرناک اسلحہ برآمد ہوئے ہے تو پھر تو المزام لگانے والے لوگ حق بجانب ہی ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر چہاجر بنی دھمکوں میں طورت بھی نہیں ہیں، ان سے اسلحہ بھی برآمد نہیں ہوا ہے تو پھر روسی اینٹوں اور افغان مزدور حکومت کی پلاٹوں میں کو خدا پداسیت کریں۔

ھفت روزہ تباہیر نے اگست ۱۹۸۶ء میں تحریب کاری کے متعلق لکھا تھا۔

پاکستان میں تحریب کاری کی وارداتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ حکومت اور مجاہد رہنماؤں کے خلاف بڑے پیمانے پر لڑی پر کی تقسیم گذشتہ کئی برسوں سے جاری ہے۔ یہ لڑی پر جو کابل کی کمپنی کیمپ نسٹ حکومت چھپوا کہ ڈپلے ملٹیک بیگ کے ذریعے خفیہ طور پر پاکستان بھجواتی ہے۔ پشاور میں افغان تو نسل حلم کمال کی معرفت (ANP) کے رہنماء غلام احمد بلور کے گھر (بلور ہاؤس) پہنچتا ہے اور وہاں سے مختلف کارندوں کے ذریعے تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ حليم کمال کی بلور ہاؤس آزادانہ آمد درفت پر کسی نوعیت کی کوئی قدغنی عدم نہیں۔ حليم کمال بلور ہاؤس روز جاتا ہے۔ بلور ہاؤس سے خفیہ طور پر تقسیم ہونے والے لڑی پر میں مجاہدین کی رہنماؤں اور صدر پاکستان مجاہد اسلام جزل محمد ضیاء الحق کے خلاف نام نہاد الزامات عائد کئے ہیں۔

۲۳

تبکیر لگے چل کر لکھتے ہیں کہ کابل کو ٹھپٹی انتظامیہ نے ایک پفت  
 میں یہ الزام لگایا ہے کہ امریکی امداد خسیا را الحق اور گلبدن نے خرد  
 برد کر لی۔ رقم کی تقسیم پر دونوں میں جھگڑا میرا جس کے نتیجے میں  
 صدر خسیا را الحق نے گلبدن کو قید کر دیا اور باقی تنظیموں نے اسکے  
 لوٹنا شروع کر دیا۔ اس پفت میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ گویا افغان  
 فوج کی طرف سے یہ پفت شائع کیا گیا ہے۔ پفت میں پاکستان  
 کے عوام کو صدر خسیا را الحق کے خلاف بھر کاتے اور بغاوت کرنے کی  
 باتیں لکھی گئی تھیں۔

### ( آئندہ تخریب بکاری میں اور اضنافہ ہو گا )

پاکستان کی تاریخ میں صوبہ سندھ کو ہر لمحاظ سے اہمیت حاصل ہے  
 لیکن پاکستان کی معیشت اور بین الاقوامی تجارت اور صنعت کے تمام  
 دار و مدار سندھ پر ہے۔ اوسندھ ہی وہی علاقہ ہے جہاں سے  
 برصغیر میں شمع اسلام روشن ہوئی۔ لیکن صوبہ سندھ اور بلوچستان کے علاوہ  
 آج کل سندھ بھی تخریب بکاری کی زد میں ہے۔ افغانستان مہدوں  
 اور دیگر کمیونسٹ حمالک کی خوبصورت جاہسوں لڑکیاں اور نوجوان  
 ہزاروں کی تعداد میں سندھ پہنچ چکے ہیں۔ اس سلسلے میں ہفت روزہ  
 معیارہ نے یہم اگست ۱۹۷۶ء میں لکھا ہے۔ کہا چی میں یہ اطلاعات  
 عام ہیں کہ گلشن اقبال - ڈلفنس - گلشن کے فیشن ایبل ہو ٹولوں۔

مشروبات اور بالٹی گوشت کے دو کافنوں پر بڑی تعداد میں قیمتی کاروں پر سوار غیر ملکی ہزاروں روپیہ لٹاتے نظر آتے ہیں۔ یہ غیر ملکی جن میں ایرانی۔ شامی۔ میتی اور دوسرے کمیونسٹ طلباء اور نوجوانوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ ہوٹلوں کے سبزہ زاروں اور بڑی سڑکوں کے آئی لینڈ پر واقع ہوٹلوں پر جس قدر آزادہ طور پر غیر ملکی شرابیں پختے ہیں منگاۓ کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ پاکستانیوں کو شرم آتی ہے۔ دیگر ممالک کی خوبصورت لڑکیاں کافی عرصہ سے رہائش پذیری ہیں۔ خوبصورت لڑکیاں اعلیٰ افسران کے قرب حاصل کر کے اپنے اپنے گروپوں کے مقاصد حاصل کر رہی ہیں۔ کہاچی سیل ملت کافوں میں جہاں روپیوں کا اثر و رسوخ زیادہ ہے وہاں سے آنے والے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ اس کافوں میں کافی تعداد لوگوں نے روسی پچم لہرا�ا ہے۔ اور انقلاب انقلاب کے نعرے لگاتے ہیں۔ یہ بھی انہوں نے کہا کہ روسی اہلکار خفیہ طور پر لوگوں کو تحریک کاری کی تربیت دیتی ہے۔ علاوہ ازین روس اور ہندوستان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کہاچی میں کافی تعداد خطرناک اسلحہ تحریک کاروں کو پہنچا دیا جائے گا۔ جس میں میزائیل تک شامل ہوگا۔ نیز را۔ RAW کی پاکستان شعبہ میں روزانہ بڑی زور شور سے کہاچی کے متعلق بحثیں ہوتی رہتی ہیں۔ جس میں تحریک کاری سے متعلق لوگ قسم قسم کے نظریات پیش کرتے ہیں۔ میرے اندازے کے مطابق

پاکستان کو تربیلادیم پر حفاظتی انتظامات سخت کر تے چاہئیں۔  
کیونکہ را۔ RAW اور کے جی بی نے پاکستان کے اہم بھلی  
گھروں کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ تاکہ بھلی کو دریم پریم  
کر کے اندری رات میں تخریب کاری کر سکے۔

ادھر صوبہ بلوچستان سے جانے والے مری قبائل کے متعلق  
قسم قسم کی خبریں آتی ہیں۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق کم از کم  
پچس نہار قبائل افغانستان جا چکے ہیں۔ اس سیدی میں چفت  
روزہ تکبیر نے لکھا ہے۔ حکومت کی طرف سے بلا اجازت مرد  
پا کرنے والوں کا نوش لئے جانے پر چمن کے راستے افغانستان  
جانے والے چند گھروں کی گرفتاری عمل میں آتی۔ چند دنوں کے  
لئے قافلوں کا سلسہ تھا۔ لیکن دوبارہ یوں جاوی ہوا کہ قافلوں  
کے جنم اور تعداد میں اضافہ ہو گیا۔ تاہم سرحد پا کرنے کے راستے  
بدل گئے۔ مری قبائل کی نقل مکانی کی پہلی وجہ یہ مُستنے میں آتی  
تھی کہ کوہ ٹلوں ایکنشی میں مسلسل نشک سامی کے باعث قحط کی  
صورت حال سنگین ہو گئی ہے اور وہ مجبور ہو کر اپنے گھر بار  
چھوڑ رہے ہیں۔ دوسری اطلاع یہ ملی کہ افغانستان میں مری  
قبائل کو زرعی زمینیں دی جا رہی ہیں۔ یہ زمینیں دریائے ہنده  
سے سیراب ہونگی۔ ایک خبر یہ ہے کہ زمین حاصل کرنے والے مری  
قبائل کے نوجوان کو فوجی اور نیم فوجی نوعیت کی ملازمتیں چھیا

کی جائیں گی۔ اور کے جی بی اور خاد کے دہشت گرد سکولوں میں ان کو پاکستان کے خلاف فوجی اور جاسوسی تربیت دی جائیگی۔ اور انہیں ہوائی اڈوں اور دُسرے اہم مقامات کے محافظین کی ذمہ داریاں سونپی جا رہی ہیں۔ سرحد پولیس دستے تشکیل دیئے جائیں گے۔ اور ان تمام فرائض کی انجام دہی کے لئے باقاعدہ تربیت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ باخبر ذراائع کے مطابق مری قبائل کو لشکر گاہ کے علاقے سے لے کر ضلع چاندی سے ملنے والی پوری سرحدی پڑی تک پھیلا دیا جائیگا۔ اور لشکر گاہ کی دہشت گرد سکولوں میں ان کو دہشت گردی کی تربیت دیا جائیگا۔ لشکر گاہ کے دہشت گرد سکول نہ چارہ پانچ سال قبل افتتاح ہوئے تھے۔ ابھی تک ہزاروں تعداد میں تخریب کاروں نے اس سکول سے سند حاصل کی ہے۔

مری قبائل کے بدمست لوگوں کو ستپہ نہیں کیا تھا۔ ان کو ستپہ نہیں کہ افغانستان میں آگ اور خون کی جنگ لڑتی جا رہی ہے۔ موسکنہ ہے کوئی گوئی ان پر بھی آگرے۔ یا پھر ان کو کے جی بی اور خاد کے ایجنٹوں کے مظالم کا پتہ نہیں۔ بہر حال جیسا بھی ہے یہ تو ان کے رہنماؤں کو معلوم ہو گا۔ لیکن انہوں نے افغانستان جیسے ملک جا کر اچھا نہیں کیا چ۔

۱۶

آج سو دیت یونین کی شیط سیکوریٹی کمیٹی ۲۷ جولائی پوری دنیا میں  
شیطان کی طرح پھیلی ہوئی مخفی (لیورپول) حاکم کے راز چرانے اور ان  
لوگوں کی آزادی جنم را بنانے نیز تیسری دنیا کو تحریک کاری کے ذریعے  
القلاب کی مصیتوں میں گرفتار کرنے کے لئے دن رات محفوظ نیاز  
کرنے میں مصروف نظر آتی ہے۔ آجے دن لیورپول حاکم سے روپی جاسوسوں  
کو بے نقاب کرنا بسویت سفارت کاروں کو جاسوسی کے الزام میں ملک پر  
کرنا اور سویت تحریک کاروں کو گرفتار کرنا۔ یہ تمام اتفاقات ان کے ذہن  
کی عکاسی کرتے ہیں۔

ماسکو میں سویت جاسوس کو پڑھی تدریکی نکاح سے دیکھا جاتا ہے۔  
اس کی عزت افزاں کے لئے ڈاکھانے کے مکتوں پر اس کی تصویریں چھپیں  
جلد ہیں کے جھبپی کے افسران کو زیادہ سے زیادہ وحکومتی ایجاد ہوتے ہیں  
کی وجہ سے بڑے بڑے انعام و اکرام دیتے جاتے ہیں۔ ان کی برسی منانی  
جانی ہے اور بڑے محب و ملن لوگوں میں اس کو شاندار انعامات میں خراج  
عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔

شالن کے دور میں یہ ادارہ لٹھبردار کے نام سے مشہور تھا۔ لیکن  
جاسوس پولیس کی عجرتی کے بعد شالن نے تطبیک کرنے والوں کی ایسی تطبیک  
کی کہ ان کا نام دشمن تک صفحہ سستی سے مٹا دیا۔ شالن کے دست راست  
بھریا نے ۱۹۵۳ء میں این کے دی ڈی (D.D.B.B.) کو منظم کر کے اس

۲۸

کا نام ۱۹۷۴ء کے جی بی رکہ دیا۔ عین کا مطلب ہے سٹیٹ سکیورٹی کمیٹی اور آج تک سال بعد کے جی بی کے چیزیں کام نہرا تصور کیا جاتا ہے جسے کیوں نہ پارٹی سلام کرتی ہے۔

پوری اندر و پوف جو پارٹی کا مشہور ہیور کریٹ اور اپنی ابتدائی چالیس سالہ عمر کے دوران ۱۹۶۰ء میں کے جی بی کا سربراہ بننا اور اندر ون ملک لوگوں میں وہشت گردی پھیلانے اور مخالفین کو دبانے میں کامیابی کے بعد اس نے اس د کے جی بی کو بیرد نی محاکم میں پھیلایا۔ کسی جی بی KGB کے آدمی پر پروٹیف نے یا اندر ون ملک حکومت نے آج تک اعتماد و اعتبار کیا اور نہ ہی کوئی آج ۸۰، ۸۱ء کی عمر سے کم کوئی بھی اٹیلی عین آفیسر اپنی قابلیت کی بنابر اس کے سوا جزوی سیکریٹری نبا۔

لیعنہ کے وقت سے لیکر اندر و پوف ہی اکیل ایسا آدمی ہے۔ جو آج تک پارٹی کا سربراہ رہا اور سودبیت یونین کے اندر ونی اور بیرد نی حالات کو اچھی طرح یاد رکھنے ہوئے تھا۔ اس لئے اسے میں الاقوامی سطح پر تمام خارجی اور داخلی امور پر پوری طرح عبور حاصل تھا۔ سنگڑ کمیٹی کے میں الاقوامی سیکشن کے سربراہ کی حیثیت سے اپنی عمر کا بیشتر حصہ وقت کرنے کی وجہ سے اسے بیرد نی محاکم کیوں نہ پارٹیوں میں کافی مقبولیت حاصل تھی۔ نیز مشرقی یورپ۔ دہشت نام۔ کیوں با اور چین میں کیوں نہ پارٹی حکمرانوں کے پورے حالات سے آگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ فرانس۔ اٹلی بولٹانیہ۔ مہندوستان اور انڈونیشیا کی غیر حکمران کمیونٹی پارٹیوں کے لئے ایک اسم لیڈر کی حیثیت سے مقبول تھا۔ اور ان کے سامنے حل کرنے کے لئے

چاہی کام کرتا تھا کے جیابی میں عمر کا کافی عرصہ گزارنے کے بعد اسے خارجی  
جاسوسی ادارے کی طرف سے موصول راز دل اور فراہم کر دے اطلاعات سے  
اسے پوری دنیا کے سیاسی رائے ناواں، مفتاز کارکنوں اور صنعتی اداروں نیز  
جمہوری اداروں سے پوری آگاہی ملتی۔ اور وہ ترقی پذیر ٹکاک کے ساتھ  
کو خوب سمجھت تھا۔ اسی لئے سو ویسیت یونین میں ماسکو کی جیہوری پالیسی کو  
مضبوط بنیا دل پر استوار کر کے اپنے تمام پیش رو حکمرانوں سے بخبر لے گئے  
مرکزی جاسوسی ایجنسی میں اکیپ آپریشنل کی حیثیت سے کام کرنے کے  
دوران میں نے کے جیابی کی اندر دن ٹکا اور بیرون ٹکا سرگرمیوں اور  
کارگزاریوں کو تربیت سے دیکھا جانچا اور خوب پر کھا۔ اس نے ان جاسوسوں  
کو نگرانی میں رکھا۔ جن کو ہم سو ویسیت یونین کے اندر اور جسمی میں بھیجا جہاں  
ہم نے ان کو تربیت دی۔ انہوں نے ان کی نگرانی کی۔ پانچ سال تک  
نکاحی میں اس کی سرگرمیوں کو میں نے خوب جانچا اور سندھ و ستان حکومت  
کے خلاف تمام منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اور ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۰ء  
تک نیوپارک شہر اور داشتگان میں اس کی تمام کوششوں کا لعنة رہا تھا۔  
ذکر کردہ بالا عرصہ کے دوران میں دل میں کے جیابی کی بڑی قدر  
بڑھ گئی اس کی کارکردگی کا اس وقت اندازہ ہوتا ہے۔ جب یہ یورپ کی  
سو سائیٹی میں گھل مل کر بڑی تندی سے مصروف کار رہتی ہے۔ یہ ایک بڑا راست  
خوبی نظیم ہے۔ جو اپنی بارودی اور دھوکر دہی کی وجہ سے اکیپ خانہ پہنچان رہتی  
ہے۔ میں نے اکثر لوگوں کو محسوس کیا کہ وہ اسے کچھی بھی پہنچان نہ سکے یہ ایک  
سیدھا سادہ ادارہ ہے۔ مگر امریکیہ کے لوگ اسے بڑا پیچیدہ بنادیتے ہیں۔

حالانکہ یہ اکیب سیدھا سادہ کے جھلبی ادارہ ہے اسے اسی طرح ہی دیکھیں۔  
 ماسکو سوویت اشیلی جنس سروس رچھ بہن کو اپنی دفاعی قوت کا اکیب بازدھتا  
 ہے، لہذا قوت افرادی کی بھرپور اس پر خرچ کی جانے والی رقم میں بڑی  
 فراخداہی کا منظاہرہ کرتا ہے کیونکہ پارٹی سیاست کا یہ ادارہ اکیب بہترین منظم تھا  
 ہے۔ یہ ادارہ حکومت کی نگاہ میں معزز اس کے فارغ التحصیل گریجو ایڈ اپنے  
 عہدے حاصل کر کے دنیا کی کسی بھی اشیلی جنس سروس سے پچھے نہیں۔  
 یہ ادارہ ماسکو میں اسی طرح خوبی برداز حاصل کرتا ہے۔ جس طرح داشنگٹن  
 میں عملی طور پر فاؤنڈگ افی، الیکٹرانکس اور کوڈورڈ میں مداخلت کر کے قضائی  
 راجبوں کے ذریعے کے علاوہ خبند جاسوسی ایکٹیوں کی وساطت سے حاصل  
 کئے جاتے ہیں۔

ان حصوںی ساعتی اور الیکٹرانک آنکھوں میں صرف اکیب ہی بات کی کمی  
 ہے وہ یہ کہ انسانوں کے ذہنی تکمیل پر مخفیے میں قاصر ہیں۔  
 ماسکو یہ بھی جانتا ہے کہ نیپیا گون یا لاک ہیڈ اور لاس الماس کی رسیرچ  
 لیبارٹریوں کی حصتوں کے نچے جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کی قضائی کمیرے تصور کریں  
 نہیں کر سکتے۔

ماسکو میں انسانی ایکٹ جاسوس کی قیمت کے متعلق اس سائنسی دور  
 میں بھی کوئی سوال نہیں اٹھایا جاتا۔

مغربی طاقتوں کے خفیہ راز۔ ان کے ارادے اور وسعت و استعداد  
 و تباہیات کی صورت میں تالوں میں بند ہیں۔ ان میں نہ صرف تاروں، نقشیں  
 میز اشیلوں کی کارکردگی کے رویکارڈ، راڈار۔ بلکہ ابیر جنسی منصوبے ۱۹۶۵ کے

راز اور اس کے ملاکات کی عبارت معاهدہ سالٹ کے کاشفات پر تمام پیزیں دستاویزات کی صورت سخت نگرانی میں محفوظ تالوں میں بند ہیں اور ماسکو کو معلوم ہے کہ اس کے برے نتائج کیا بآمد ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ان دستاویزات کے حصول کے لئے ماسکو کو انسانی جاسوس ایکٹوں کی مردیں پڑتی ہے۔ جسے وہ انتہائی اہم قرار دینا ہے۔ لہذا انسانی جاسوس ایکٹوں کو اپنے باسوں ترتیب کا جزو لازم سمجھ کر اس کی بڑی مدد کرتا ہے۔

کے جی بی ۸۷۶۸ اپنی مظلوبہ دستاویزات کے حصول کے لئے اس قدر خرچ ہے کہ اس کی محدود کمی نہیں ہوتی۔ مٹاکس کیمروں اس سلسلے میں اس کا بہت بڑا آلہ ہے۔

سودیت جاسوسی بڑی دسعت سے پھیل جاتے ہیں۔ جن کی تعداد لوپ کے سفارت خانوں میں صرف ایک ہزار سے زائد آپریشنل افسروں پر مشتمل ہے۔ جیکہ امریکی میں چار سو سے زائد، جن میں سے تین سو کے لگ بھگ صرف ایک سو میں ہوئیں میں موجود ہیں۔ ۱۹۴۰ء کے دوران تقریباً چالیس ممالک سے ۲۰۰ سودیت سفارت کارناپلندیدہ قرار دے کر ملک بدر کر دیئے گئے تھے۔

مغربی اجمیع میں سے گرفتار کئے گئے مشرقی اور دسی جاسوسوں کی تعداد ۱۵ ہزار سے تجاوز کر گئی تھی، کسی ملک سے بھی اس قدر بڑی تعداد میں جاسوسوں کی گرفتاری کی ایسی مثال نہیں ملتی۔ لہذا کوئی ایسا سال نہیں گزرا جیسے کہ دوران سودیت جاسوس مغرب سے منکالے یا گرفتار نہ کئے گئے ہوں۔ کے جی بی کا بنیادی نظریہ جن کے اثر میں تقریباً سب لوگ گرفتار ہو جاتے ہیں۔ مرباہہ دارانہ نظام کے خلاف جدوجہد ہے۔ لہذا جزوں، سارے ٹبوں، ٹکرکوں

کا ہر دل اور صنعتی مردوں کو اپنے چنگل میں چھپنا کا اور انہیں تربیت کرنے سے کروانے والے جاسوس بیانیتی ہر ہے۔

لیکن مغربی ممالک میں اس فیا در پر جاسوس حاصل کرنا مشکل کام ہے۔ کیونکہ سخت ترین خاتمی اقدامات جاسوسی کام کو بہت مشکل بنادیتے ہیں۔

گھر ساختہ دل پرسوں میں محفوظ اشدا (۷۰۵۵۷) جاسوسوں کی تعداد

مزید میں دوں بڑی ٹھیکانے جا رہی ہے۔ اور کے جی بی کی گرفت مضبوط سے مضبوط تر ہو جاتی ہے اور ان محفوظ ایجنسیوں کی وساطت سے سویت یونین کی مشرق و مغرب میں بڑی دسیخ دستی ہو گئی ہے۔ آپ اس وقت تک کوئی جاسوس تربیت نہیں کر سکتے جب تک آپ خود نہ بن پکھے ہوں۔

یہی ایک ایسا حکم ہے۔ جس میں روپی لوگ زیادہ سے زیادہ سریالیکاری کرتے ہیں۔ کے جی بی زیادہ سے زیادہ ایجنسی محروم کرنے میں بڑی حریص ہے اس کا تعزیز ایک ہی کام ہے۔ لیکن مردوں اور عورتوں کو اپنا ایجنسٹ مقرر کرنا اور ان سے اپنا کام لٹکانا۔

گھر ساختہ دل پرسوں سے آج بک نظریہ اس ہر ٹک کے خفیہ اداروں میں اپنے ایجنسٹ مقرر کر چکا ہے۔ اس کے علاوہ صنعتی اداروں اور صنعتی علقوں میں جاسوس ایجنسٹ حاصل کرنے میں کے جی بی سے کوئی ٹک نہیں بچ سکا۔ یہی سے لوگوں میں متصوف چھوٹے طبقے کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ بلکہ بڑے بڑے عہد دل پر کاؤنٹ اور بڑے بڑے سیاست دان اور تاجر لوگ بھی شامل ہیں۔ جو دس کے لئے جاسوسی کرتے ہیں۔ ان میں مشریق پولیس اور رسول افزوں اور ملازموں کے علاوہ بھرپور اور فضائیہ کے افسران بھی شامل ہیں۔ وجود سے ملکوں میں جاسوس

ایجینٹ تربیت کرتے ہیں

کے جیلی ۱۸۷۳ء کے ایجینٹ بوری پی خفیہ اداروں میں برطانیہ اور فرانس کے وسط میں اور مغربی جمیں کے اٹیلی جنس سروں میں مدتوں سے سوئے ہوئے ہیں کے جیلی کے مشہور ترین اور پڑتے ادھی قسم کے دو کارنامے کے جی نہیں بھلا کے جاسکتے۔ انہیں اکیٹ تو فرانش میں اور لی کے مقام پر امریکن فوجوں کا فوجی ڈاکخانہ (Station or Carrier Station) اور دوسرا کیلیغور نیا میں امریکہ کا سٹیل لائٹ ہوا اصلانی مرکز جو سی آتی اے (وز) کے زیر نگرانی ہے۔ ان کے راز فاش کر کے سویت یونین سملک کر دیتے گئے۔ ان دونوں آپریشنوں میں کے جیلی نے ماسکو میں بڑی اہم ترین دستاویزات فراہم کر کے مغربی شکناوجی کے علاوہ عسکری اور سیاسی پالیسیاں تیار کرنے کے منصوبے اور ان بر عملیات پہنچنے کے طریقے معلوم ہو گئے اور یورپ کی تمام ایمبدیں خاک میں عکر رکھنیں بالخصوص شان، خود شیفت اور بیزیف نے ۱۹۴۵ء کی فراہم کردہ دستاویزات اور اطلاعات پڑھ کر بہت خوش ہوتے کیونکہ مغرب کی نظام عسکری چالیں ان کو اب "را" ۱۹۴۵ء کی وساطت کے معلوم ہو چکی تھیں (۱۹۴۵ء) سندھ و سistan کی جاسوسی تنظیم کا نام ہے۔ جس کے اٹیلی جنس آفیسر کے جیلی کے ساقوں شامل ہو کر کام کرتے ہیں۔

کے جیلی کے ہزاروں افسران مغربی حاکم میں پکڑے گئے اور ملک پر کر دیتے گئے اور ہزاروں کو گرفتار کر کے قید خانوں میں ڈال دیا گیا۔ پھر بھی ماسکو کو جان چوکوں میں ڈالنے سے کوئی نہ روک سکا۔ اس پر سویت ہائی کمان کی کوئی پابندی یاحد مقرر نہیں۔ اس کی تمام غلطیبوی کی ذمہ دار پولٹ سپور وہے انہیں

پرنسیس میں اچھا کام جی تھیں جانا پاہیے۔ کتنی ہی شدید قسم کی عملی سرزد ہو جائے۔ تو اسے پردہ پوشنگ کر دی جاتی ہے۔

## گمراہ نمبر ۲۲۴۵

شمس ۱۹۴۵ء کی رخنوں کے دس بجے بعد ہمیں اپنے پہلے روپی ساتھیوں سے ملا جو سنی کی جاسوسی کاہ اور میں ایس ۵۹ ویز بادان (visebadan) سے میں نے اپنے دوسرا تھیڈ جن میں سے ایک روپی زبان بولنے والا بیغی می شست خاکے سہراہ برلن جلتے کا قصہ کیا اور میرا یہ درہ بالکل ذاتی توجیہت کا تھا۔ بعض یہ دیکھنے کے لئے کہ برلن میں روپی لوگ کیا کچھ کرو ہے میں۔ میری بھتے تالی فطری طور پر ٹھوٹھا جلد پھر عقی۔ مگر برلن کے راستے میں ہمیں روپی علاقے میں سے گزرنا پڑتا تھا۔ جبکہ یہ ملادہ مغرب کی طرف سے نگرانی میں تھا۔

بادوہ گارڈ کے ہم سہراہ بائیں پائیں کرتے کرتے سوچت آرمی نمبر ۳۳ کے ہیڈ کو اور روزہ سکپ پہنچ گئے۔ اور کئی گھنٹوں تک اس کے کاٹر جزل کے ماتحت مصروف گھکھرے۔ جو واقعی پچاس برس کا ہونے کے باوجود دیکیتے ہیں تو جذبہ دوستی میزاج اور باتیں تھا۔ اس کے سہراہ دو منگولیں آفیسز عقی۔ جن میں سے ایک ڈپٹی احمد دوسرا اس کا چینی آف شاف تھا۔ جزل بات خود بڑا ڈپٹی دوست میزاج اور باتیں تھا۔ مگر وہ دلوں منگولیں جو اس کے ماتحت کھرے ہوئے دکھائی دے رہے ہی مشکوک المنظری سے بخاری طرف گھردے ہے تھے احمد ڈپٹی تم لوگ ہمارے علاقے میں کیا کہو ہے ہو۔

میری دو گھنٹوں تک اپناء سمجھانے کے لئے میں زیادہ تر اس انگریزی

بُر لئے دل لئے میجر کے ساتھ مصروف گئے توہا۔ جسے شاید انہوں نے ہماری اونکا امری کے لئے متعین کر دیا تھا، میں نے اپنی خود ساختہ واسطان مناکر انہیں ملکن کرنے کی از جد کوشش کی۔ کہ ہم برلن میں جیش قلعہ میں شمولیت کرنے والے جاہے ہیں۔ مگر ان پاس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ اور ہمیں رو سیوں کے خالی کردہ دیوان مکانوں میں سونے کے لئے بستر بھیجا دیئے۔

اگلی صبح میجر اپنے چند سپاہیوں کے ہمراہ ہمیں والپس امریکی علاقے کی طرف رکھلے کے لئے مجبور کرنے لگا۔ ہمارا یہ احتجاج بے سود ثابت ہوا اور منگولیا کے دولوں افسروں نے ہمارا سارا ادنی خراب کر دیا۔ اور والپسی پر مجبور کر دیا۔

والپسی کے لئے ہمارا اس فرثروں ہو چکا تھا۔ ہم اپنی جیپ ٹریلر میں اپنے گھنٹوں پر جنگ سے پہلے وقت کا تیار شدہ نقشہ پھیلا کر بھلا کر رکھے اور ہمارے پچھے پچھے میجر اور اس کا ڈرائیور ذرا اچھی حالت کی جیپ میں ہمارا تعاقب کرتے ہوئے پلے آر ہے گئے۔ ہم نے گاڑی کی رفتار اور تیزی کر دی اور اپنیکہ ہم نے اپنا گاڑی ہائی وے سے اس راستے کی طرف موڑ دی جو سیدھا پوسٹم اور برلن کی طرف جلتا تھا۔

راستے میں ہم دسکر دسیوں سے ملے گر کسی سے کلام تک نہ کیا اس دن سے پہلے ہی میرے دل پر رو سیوں کے خلاف برے اثرات مرتب ہئے۔ مگر اس دن سے مزید نفرت نے میرے دل میں گھر کر لیا۔ رو سی سپاہی بدندا ور دیوں میں ملبوس لوٹ مار کا سامان اٹھائے جو منی لوڈر سے جو ۶ برس کے لگ بھگ اور بچے ۱۶ برس سے زائد عمر کے نہ ہوتے۔ رو سی سپاہیوں کے

آئے آئے بھیڑ کپیوں کی طرح جلہ رہے تھے اور پرلن کے او وگر د مشرق کی طرف ہائکے سوار ہتھے۔ سویت سپاہیوں کا اکیب سیلا ب آمد آ رہا تھا جو نیزہ مالیکی فنیکٹری اور ہرمن گورنگ محلِ دائمیہ پر لوث تار کا سامان لاوے ہوتے چلتے آ رہے تھے۔ لوث مار کے سامان میں اکیب بڑی ڈرل مشین، لیتھ مشین، پرلیس مشین، پھر کی سورتیاں اور اس کے علاوہ چار پابیاں، لذکریاں یہاں تک کہ دروازہ دل کے لئے بھی لوث کر لائے بار ہے تھے۔

اس دن سے آج تک روس اور روسیوں سے میں انتہائی دل براشتہ ہو گیا۔ مارچ ۱۹۴۶ء میں تقریباً دس ماہ بعد تک میں رخصت پر تھا۔ اور ان دنوں فوج کے آفس آف سٹریجیک برسوں ۵۰۵ میں کام پر مأمور تھا۔ جس کا نام بعد میں ستریجیک برسوں یونٹ کہ دیا گیا تھا اور یہ دفتر تکمیل پڑھنے کے ساتھ ساتھ دائمیہ پر لوث کیا تھا۔ اسی خستہ حال برکوں میں ہو چکا۔ جو پہلی جنگ عظیم کی تباہ کاریوں اور ہولناکیوں کا منونہ پیش کر رہی تھیں تھیں اسی عالم میں میں نے دوبارہ اپنے وفتر میں ملازمت کے لئے ڈیوبیٹ رپورٹ کر دی۔ لندن، پریس اور جرمی میں تقریباً دو سال ادا بیس ایس ۵۰۵ کے ساتھ گزارنے کی وجہ سے میں بھی اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرح جو جمنوں سے دل برداستہ ہو گیا تھا اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اب کوئی بھی سویت بونین پر کام کرنے کے لئے دلچسپی کا اخہمار نہیں کر رہا تھا۔ محض اکیب ہی شغل اپنار کھا تھا۔ جو جمنوں کے مسائل جو میں سامنے

والوں کا کھوچ لکھنا اور ان کو قابو کرنا، گشاپا اور الیں ایں کے افران کی چان میں۔ جنگی مجرموں کی تلاش کرنے کے لئے اور کوئی کام شروع گیا تھا سوائے مشرق وسطیٰ کے ڈلیکٹ کے جس میں رو سبیوں پر آذر بائیجان میں اور ایران میں تودہ کیبوونسٹ پارٹی پر کام ہو رہا تھا۔ ماسکو نے ایک مخفیوں نشانہ تھا۔ مگر سوویت یونین نے اسال ہمارا اتحادی تھا۔ جس پر دشمنگز میں انتہائی شک کا اخبار تو کیا جا رہا تھا۔ مگر دشمنی کا اخبار ابھی تک نہ کیا گیا تھا۔ تاکہم سوویت یونین کی خواہشات کے خلاف طرفیہ کار کا راستہ بالکل بدل جکاتھا یہ معلوم کرنے کے لئے کہ میں نے رو سبیوں کے لئے کیا کیا۔ مجھے جنگ سے پہلے کی فائلوں میں سے متعلقہ ریکارڈ کھا دیا گیا۔

آئندہ دو ماہ بے لئے میں میلہ سے وصول شدہ فائلوں کے ان انباروں کا بغور جائزہ لینا شروع کیا جن میں سوویت یونین کی انتیلی جنس کے متعلق جنگ سے پہلے اور جنگ کے بعد حالات نیز ہمیں جاپانی جنگی قیدیوں کے متعلق دستاویزات موجود تھیں۔ اس کے علاوہ تیسری بین الاقوامی کیبوونسٹ پارٹی اور کمتران کے خفیہ راز محفوظ تھے۔ ہمیں اور جاپان انتیلی جنس کا رکنوں سے سوال وجواب کا مرثیہ کر دستاویزی سلسلہ میری آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح چلنا شروع ہو گیا۔ ہمیں دستاویزات بہت زیادہ تھیں۔ قیدی سوویت ایجنسیوں اور جاسوسوں سے گشاپوکی لفتیش سے متعلقہ سوانح ایہ جانئے کے لئے کہ یہ کیبوونسٹ تورہ تھے نیز ماسکو میں سوت ہجود کریں اور انتیلی جنس اداروں سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

جنگ کے پار بر سر لجہ ہار دار ڈکی وائٹ نر لا تبر ریوی نے جو میا می  
بیچ کے وسط میں اکیب ٹریننگ سترڈیں لندن کی تاریکیوں میں پرس کی  
ملکہ حیرت کی سرداری سے متاثر تھی۔ جو مخفی میں ویز بادان کے قریب اکیب  
خالی شراب کی فیکر ڈی کے قریب مکمل تباہی میں رہ کر گزارنے والے محاذات  
یاد کر دیتے۔ اور مجھے پورے سکون سے سوچنے کا موقع مل گیا۔ وہاں میں  
نے امریکی انگلش زبان میں تحریر شدہ کنزٹریوی کی کہانیوں کے مطالعے سے  
استفادہ کر کے جدت تلاش کرنے کی کوشش کی۔

اب میرے پاس اکیب نیا مصنفوں تھا۔ کہ رو سی لوگوں کا نقطہ نگاہ کیا تھا  
اس مصنفوں کے متعلق میں نے پڑے سکون اور عورت سے مطالعہ کیا۔ ان  
فائلوں سے اولیں ایں ۶۵۵ ادارے کو تباہ کرنے کے متعلق کچھ اشارے  
ملتے تھے۔ جو دوران جنگ بڑی حدی سے وجود میں آتے تھے۔

میرے ساتھ روزانہ بلیٹھنے والی شاتون ریسپری کی انچارج چڑبی  
پر فقار مشہود اور خوش گفتار تھی جو بھی سکارپی رہی تھی۔ وہ بڑی احتیاط  
سے ایسی فائلوں کی چجان میں کر کے الگ چھاشٹ رہی تھی۔ جن کو وہ میرے  
ملتے موزوں سمجھ رہی تھی۔ میں نے چند ایسے لوگوں سے بھی معلومات حاصل  
کر نے کی کوشش کی۔ جو سویت یونین کی خاطر لیوپ اور مشرقی بعید  
سے کام کر کے والیں لوٹے تھے، مگر مجھے کچھ حاصل نہ ہوا۔ میں نے  
پیلا گون اور شیپٹ دیپارٹمنٹ کے انٹلی بیس آفیروں سے جھنوں نے  
سودیت کارکنوں کو سفارتی کالغزنسوی نیز مندرجہ ہائی کمیشن کے اجلاسوں  
میں اجھتے بیٹھتے دیکھا تھا، مگر پھر مجھے کچھ حاصل نہ ہوا۔ بالآخر میں

لے پھر اپنی فائلوں کی چیان میں کرنا شروع کر دی تاکہ مطلوبہ مواد حاصل ہو سکے۔  
متی ۱۹۴۶ء میں بھے ایک مخفوبہ دیا گیا۔ جس کا نام چیف ایس پیڈ بیلڈنگز  
(پریش پروجیکٹ ڈویلن رسویت) بہادر سوت آئیل جنین سکشن کو  
مدکار نہ کرنا اور دوسرے دو سکشن (۱)، سودیت یونین (۲) میں آلا خواہی تجویز نہ کرے  
جس میں ایک وفتر بھی شامل تھا۔

کیو بلڈنگ (Govt. Building) کے دمیانی بھے جو اسے  
کے اکیپ طرف دوسرا ہنزہ پر کرہ نمبر ۲۲۴ ج دافع تھا۔ یہ ایک دیلان وفتر  
تھا جس پر پوری طرح سے سکوت چایا ہوا تھا۔ دیواروں پر سوراخ ہی سوراخ  
نظر آسے تھے۔ جبکہ چینوں پر بارش اور برف کے پانی کے رنسے سے نازک  
سی چیت پر نشامت اور درجے پڑ گئے تھے۔ اس میں نہ تو کوئی غالیچہ تھا اور نہ  
کوئی پردہ۔ ایک سبز پانی میز اس کی آرائش کا مفہوم پیش کر رہی۔ نہ ایک سبز  
چار دراڑوں والی فائلوں کی الماری بھے تار لگا ہوا تھا اور دیوار پر ایک سرکاری  
بزرگ کا کاک رگا ہوا تھا جس کے ساتھ ایک کیلینڈر آ دیزاں تھا۔ جس  
پر جمعہ کا دن تنخواہ کا دن (سرخ سیاہی سے میری سیکرٹری نے نشان لگا دیتے۔  
پورا نظراء تباہی کا منتظر پیش کر رہا تھا۔ ایک شراب خانہ اور ایک  
کلب پوری طرح تباہ ہو چکے تھے۔ ایم بلڈنگ کے قریب ایک تہہ خلنے  
میں کیفیت پریا کچھ کچھ ٹھیک تھا دایم بلڈنگ (Govt. Building) میں  
اویس ایس (A.S.) کے شکوہ پر مختلف فنسر کی کئی زبانوں میں تحریریں  
درج تھیں۔ جس سے معلوم ہوتا تھا۔ حکمہ تعلیم کے اویس ایس کے کارکنوں  
کو مختلف زبانوں کے تحریریں کے لئے استادوں کی تحریریں درج تھیں

جن اور جاپان دستاویزات سویت یونین کے انٹیلی جنس جاسوسوں کے مخصوصوں کے متعلق نشانہ ہی کرتی تھیں۔ یہاں ہم نے محسوس کیا۔ بلکہ دیکھا کہ یورپی نسل تھے میں رومنی جاسوس کس طرح کس کریشنلر کے جاسوسوں سے تبادلہ دستاویزات کرتے تھے۔ جبکہ یہ علاقہ جاپانیوں سے کچھ بھرا پڑا تھا اور جاپانی ملٹری سفید فام رو سیوں کو چن چن کر نلاش کرتی تھی میں سے یہ عمیقی معلوم ہو گیا کہ ما سکو نے اپنے بڑی مخصوص بے کبوول اور کیسے تربیت دیتے۔ اس نے کس قسم کے لوگ تربیت کئے۔ اور ان جاسوسوں کو کس قدر رقمیں ادا کی جاتی تھیں۔ نیز یہ لوگ اپنے جاسوسی کام خوبیہ را زد اور دستاویزا کو کس طرح آگے پہنچاتے تھے اور ہمارے کام سے متعلقہ جمن اور جاپانی سیکورٹی سروس کا عملہ رومنی جاسوسوں کو جو ہمارے دامن میں چھپے بیجھتے تھے۔ کس طرح شکار کرتا تھا۔ ہمیں ایک نقشہ ہاتھ لگا۔ جس پر جاسوسوں کے ملاقات۔ دھوکے سے تعلقات قائم کرنے، جان بچانے، قیدی بنانے اور قیدیوں کو اذیت دینے کے علاوہ جاسوسوں کی بپوری میں اور مشایی گرام کے ذریعے پیغام رسائی اور مائیکرو فلم (چھوٹے فوٹو) تیار کرنے کی کمک تفصیلات درج تھیں۔ لیس میں سے ہمیں اس بات کی مشاہدہ میں وسیاب ہو گئیں۔ جو اس نظریے کو ثابت کرنے کے لئے کافی تھیں کہ طالب نے اس کی محبت وطنی کے جذبے کے تخت جگہ جتیئے میں رومنی جاسوسوں نے اس کی کس طرح مدد کی۔ اور انہوں نے اس جیت میں کیا اہم کردار ادا کیا۔

دوسری صہیگ عظیم کے دوران مشرقی اور مغربی انٹیلی جنس سروسوں اور جاسوسی انتظامیوں میں اور ان کے طرفیہ ہائے کار کر دیگی میں ایک

بہت بڑا فرق نمایاں نظر آ رہا تھا۔ وہ یہ کہ رو سیوں نے انسانی جسم سوں سے مدد لی جبکہ بولنا یہ محنت مشینی جاسوسکس پر اکتفا کئے ہوئے تھا بخوبی اتحاد لوں کے لئے اسی ترین حاسوسی نظام مخفن (MTRA) (ہر دو گاہ) تھا۔ جس سے وہ تیر من ملٹری کی اہمیتی خفیہ سیکھیوں کو بروقت مداخلت کر کے ان کے کوڈورڈ (خفیہ پیغام) حاصل کر کے اس کا تجزیہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ کردیتے تھے۔

یہ مو اصلاحی تحریک وہ ایک ایکٹر انک مشین کے ذریعے کرتے تھے جس کا نام انیمیا (ENIGMA) تھا۔ اس مشین کو جرمنوں نے پائیداری سے ایک تجارتی ادارے کی دیوار میں نصب کر رکھا تھا۔ جسے ہر چیزیں گھنٹوں بعد بدل دیا جاتا تھا اور اس کے حاصل کردہ تمام پیغامات وصول کر کے تجزیہ کیا جاتا۔

فرانس اور پولنڈ میں جاسوسی نظاموں نے اس مشین کو استعمال کرنے اور اسے کھو لئے کا طبقہ تو حاصل کر لیا تھا، لیکن دراصل برطانیہ ایک ایسا ملک تھا جو اس مشین کے پورے نظام کو سمجھ کر اس سے مشابہ مشین تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے جو من اپنی مشین کے مواعظی نظام سے اپنی مشین کا رابطہ تاائم کر کے اس کے تمام خفیہ پیغامات حاصل کرنے میں کامیاب حاصل کی۔

چنانچہ اپریل ۱۹۴۰ء سے لیکر یورپی جنگ کے اختتام تک برطانیہ اور امریکہ اس مشین کی مدد سے ہرچندی کے تمام فضائل اور پری مخصوص بے خفیہ طریقے سے حاصل کر کے بروقت خفا خلی اقدامات کر لیتے اور جنگ

بھتتے میں کامیاب ہوتے۔ جس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ برطانیہ کی جنگ میں برطانوی لڑاکا جنگی طیارے اور فضائیہ کے افسران اور عملہ جو منی کے ہواں جنگ کے منصوبے۔ اس میں شہل قوتِ مجوں کا نشانہ نیز چھاتہ بردار فوجوں کے اترنے کی جگہ کا قبل از وقت پتہ لگ جانے سے جو من کے جنگی منصوبوں کو خاک میں ملانے میں کامیاب ہو جاتے اور ان کی اس کامیابی کا راز یہی مشین تھی۔

اس مشین سے نہ صرف یورپی کمانڈرول کو اپنے علاقوں کے بجاو میں مدد ملی بلکہ وہ جو منی کے فضائی جنگ کے متعلق قبل از وقت تماقہ منصوبوں سے پوری طرح واقع ہو جاتے جس کی وجہ سے وہ جو منی کی فوجوں کو دھوکہ دئے کر ان کا رخ موڑنے میں بڑی حد تک کامیاب ہوتے رہے۔ برطانیہ نے اس مشین کی دسالیت سے جو منی کو ایک ایسے جعلی جنگی منصوبے سے آگاہ کیا۔ جو ان جو من جاسوسوں کی مدد سے تیار کیا گیا تھا، جو جنگ کے دوران برطانیہ میں گرفتار کئے گئے تھے۔ اس جنگی منصوبے میں جو من کو دھوکہ دینے کے لئے بتایا گیا کہ برطانیہ کی فضائیہ جو منی پر کبیلائی (Carriers) کے مقام پر بمباری کرنے والی ہے۔ جو منوں کی سادہ لوچی اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ وہ اس روپ کے تجزیے کے بعد پوری طرح مطمئن ہو گئے۔ کیونکہ جاسوسی ایک بنسی اپوئیر (HMS AOE) کے داخلی جاسوسی نظام نے بھی اس منصوبے کی لقصد لینے کر دی تھی جس سے اتحادی پوری طرح مطمئن ہو گئے تھے کہ جو من پوری طرح دھوکہ کھا چکا ہے۔

لیکن جب مقرر ہوں آپا تو اتحادیوں کو نہ صرف یہ لعین ہو گیا تھا کہ جرمن کیلائیں میں اپنا ذمہ دار کرے گا۔ بلکہ ان کو بھی اچھی طرح معلوم ہو گیا تھا کہ جرمن اپنے ذمہ دار کے لئے اس جگہ کس قدر افرادی قوت حیوانات رہا ہے: تاہم کیلائیں کے بجائے نام مندی پر اتحادیوں کے حملے کے بعد ایک بعد دن جرمن کو معلوم ہوا کہ ان کو دھوکہ دیا گیا ہے جس پر مشکرے ڈبل ایکس کمپنی جولندان میں لچھے اکینٹوں اور جاسوسوں کی مدھ سے ذاتی طور پر الگ سے جاسوسی کا کام سراخا م دے رہی تھی۔ اس دھوکے کی غرض و ناہیت اور اسباب دریافت کرتے۔

اس مشین کی وساطت سے پورپ میں جلد ہی جنگ پر قابو پالیا گیا ورنہ اس کے بغیر مغربی اتحادی عرضہ دراز تک جنگ بند کر اٹے میں تاکام رہتے۔ مگر اس کے بر عکس مشرقی مرحدوں پر الیسوں (ایسیما) مشین کی سہولت موجود نہ تھی جس کی وجہ سے برطانیہ سویت یونین کو جو اس وقت مغربی اتحادیوں کا اتحاد ہی تھا۔ مشکر کے خلاف اس کا میاپی کاراز بنا نے میں قاہر رہا۔ تاہم اگر ماسکو کو ان دونوں جاسوسوں کی طرف مصعد قہ اطلاعات موصول نہ ہوتیں جو ایک ٹوکیو اور دسرا پرس سے ماسکو کے لئے جاسوسی کر رہے تھے۔ تو ماسکو کا ذمہ اور شالمن گڑاؤ پر جوابی حملے میں سویت یونین کو ہرگز کامیابی نہ ہوتی جبکہ جرمن خوبیں شالمن گڑاؤ پر جوابی کر کے ماسکو کے دروازے پر دستک دے رہی تھیں تو ان دونوں جاسوسوں نے ماسکو کو جرمن فوجوں کی نظری اور جنگی قوت کی ریڈیلوں کے ذریعے صحیح اطلاعات فراہم

کر کے دفاع کرنے میں بڑی راہنمائی کی۔

ان دونوں جاسوسوں کے کارنال میں کوان ضبط شدہ دستاویزات میں جن کا میں اس وقت مطالعہ کر رہا تھا۔ بڑے نمایاں طور پر سراہا گیا تھا نیز جاپان اور جرمن سیکورٹی عملے کی تحقیقاتی عبارتوں کو پڑھ کر ان کی مکالماتی عبارتوں نے میرے دل میں ان کے لئے بڑی تقدیر و رعزت پیدا کر دی۔ ان دونوں آدمیوں کی محنت اور جذبے نے میرے دل کو سوہ لیا۔ جن کی کاوشوں پر بُوری جنگ کے نتائج کا دار دیدار تھا۔ وہ دونوں اپنی طرز کے بُرے ذہین اور ہوشیار آدمی تھے اور ان کا ذاتی تکرار جاسوسی (انٹیبل جنس)، نظام میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جو ہمیشہ سراہا جاتے گا۔

ان دونوں آدمیوں میں سے ایک کا نام رچرڈ سورج (پی. ایچ. ڈی) تھا۔ ٹراہونہار جنرمن صحفی جس نے چین اور جاپان میں قابل تدریخ مات انجام دی۔ دوسرآدمی لی اول پلٹٹری سپر تھا۔ یہ یہودی انسسل کا بچ سے فیل شدہ اور پناہ گزین تھا۔ جس نے مغربی لیورپ میں جاسوسی کا حال پھیلا رکھا تھا۔ ٹریسپر اور اس کے کامگنوں نے سرخ فوجوں کا ٹھہر پر ایسا رعب دیدہ برجما دیا کہ وہ نسل ہو کر رہ گیا۔ اس نے ٹھہر اور ٹھہر کا برسوں تک پیچا کیا۔ اور سلے کی طرح ان سے چھڑا ہا۔ ان کا کاوشوں کے حصے میں اسے یہی انکا کے کمپ جیل میں دس بس گزارنے پڑے۔ سورج جس کی آخری روپرٹ میں پہل ہا بہ جملے کی اطلاعات دی گئی تھیں، جاپانیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو کر قتل ہو گیا۔ اس کی خدمات کے حصے میں اس کی یاد میں روسی ڈاک عکشوں پر اس کی تصویر چھاپی جاتی ہے سوچ اور ٹریسپر یہ دونوں نہ تو کے جی بی کے اور نہ ہی کلیٹی آف سٹیٹ سکورٹی کے

جاسوس ایکنٹ نہ تھے۔ بلکہ یہ دونوں (۱۹۷۸ء) گرو کے یعنی سوبت ملٹری ایڈیشن جنس کے کارکن تھے۔ جن کا تعلق سرخ فوج کی میں ایڈیشنی جنس ایڈیشن طرفیں سے تھا۔ فوجی جاسوس میں گرو نے اسم کردار ادا کیا ہے اور کہہ ہی ہے جو جنگ کے دوران یا جنگ چڑھنے سے تھوڑا عرصہ پہلے یورپ اور ایشیا، میں پھیل کر ماسکو کے لئے خبیر اہم فوجی نعمیت کے راز فراہم کرتی ہے۔

## ایک نازی محافلی کی داستان

سورج ہم برگ سے جنگ کے دوران ہی ماسکو کی طرف چل پڑا تھا ۱۹۴۵ء میں قازقستان میں پیدا ہوا۔ ایک محب وطن ہر من کا بیٹا تھا۔ جو تبلیغات کرنے والی اکیٹ کمپنی میں آئیں ڈرل کام کرتا تھا۔ اس کی ماں رومنی تھی۔ وہ اپنے کہنے کے ہمراہ مسکول میں داخل ہونے کے لئے برس آیا۔ انہیں برس میں کبیر کی فوج میں بھرپور ہو گیا۔ تین مرتباہ زخمی ہوا۔ اپنے دو سو سالہ سعمر دل کے ساتھ ہی بالوں کے عالم میں ٹری مشکل سے جنگ سے جان چھڑا کر جاگ گیا اس نے دوسرے لوگوں کی دیکھا دیکھی کارل مارکس کا مطالعہ کیا۔ وہ ایک بڑا ہونہار طالب علم تھا پولیٹیکل سائنس میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اپنی تعلیم کامل کر لینے کے بعد ہم برگ میں ہر من کمبوونٹ پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ کمبوونٹ کے پیچاہے میں بڑی جان بازی دکھائی۔ گلی کرچوں میں لڑا کیا اور ایک ایک افراد میں شامل کر لیا گیا۔ چنانچہ سیاسی ایڈیشن جنس میں اسے میں الاقوامی مظہر کمبوونٹ پارٹی یا مکڑا اکاہم فرض سونپا گیا۔ آئندہ پانچ برسوں کے لئے اسے خفیہ راز حاصل کرنے کے لئے جاسوسی کے لئے منتخب کر لیا گیا اس سلسلے میں اسے ماسکو

میں تربیت دی گئی۔ جس کے بعد اسے یورپ میں خفیہ فرانچ سر اخمام دینے کا کام سونپا گیا۔ جہاں وہ کیبل فرنسی سے سیدھا ہالی وڈ فلم ائمہ مطہری میں کام حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور برطانیہ میں سیکورٹی ہمیٹ سے بھی ملاقات کی۔ چنانچہ اس نے اپنے طور پر جرمی برلن میں ایک تاجر کی جیشیت سے ڈاکٹر چپڑ سودھ کی جیشیت سے ہی ٹریولنگ اجنبی کھولی۔ جس کی آڑ میں خفیہ جاسوسی راز حاصل کرنے کا اسے خاصاً موقع فراہم ہو گیا۔ یہ ایک واحد شخص ہے۔ جس نے بغیر جعلی و تعاویزات اور بغیر کسی خود ساختہ منگھڑت لائف سٹوری کے زندگی بسر کی۔ اور ایک کھلی کتاب کی طرح کام کرتے ہوئے دوسرے لوگوں کے نئے مشتعل راہ بنا۔

ہمیشہ ایک کار آمد کا رکن ثابت ہونے کی وجہ سے وہ کہتران میں ڈر لغزیز ہو گیا۔ چنانچہ (۱۹۲۹ء) گرو کے چیف جنرل آیاں برلن نے ۱۹۴۵ء میں سوچ کو جمن (برلن) سے تبدیل کر کے اہم منش پر چینی بھیج دیا۔ اسے گرو کے بھرے ہوئے کارکنوں اور دفاتر کو بیجا کرنے کا کام سونپا گیا۔ چنانچہ چین میں سول وارہ کی وجہ سے گرو کے ختم شدہ کام اور بھرے ہوئے اٹالوں کو اکٹھا کرنے اور ان میں مزید وسعت دینے کی مانگ کی گئی۔ اس کے فرانچ میں یہ بھی شامل تھا کہ جنگی قوموں کے ملٹری اسلوچ کی زیبیت اور قوت کا اندازہ لگانے کے ساتھ ساتھ چین میں جاپان کے نظریات کا اندازہ لگائے اور اس بات کا جائزہ لے کر اسے سیاسی سطح پر کس قدر جماہیت حاصل ہے۔ سوچ چین میں مقیم امریکی کے والائیں کو لشنل کے گھر

شرکیب مہمان کی جیشیت سے قیام پذیر ہونے میں کامیاب ہو گیا اور وہی اس نے ایک کار آرمیں اپنا جاسوسی ریڈی بو آپریٹر سیبیٹ کے ۱۹۳۳ء سے ۱۹۲۹ء

۳۷

نک رکن ادارہ چار سال تک اپنے جاسوسی کام کو ترتیب دے کر اپنے مقاومہ حاصل کرتا رہا۔

۱۹۳۴ء میں ماسکو کو نہ صرف ہٹلر کی طرف سے مغرب میں دی گئی وحشی کا تھا۔ ملکہ جاپان کی مشرقی کارگزاریوں سے بھی بڑی پریشانی تھی۔ اس وجہ سے سورج کو چین سے ٹوکیو میں طلب کیا گیا اور اپنا جاسوسی اڈہ ٹوکیو میں قائم کرنے کا حکم دیا گیا۔ آئندہ نو برس تک کے عرصے میں جاپان کے سائیبریا پر حملہ کی وحشی نے گروکدا بیشایہ میں پنچھرہ یاں میں اپنا جاسوسی کا اڈہ قائم کر کے خوبی طور پر اس وحشی کا جائزہ لینے کے لئے سرگرم عمل ہونا پڑا۔

جزل بیزن کا سورج کو ٹوکیو میں معین کرنے کا فیصلہ ایک کامیاب جادو ثابت ہوا کیونکہ اسے ایک سفید فام جاسوس ایجنسٹ سے جاپان جیسے سخت گیر ملک میں جہاں خلاطتی اشتراکات اس قدر سخت تھتے اور ملڑی کی ڈکٹیر شہپ میں رہ کر اس قدر داشتمانی اور ہوشیاری سے خفیہ ماز خراجم کرنے کی چیز اس امید نہ تھی۔ جبکہ سورج نے جزل بیزن کی توقعات کے خلاف بڑی کامیابی سے متوڑھڑیتے پر سرانجام دیا۔ حالانکہ اس نے سورج کو محض آزمائشی طور پر دہلی چینجا تھا۔ ایسے لگکر کی مانند جسے پانی کی گہرائی معلوم کرنے کے لئے نہمند میں ڈالا گیا ہو

۱۹۳۵ء سے جب سورج ٹوکیو پہنچا وہ تک برابر کامیابی سے کام کرتا رہا حتیٰ کہ ۱۹۳۶ء میں سورج گرفتار ہو گیا۔ اور اپنی گرفتاری کے وقت تک سورج نے جنگی ذمہ داری کے جاپانی راز اور جمن کی قوت کے صحیح اندازے سے ماسکو کو آگاہ کر کے اپنے دولوں دشمنوں کے تمام پالیسی فنیکلول کے ناز

نامش کر کے اپنی عمر کے اس دوران اس صدی کے اہم ترین جاسوسوں میں اپنا نام اور مقام پیدا کیا۔ نیز ماسکو کو اپنی صحیح پالیسیاں صحیح خلود پرستوار کرنے میں بڑا حدوہ گاڑتائی ہوا۔

ماسکو سے نہیں جنے اپنے ساتھ صرف مشتمی بھر ساختی اپنی شیم کے لئے منتخب کئے جن میں سے دو سینی ایجنت اور دو نئے ایجنت شامل تھے اور یہ دونوں نئے ایجنت ایک پیرس اور دوسرالاں انجلز کا باشندہ تھا۔ لیکن دونوں پرانے جاسوسیں جنہیں ساختی ایک کا نام تیکیں کو سین تھا۔ بوگر و کامائندہ ریڈلیو آپریٹریکٹنیشن ہر جو من کے لئے یہ آمدی فرم میں سین میں تھا دوسرے کا نام اوزاکی ہونو چی تھا۔ جو جاپانی جو دیہے کے لئے شنگھائی میں نامہ لگا رہا تھا۔ اسے سورج نے ایک امریکی کمپونیٹ میکانیکی کی مدفے سے چین میں تربیت دی تھی۔

اوزاکی نے لوگوں کی بارگاوس دنیا میں ایک بخوبی مجاہدی۔ وہ ایک مالدار جاپانی کہنے کا بگڑا ہوا فرد تھا۔ جس کے جاپانی حکومت کے بڑے بڑے اہلکاروں سے تعلقات اور سماجی موسوسائی میں ٹیٹا مقبول تھا اور مارکسٹم کے لئے بڑی جناکشی اور قربانی سے کام کر رہا تھا۔ وہ اپنے جوانی میں ہی کمپونیٹ ہو گیا تھا مگر اس نے کمپونیٹ پارٹی میں کمیں بھی حصہ نہ لیا۔ اسی وجہ سے جاپانی میں اس کا دیکھارڈ صرف تھا۔ اور اسے کوئی بھی شک کی نگاہ سے نہیں دیکھا تھا۔ لوگوں میں اس کی کامیابی ایک بیاناز یہ بھی تھا۔

سورج کی قائل بیانی نے اس کے سابقہ دوساری تھوڑے سے ماسکو میں طلاق کرادی۔ ان میں سے ایک کا نام براکو فوکلیش تھا۔ جو دیگر سلاطین سے ملک بد

کیا جا بچکا تھا اور پیرس میں گرد کے لئے اکیب صحافی کی حیثیت سے جاسوسی کا کام تراجمان دے رہا تھا۔ اور دوسرے کا نام میمگی پوٹر کو تھا۔ یہ اکیب جوان فن کار کے سے فرنیسا کا شہرت یافتہ لاس اینجلز میں کمپونسٹ پارلیٹ کا ممبر تھا۔  
ٹوکبیو میں جا کر سورج نے اپنی زندگی کا آغاز اکیب خطرناک را اختیار

کر کے بڑی عقائد میں اور داشتمانی سے شروع کیا۔ وہ جسمی جاکڑ نازی پارٹی میں بھی شامل ہوا۔ اس کے کفیل نے اس کی بڑی پر زور سفارش کی تھی۔ جس کی وجہ سے اسے پارٹی میں قبول کر لیا۔ چنانچہ اس نے موزر حبیر یہ فریکٹر ریٹنگ کے ٹوکبیو کے صحافی کی حیثیت سے کام شروع کیا جس کے نتیجے میں اسے جاسوسی کی دنیا میں اونچا مقام حاصل ہوا۔ اس نے مبنی میں کمپونسٹ پارٹی کا پر زور پر چار کر کے اپنے مستقبل کو خوب چھکایا۔ گوبنڈ نے خود اس کی دعوت میں شرکت کی۔ اگر گیٹس اپ کے جاسوس اس کی مہر شپ درخواست کو لغور دیکھ لیتے تو ہم برگ میں کمپونسٹ پارٹی کا ممبر ہونے کی وجہ سے اسے چیل جانا پڑتا۔

اکیب اکیب کر کے پانچوں آدمی ٹوکبیو میں جا کر آباد ہو گئے۔ وہ ٹوکبیو کے سماجی اور ثقافتی علقوں میں حصے بندول ہر اکیب سے بلا جھگک ملتے اور عام لوگوں کی طرح اٹھتے رہتے۔ وہ ٹوکبیو کے سماجی اور سفارتی علقوں میں بڑے مقبول ہو گئے۔ اب یہ تینوں پیشہ و رسمی صافی اکیب جمن ناجاہد اکیب جانی فن کار یہ پانچوں سماجی ٹوکبیو کے بین الاقوامی علقوں میں کافی متفاہیت حاصل کر چکے تھے۔

یہیں صحافی جاسوسی کا مبنی تھے اور تینوں نے اپنے کام کو تین حلقوں میں

تفہیم کر رکھا تھا۔ ان کے نشانے میں نمبرا جو من سفارت خاذ نمبر ۲ جا پائی تھیں اور ملٹری ہائی کمان بربا تے چین نمبر ۳ اور مغربی سفارت خانے تھے۔ اور ملٹری ہائی کمان بربا تے چین نمبر ۳۔ اوزاکی ہاؤ و حلقہ نمبر ۳۔ فوکلش کے زیر نگرانی تھے۔

ان تینوں صحافی ساتھیوں نے اپنے جاسوسی کام کو کھلے بند دی سماجی میل جوں کی آڑ میں شروع کر رکھا تھا۔ صبح نا شستہ کی میز پر ان کے ساتھ دیویا تین آدمی حضور دکھانی دیتے۔ اور اسی طرح اپنی دوستی کو چھیلا نہ میں دوپہر کے کملنے اور شام کے وقت بھی چند اکیب لہجنوں کو ہجیشہ مدعوہ کرنے۔ وہ عموماً اپنے جا پائی دوستوں کے ساتھ شام کو شراب نوشی کرتے اور کلب میں ناچتے لیکن سب لوگ پہلے جانتے تو یہ تینوں دہیں رک جانتے اور بعد میں اپنا خفیہ کام پورا کرتے۔ کلوزن کے لئے بھی کوئی فکر کی بات نہ تھی۔ حالانکہ اس نے اپنے اکیب دوست کے گھر بیلیوٹری سبیر ڈالسپی کر رکھا تھا۔ اس کے باوجود وہ کبھی بھی چھپ چھپا کر نہیں گھومتا پھرنا تھا۔

سورج کے سخت قوانین جاسوسی نے آٹھ بس ناک تینوں کے کو ار پکسی کوشک کی نگاہ نہ ڈالنے دی۔

پہلا اصول یہ تھا کہ جا پائی کمپنیوں اور یا میکنکوک کمپنیوں سے قطعی میل جوں نہ رکا جلتے۔ حقیقت کہ دوسری سفارت خانے کے کسی بھی مہر سے ملاقات نہ کی جلتے۔ بلکہ ان کا سامنا کرنے سے گھر بیک کیا جاتے۔

دوسراء اصول یہ تھا کہ دوسرے کے رائج الوقت طریقہ جاسوسی کو مہر گز نہ اپنایا جاتے اور نہ ہی کوئی نیا ایجنسٹ جاسوس تربیت دیا جاتے۔ اس لئے یہ

تینوں آدمی پر ضروری خنیبہ را حاصل کرنے کے لئے اس وقت تک کوشش رہتے۔ جب تک اپنے مقصد کو نہ پایتے۔ کیونکہ اگر وہ کسی کو اپنا ایکٹ بنا لیتے تو لوگوں کو ان کی اصل حالت کی خبر ہو سکتی تھی۔ اسی وجہ سے لوگوں میں ان پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا تھا۔

تبیہ اصول دیگر تمام اصولوں سے پیچیدہ تھا۔ یعنی کسی سے کسی قسم کا سوال نہ کیا جاتے اور گفتگو کے وقت صرف سوال کے چہابات دیتے جاتیں۔ صحافی لوگ فطری طور پر ثہرے والشوار اور چالاک ہوتے ہیں۔ شہروں میں اچھے تعلقات پیدا کرنا ان کا معمول کام ہوتا ہے۔ کیونکہ ذہانت کے لحاظ سے بھی ان کے پاس کافی ذہنی ماد موجود ہوتا ہے۔ تاکہ وہ سفارتخانوں اور بیردی مہماں کے مقابلے میں سوالات کرنے والوں کو صحیح اطلاعات فراہم کر سکیں۔

سورج کی اکیب خاص خوبی یہ تھی کہ اسے اپنے آپ پر پورا اعتماد تھا۔ اکیب کامیاب جاسوس رہی ہو سکتا ہے۔ جس کے پاس اطلاعات کا وسیع ذخیرہ موجود ہو۔ چنانچہ سورج اوزاکی اور فوکلیش وسیع معلومات رکھنے کی وجہ سے لوگوں کو مفید معلومات لایا ہم کر کے کافی مقبولیت حاصل کر پکے ہتھے اور میں (ہری رویزکی) نے روس کی جاسوس اور اشیل جنس دنبیا میں آج تک ان تینوں آدمیوں سے ٹڑک کر کامیاب آدمی نہیں پایا۔ کیونکہ انہوں نے ہر قسم سے فائدہ اٹھاتے میں کرتی گمراہ کر کھی۔

نازلیوں کے بارے میں صحیح تصدیقات اور معلومات حاصل کر لینے کے بعد سورج کے پاس اصلی اطلاعات اور معلومات کا اس تدریبیں نظر

ذیخیرہ موجود ہو چکا تھا کہ جرم لوگ گفتگو کے کسی موضوع پر بھی اس پہنچی ہونے کا شک نہ کر سکے۔ لہذا اس کی پہنود حاصل کردہ مخصوصیت لے جس من سنوار تھا نے میں داخلے کے لئے بڑی مددگار ثابت ہوئی اور شجاعتی علقوں میں بھی اسے بڑی فخر کی زگاہ سے دیکھا جانے لگا۔ یہی وجہ ہے کہ سورج کو ۱۹۳۸ء میں اسے ٹوکبیونا زمی کالوی میں ملازمت کی پیش کش کی گئی جسے اس نے وقت کی کمی کے باعث تھکدا دیا۔ وہ تو دراصل ایک برجمن آفیسر میجر مہر آٹ (۰۷۰۵۰۷۶) جو کہ اپنے سنوار تھا نے کامیابی ایچی اور لعبد میں سیفربن گیا تھا۔ اس پر اپنی پوری توجہ مکروہ کے ہوتے تھے۔ شروع میں تو آٹ (۰۷۰۵) کے پاس نہ تو اتنا وقت تھا اور نہ ہی اس قدر معلومات تھیں جس کو وجہ سے وہ ایک نازی جنگی کے بارے میں کچھ جان سکے۔ لیکن جب اس نازی جنگی کی فراہم کر دہ اطلاعات اور معلومات برلن کے لئے پڑاگر اندر معلوماتی خزانہ ثابت ہوئیں جو آٹ (۰۷۰۵) کی حیثیت سے کہیں بڑھ کر تھیں اور اس کی ترقی اور قابلیت کا سکھ جمانے میں مددگار ثابت ہوئیں۔ شب سورج کو آٹ (۰۷۰۵) کے سیفربن جانے کے بعد اس کے ساتھ مہر وزیر صبح تاشتہ کرنے کا موقع فراہم ہوتے رہا۔ سورج نے موقع کو غیبت جانا اور تاشتہ کے وقت سورج آٹ (۰۷۰۵) کو گزشتہ روز کی پوری سرگزشت ساتا چنانچہ سورج کو آٹ کی روزانہ مصروفیات کی کارگزاری (ڈائری) لکھ کر روزانہ برلن بھیجنے کا موقع فراہم ہو گیا۔ اور اس طرح آٹ کا مختصر خاتم بن گیا۔ ایک دفعہ میجر آٹ نے سورج سے کہا کہ آپ سرکاری ہمارے کے طور پر میلاد اور ہانگ کانگ جائیں۔ حالانکہ سورج کی حیثیت (روپی) سویت

ایک بیٹ کے اپنے جاسوسی تھیلے میں یو شیدہ مزاروں اسیم کاغذات اطلاعات اور فلمیں ایک ردی ہر کارے کو منبلا میں سنجاچکا نخا اور ایک دوسرا ردی ہر کارہ ہاگ کاگ میں گرو (۴۷۹۶) کے فنڈ (رد قمیں برائے اخراجات) فراہم کر چکا نخا اور سودیت ایک بیٹ بہت کرم ہی جنم سفارت کاروں کے ہر کارے کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔

اوڑا کی جس کے پین کی بود دیاش کے ماہر نے اسے کچ لو اور کچ دو کی صورت سے دپار کر کے ٹوٹکوئی حالت میں لامکھڑا کیا۔ اس نے اسکو مت جاپان کے اعلیٰ افسران اور بیان نک کر شاہزادہ کونڈ پو اور وزیر اعظم کے ساتھ تخلفات استوار کرتے رہتے۔ وہ شاہزادہ کونڈ پو کے بہت بہت قیب تین مخدیں اور مشیران خاص میں اپنا مقام بن چکا نخا۔ حتیٰ کہ ۱۹۳۰ء میں چین جاپان (وہہ مہہ) - (وہہ) کی کمیشی کا سیکرٹری اور کینیٹ میں مشیر خاص بن چکا نخا۔ جب اوڑا کی کیبینٹ کی طازمت سے الگ کیا گیا تو وہ توکیو میں اپنی جنس آفیسر مقرر ہو گیا۔ اور جنوبی پختوریا کے ریلوے شیشن پر فوجی کمانڈر کی حیثیت سے جاپانی فوجوں کی پختوریا کے مل تے میں جاپانی فوجوں کی نقل و حمل کے مابے میں ماسکو کو ایسی اطلاعات فراہم کرنے لگا جو کہ ماسکو کو بڑی اہمیت کی حامل تھیں۔

ادھر فوکلیش نے بھی اپنے کام میں بڑی کامیابی حاصل کر لیتی اس کی ماہراتہ اطلاعات جو کہ فرنس اور یو گو سلا دیس کے اخباروں میں چمپ چکا مخفیں اسے ہوا ذا در فرنس کی سفارتی سطح پر خصوصی صحافی منصب نے اور اس کو ان کے سفارتخانوں میں خاص مقام دلو انے میں ایک مدھماں اثاثہ ثابت

ہوئیں چنانچہ وہ بريطانیہ اور امریکی کے سفارتی عملکروں میں ایک بیش بہام علومناتی خواہ نہ مانا جانے لگا۔ حالانکہ یہ سب اطلاعات اس کو سورج اور اوز اکی فراہم کرتے۔ جن کو یہ بدلتے میں بريطانیہ اور امریکی کی خاص اطلاعات اور انکی مشرقی تبعید کے متعلق پالیسیوں سے سویت یونین کو مطلع کرتے تھے۔ اس پر مزید یہ کہ کلوزن جاپان کے متعلق فراہم کردہ تجارتی اطلاعات اور میگی سے فوجی اور جاپانیوں کے متعلق فراہم کردہ معلومات ہزاروں اہم کاغذات اور اطلاعات ماسکو کے لئے بڑی اہمیت کی حامل تھیں، لگز شستہ آنحضرتی ہموں میں سینکڑوں شخصی پیغامات بذریعہ نارا اور بیکاروں کی وساطت سے ماسکو پہنچ کر چکے تھے، جو کہ ایک بڑی طاقت کی پشت پناہی اور بے پناہ اخراجات کے بغیر ممکن نہیں۔

کسی جاسوسی اپریشن کے لیے جاسوسی مواد کی یہ تعداد کافی نہیں، اور نہ ہی ہر ایک رپورٹ قائمہ مندرجہ ثابت ہو سکتی ہے۔ ابتداءً تمام رپورٹوں میں سے چند ایک خاص رپورٹیں ضرور ہوتی ہیں جو کسی ملک کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں اور انہی رپورٹوں پر اس ملک کی بڑی پالیسیوں اور قیصملوں کا دارود مدد ہوتا ہے۔ اور اس میں سورج کی رپورٹیں ۱۹۴۳ء میں روزی پالیسی سازی میں اپنا نیلایا حصہ اور کردار ادا کر چکی ہیں۔

۱۹۴۳ء میں جب اوز اکی چین کے مطالعاتی گروپ کا ممبر تھا اسے جاپان کی سیاسی اور اقتصادی پالیسیوں تے متعلق معلومات حاصل کرنے پر مأمور کیا گیا تھا۔ تاکہ ائمہ برسوں میں وہاں کی جاپانی معاشرات سے متعلق پالیسی سے

آگاہی ہو سکے۔ اس کی فراہم کردہ تصاویر کے ایم نے یہ ثابت کر دیا کہ داقتاً جاپان روس کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتا بلکہ چین میں اپنی اقتصادی اور معاشری کوششوں کو چل پھوٹا دیکھتا چاہتا ہے۔

۱۹۳۶ء میں سورج نے جاپانی فوج کی بناوت اور اس کے بناوت کی وجوبات کے متعلق پیش گئی کر کے یہ ”بناوت ناکام ہو جائے گی“ سے اپنی قابلیت کا دہا منوالا۔ اور اپنی کئی سہتوں کاوشوں کا پل پایا۔ اُس نے پھر ایک پیش گئی کی کہ ”جاپان چین پر چھا جاتے گا۔ اور پھر ۱۹۳۷ء میں ماسکو کو دوبارہ لیکن دلایا کر یہ بتا کر کہ چین کی وحیں جنوب کی طرف بڑھ رہی ہیں ذکر ساتھی ریا کے سامنے۔

جب جرمن اور جاپان کا روس کے خلاف سیاسی اور فوجی اتحاد کا معاہدہ ٹے پایا تو اس کی اطلاع خود ان ممالک کے حکمرانوں اور عوام تک پہنچنے سے ایک ماہ پہلے ہی ماسکو کو معلوم ہو چکی تھی۔

جیب ہٹلنے جاپان پر روس اور برلنیہ کے خلاف جنگ میں شریک ہونے کا دباؤ ڈالا تو سورج نے بڑے انہاں کے ساتھ ان اطلاعات کو ماسکو روائز کیا اور یہ پیش گئی کہ جو جاپانی آج انکار کر رہا ہے وہ بالآخر روس کے خلاف جرمن کے ساتھ جنگ میں ضرور شریک ہو جائے گا۔ اس پر ماسکو سے سورج کو پیغام ملا کہ تمہارا یہ فیصلہ سودا ہے یعنی اور جرمن کے درمیان جنگ نہ کرنے کے معاہدے پر مستخط کرنے سے مخالف ہے تو بد ب میں ڈال رکھا ہے۔ اس دلکی کی وضاحت کی جائے۔

چنانچہ متی ۱۹۳۱ء میں اگلے ہی ماہ میں جاپان کے سائیبریا پر حملے نے اس بات کو پس کر دکھایا۔ اور سورج اپنے فرمان سے سرخ رو ہوا یعنی کومبلر نے جاپان سے کہا کہ ۲۲ جون کو روس پر حملہ کر دے اور مشرق میں روس پر حملہ کرنے کے لیے جاپانی فوج طلب کریں۔

جرمنی کے اس جنگی منصوبے پر جاپان پارلیمنٹ میں بڑے تور و خوف من کے بعد تمام ممبران پارلیمنٹ کو آگاہ کر دیا گیا۔ چنانچہ اونزائک رجواں وقت میکرویا کے جزوی ریلوے اسٹیشن پر متعین مقاماتے یہ تمام رو ردا و سورج کو شادی جس نے ۱۲ مئی کو تمام تر کارروائی اور جاپانی معموری ما سکونت پہنچا دیا اور ما سکوا اطلاء دری کر جاپانی فوج سویت بارڈر پر ۲ جون کو حملہ آؤ دہو جاتے گی۔ اُس نہر فودون پہنچنے کا وقت دیہی ہے۔ مگر حملہ لیتینا ۲۲ جون کو کیا گیا۔ اس سے جاپانی فوج کے اس ارادے کی عکاسی ہوتی تھی کہ وہ موسم سرماں میں ہرف باری کی وجہ سے شمال یا جنوب میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اسی لیے انہوں نے جون کو ماہ جنگ مختسب کیا۔

۳۔ اکتوبر کو کینیٹ نے ایک میکروندم (فیصلہ) صادر کیا کہ اور اس کی اطلاع اونزائک کو بھی مل گئی جس میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ جاپانی افواج پسند کر اور جنوب مشرقی ایشیا کے مقابلے میں جنوب کی طرف سے حملہ اور ہبھوں گی۔ اور میکرویا میں جاپانی فوج جنوب کی طرف سپلانی کرنے کیلئے ناکافی ہو گی۔ اس خبر سے ما سکو بڑی سرعت کے ساتھ اسے سائیبریا کے ذوی فوجی دو ہر فوج کو مدد ہب کی طرف حرکت میں لے آیا۔ اس نے اپنی پوری قوت ما سکو

کو بچا نے پر مامور کر دی۔ نتیجتاً جرمن نے جنگ ماسکو میں شکست کھانی اور سودبیٹ یونین نے ماسکو کو بچالیا۔

سابقہ پادوختن نے اپنی تمام فوجوں کو سلطان گزادہ کے گرد جمع کر لیا۔ تاکہ جرمن فوج کو بچے دھکیل کر اس پر بھر پور یا بی محل کیا جاسکے۔

اگر جنگ شکست کی صورت اختیار کر لیتی تو یقیناً سورج کے ہال میں آئے ہوئے کتنی ڈوختن قوچ کا خاتمہ تھا۔

پنا پنگ سعیدت کے ہال کا خاتمہ اکتوبر کے فیصلہ کن پیغام کے چند روم بعد ہوا جس میں دو عورتوں نے بڑا ہم کردار ادا کیا۔

آن کی پہلی خاتلوں ایک جاپانی گیوں لشت کی بیوی تھی جس کا نام اُور ٹشو تھا اور وہ میاگی کی سب ایجنت تھی، اور لاس اینجنس کی ایک زوجان تھکارہ تھی۔ سورج کے اس اصول نے میاگی پر کوئی اشرونڈ کیا کرنے ایجنت تربیت نہ کئے جائیں۔ بلکہ وہ اس کے بر عکس چلتا رہا۔ ٹشو پر گیوں لشت پارٹی کی خیزہ پولیس کو شک تھا۔ چنانچہ پولیس نے اس کی بیوی نے باز مدرس کی جس پر یہ شک حقیقت ثابت ہوا۔ جس کے نتیجے میں ٹشو نے میاگی کو گرفتار کر دیا۔ اور میاگی نے اپنے دوست سورج کو۔

میاگی کی گرفتاری کے ساتھ ہی سورج نے اپنے اس اپر لشن کو ختم کرنا چاہا۔ مگر اس کی ایک جاپانی لڑکی جو کہ ایک خوبصورت ڈالسٹر تھی۔ اس پر دیوانہ وار فریقیل نے اسے شہر میں چند روم تک بروکے رکھا۔ کیونکہ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ فٹکارہ لڑکی جاپانی پولیس کی ایجنت تھی۔

جاپانی سکیورٹی پولس نے کلوزن کے غیر قانونی ریڈ لایو سیٹ پر چند سال پہلے قبضہ کر لیا تھا۔ مگر ۱۹۳۹ء میں جرمی سے بہت حمدہ قم کے سمت معلوم کرنے کے آلات درآمد کرنے کے باوجود وہ لوگوں کے علاوہ کسی اور جگہ سے کوئی ریڈ لایو تلاش کرنے میں ناکام رہے۔ بڑی ہی کاوشانہ کوششوں کے بعد جاپانی سکیورٹی فدرس صرف یہ معلوم کر سکی۔ بڑی اوپنی سطح پر کے فرائع سے پیروں مالک سے ریڈ لایو ہریں آتی ہیں۔ کرتل اوسکی جو کہ جاپانی ایٹلی جنس کا کاؤنٹر انٹلی پس سر برہا تھا اُس نے جاسوسوں کے ناموں کی ایک لمبی فہرست پیش کر دی جس میں سورج اوزک اور فلکیش کے نام بھی شامل تھے۔ کرتل نے اُس فکارہ کو سورج سے آئندہ کے اشارے سے متعارف کرایا۔ جس نے بعد میں سورج سے سب کچھ حاصل کرنے کے لیے فتحی کلب میں بہت کاوش کی۔

ایک کلب میں اس نے دیکھا کہ کوئی شخص سورج کی میز کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی طرف کافہ کامٹا ہوا انکڑا پھینک کر جلا گیا ہے۔ وہ سورج کے ساتھ شہر کے ذیلی علاقے میں پہنچ گئی جہاں سورج نے ایک پل پانے میں جا کر اس رفتہ کو پڑھا اور زمین پر پھینک دیا۔ کرتل نے اُسے فون پر خبردار کیا کہ وہ اس کافذ کے ٹکڑے کو اٹھا لائے تاکہ گواری کے طور پر پیش کیا جاسکے۔ چنانچہ اگلے ہی یوم سورج کو گرفتار کر لیا گیا۔

اُس کافذ کے ٹکڑے پر جنیاں درج تھا وہ ان القاعدۃ میں تھا۔

”جاپانی افواج اقماں تھدہ امریکہ کے بھری مستقر پر پل بننداگاہ پر لازمیز“

کی صحیح کو حملہ آئد ہو رہی ہیں؟

۱۹۳۷ء کے نومبر ہمارے آئی سورج سے جا ب طلبی اور تقدیش پر سورج نے تقدیش کر دی کہ کلوزن نے یہ پیغام بھیجا تھا۔ مگر کلوزن نے صحت جرم سے انکار کر دیا۔ تاہم اس وقت کے شواہد نہ مل سکے کہ آیا شالمن نے اس پیغام کو روزِ ولٹ کی طرف ریلے کیا تھا یا نہیں۔

سورج کی گرفتاری کے بعد لوگوں میں جرم من سفارت خانے کو چند ریوم پہلے اطلاع موصول ہوئی تھی کہ سورج ہبھرگ کا کیمیونسٹ ہے۔

سورج دراصل یعنی ہوچی منہ اور اٹلی کے لگبھٹی چیزیں کیمیونسٹ لوگوں کی صفت اول کا کارکن اور انہی تین ذمیں تھا اور یہ لوگ پہلے وقتوں میں بڑے مقبول تھے۔ لیکن آج ان کا کوئی بھی نام نہیں لیتا۔ اُس نے بھی دوسرے لوگوں

کی طرح دنیا میں جاسوسی میں مقام پیدا کیا۔ کوئی شخص اس کے خفیہ لیٹریکس اور رہ ہی کوئی خفیہ تحریر اس وقت سے لے کر آج تک نہ پا سکا۔ نہ تلاش کر سکا بلکہ اس کا جاسوسی رسول دترسلی کا اپنا ایک اونکھا ڈھنگ تھا۔ وہ اپنے وقت کا ایک اہم اور مانا ہوا حرثت ہے اور جاسوس آفیسر تھا۔ اس کے لگاتے گئے اندازے چین اور جاپان میں بیٹھ کر ماسکو کراپنے میں اعتماد میں لے کر نہ صرف اس نے ماسکو صفحہ سہتی سے مت جاتے سے بچایا بلکہ ماسکر آج اسی کی کوششوں کی وجہ سے بچل بچول رہا ہے۔ بلکہ دوسرے الفاظ میں ہیر و شیما کی تباہی کا اصل خرگ بھی ہے۔

اس نے جیل میں بھی رہ کر مطالعہ کی ضرورت پر زور دیا۔ اُس نے اپنی زندگی

کا تمام وقت جاپان کی زیاندگی، ثقافت تواریخ اور اپنے نشانے تک رسائی  
حاصل کرنے میں صرف کر دی۔ حتیٰ کہ وہ میاگی اور اوزاکی کے ساتھ زیادہ تر  
جاپان کے فتوح اور تاریخ پر بحث کرتا تھا کہ تجارت پر اس کی گرفتاری  
کے وقت اس کی لا بسیر بری میں جاپان کے متعلق تقریباً ایک ہزار کتب موجود  
تھیں، اور اس نے کہا کہ پہ سب کتنے میں میں نے انٹلی جنس کا امتحان پاس کرنے  
کے لیے اکٹھی ترکی قبیل بکھرا پہنچایا دی تعلیم اور جاپان کی خلقات سے آگاہی  
کے لیے تھیں۔

سورج الگ جو ایک ذہینِ ادمی تھا۔ مگر وہ یا شی کا مرتع اور ایک اوباش  
انسان جس کو شراب اور حوریوں سے بڑی محبت تھی۔ اور ہر وقت زنا کرنے  
اور شراب کے نشے کا متواہ رہتا۔ سورج کی ذہانت اور چالاکی اُسے ہر قسم  
کے شکوک سے آزاد رکھتی اور اس طرح اُس نے ایک آنادِ ادمی طرح وقت گلبا  
سورج کا ایک اور ساتھی جس کا نام یوپول لڈٹر پیر عقلہ مخفی یورپ میں  
جا سرسیں نیکیشن اور بڑا ذیر ک پاہمت اور نہدر شخص تھا۔ اس نے جو من کے  
مقبولہ علاقے میں جان جو کھولن میں ڈال کر اپنا کام سرا جام دیا۔ یہ دلوں بڑے  
اوپنے خود اعتماد اور باہمت دوست تھے۔ ان دلوں کی ناچاکی اس وقت  
ہوتی چیز دلوں میں اپنے مشترک افسر جزل برزن کے ہارے ۱۹۳۸ء  
میں اختلاف راست پیدا ہوا اور جزل برزن کے قتل ہو گیا۔

ٹرینر کے ماسکو کی جانب سفر کا آغاز ایک مچوٹے سے گاؤں سے ہوا جو کہ  
پولینڈ کے کیمپ لٹے میں شامل ہو جانے کی وجہ سے اسے فلسطین اور فلاش

سے ہوتے ہوئے ماسکو جانا پڑا۔ یہ ایک غریب ترین یہودی سیز میں کا بیٹھا۔ اپنی ادائی عمر میں یونیورسٹی رکھتا اور کمپنیزم کا متواalon گیا۔ اور بعد میں اس نے اعلان کیا کہ میں ایک یہودی ہوں۔ اس لیے میں کیوں نہ ہوں۔ جب پولینڈ کی حکومت نے اسے بلیک لست میں شامل کیا اس وقت اس کی عمر میں برس تھی۔ بھاگ کر فلسطین میں پناہ لی اور کمپرنسٹ پارٹی میں شعبوبت اختیار کر لی۔ خیریت طور پر کمپنیزم کا پرچار کرتا رہا۔ جسی کہ بريطانیہ نے ۱۹۲۸ء میں اسے گرفتار کر لیا۔ چنانچہ ملک بدر کر دیا گیا۔ جس کے بعد اس نے مارسلیڈ میں دوسری مرتبہ پناہ لی۔ جو اُسے فرانش کی کیوں نہ پارٹی کے ایک سفارشی خط کے ذریعے مل گئی۔ فرانش میں وہ بڑا مقبول ہوا، اور اخباروں میں چرچے ہونے لگے تھے کہ ۱۹۳۷ء کے موسم گرامیں اُسے ماسکو میں تربیت حاصل کرنے کے لیے اس کی درخواست منظور ہو گئی۔

کتران یونیورسٹی میں کالج تک کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ۱۹۳۶ء تک ٹرینر پریورپ میں سورج کی طرح کام کرتا رہا۔ بعد میں جزل برزن نے اسے گروہ میں شامل کر کے ہٹلر کے خلاف مجاہد پرروانہ کر دیا۔

۱۹۳۸ء کی شکست کے بعد اسے ایک جعلی پاسپورٹ پر فرنچی نام آدم مکر کے نام پر بھیج دیا گیا۔ اور کینیٹڈا کے ایک صنعتکار کے ساتھ دس نہار ڈالر شامل کر کے شریک کار بناتا کہ فرانش اور پولینڈ کے ملاتے میں جاسوسی اغرا جات پورے کرنے کے لیے رقم پیدا کر سکے۔

بلاشبہ سورج اور ٹرینر پر ڈٹے ہوئے ترشیث کے دولیسے ملکوں سے تھے۔

۷۲

جن کو جلا کر کام لینے کی کشش کی گئی۔ اس نے سب سے پہلے اُس معزز یہودی تاجر کو اپنے ساتھ ملا کر تربیت دینا شروع کی جسے وہ فلسطین میں پہلی بار ملا تھا۔ انہوں نے تکریب ایک کمپنی بنائی جس کا نام ”دی فارن ایکسیلٹ ریٹیرویکنپنی“ تھا۔ کیونکہ گراس فوگل بلیم میں ریٹیرویٹ کا باوشاہ کہلاتا تھا۔ اور اس برآمدی کمپنی کے ذمیل ادارے یورپی ممالک کی تبدیلگا ہوں کے قریب قائم کئے گئے۔ بلیم کی پوس کو دیکھ کر ٹریپر نے اپنا نام تبدیل کر کے اپنا نام جین گلبرٹ رکھ لیا جو کہ بلیم کا ایک مشہور صفت کار اور اینٹوکرپ میں پیدا ہوا تھا۔ مئی ۱۹۴۱ء میں فرانس کو شکست کے بعد اُس نے اپنا ہیڈکار ٹریپر میں تبدیل گر لیا۔ اور وہاں تک نیا تجارتی ادارہ قائم کیا۔ برس میں سیکیو اور پیرس میں سیکیس اور یہ دونوں ادارے جرمن کو پلیک مار کیتے ہیں مال سپلائی کرنے لگیں۔ چنانچہ سیکیس کے تمام منافع جات جاسوسی کام کے اخراجات پرے کرنے پر صرف ہونے لگے۔ ٹریپر کا سب سے پہلا کام اپنے جاسوسی نظام کو پھیلانے اور مستحکم بنانے نیز نے ایجنت پیدا کرنا اور ان کے لیے محفوظ مقامات حاصل کرنا تھا۔ اسے بہت سے ایسے یہودی ایجنت میرائے جو لے دشت بلا معاونہ ہٹلر کے خلاف کام کرنے کے لیے یہودی وقت تیار تھے۔ ٹریپر نے خود کو گراس فوگل کی مدد سے ایک عام ٹینکیشن کی حیثیت میں کچھ روز اور کچھ روز ادھر معاشرتی ماحول میں رکھ کر کام کر کے ایک مخفیداً اور ہوشیار ایجنت نہادت کیا۔ اس نے بے شمار قابل اعتماد ایجنتوں کو تربیت دی۔ اسے اگرچہ کمکتے کی وجہ سے اپنے کام میں کافی دشواری پیش آئی۔

متعبو صفتی پر میں جرمی کی بڑھتی ہوئی ایشلی جنس قوت اور اس کے صفتی اور فوجی راستا حاصل کرتا ایک بڑا مشکل کام تھا۔ اور بہت فائرنگ مبتدا ہے۔ اس نے اپنی پوری کوشش سے جرمن فوجوں کی نقل و حمل صفتی پیداوار، خام مال نئے جرمن جنگی ٹینک اور ہوانی جہازوں کے نئے ڈیزائن توں کے متعلق یورپ میں سارا مواد اکٹھا کر لیا۔ جس کا کسی کو کا لوٹ کان علم نہ ہو سکا۔ نیز جس طرح سورج نے چاپان میں وہاں کے ذرائع مواصلات کا سراغ لگایا اسی طرح ادھر ٹریپر نے جرمن مواصلاتی تفہیمات کا لینیہ ان کی اصلی حالت معلوم کر کے ماسکو روانہ کر دیا۔ نیز اس نے جرمن کے سطامن گراڈ کے خلاف ارادوں کا وقت مقررہ پر علم حاصل کر کے ماسکو کو آگاہ کر دیا۔

ٹریپر پیرس میں پذارت خود جرمی کے اوپنے حلقوں میں مل جائیا۔ اُس نے بلیخیم کے ایک تاجر کا بھیس بدکر بڑی کامیابی سے خود کو رہنمای کرایا۔ اور جرمن کے فوجی حلقوں میں یہاں تک رسائی حاصل کر لی کہ وہ ان کی دعوتوں میں شریک ہو کر ان کے فوجی اور جنگی منصوبوں پر مباحثوں میں بھی شریک ہوتا۔ اپنے سب سے بڑے گاہک جو ایک تعمیراتی ادارہ "ٹاؤن ادارہ" کی وساطت سے سینیکس نے اُس نے ہٹلر کی تمام تعبیرات اور دفاعی تفہیمات کا مکمل طور پر علم حاصل کر لیا تھا۔ کیونکہ یہ تعمیراتی کمپنی جرمی کی فوجوں کے لیے تمام تعمیراتی کام سرانجام دیتی تھی، ایک مرتبہ تو اس تعمیراتی ادارے کو اپنی جانبی چھڑانہ مشکل ہو گئی تھی۔

ٹریپر کے جاں میں مزید ایسے بے شمار بے لوث ایجنت جاسوس یہی شامل

تھے۔ جو یہودی ہونے کے باعث ہٹلر کے مخالف تھے۔ اور جرمن کے خلاف جنگ میں شریک ہو گئے تھے۔ بلاشبہ یہ یہودی ناولہ تھا جو مشینزی جنگ کے تحت جرمن اور اس کے اتحادیوں کے خلاف جنگ میں شریک تھے۔ فرانس کی سیمیونسٹ پارٹی کے ساتھ متعلق یہودی رابطہ افسری و سابلت سے ٹرپیپر کو دہان کی فوجی تفصیلات اور ان کی نقل و حمل کی برعکس صحیح اطلاعات موصول ہوتی تھیں حتیٰ کہ جرمن فوجوں کی ایک ایک حرکت کا ٹرپیپر کو لمحہ بلسر اس لیے پتہ چل جاتا تھا کیونکہ دہان ریلوے کے عکس میں بھی ایکرو بیشتر یہودی لوگ ملازم تھے اور وہ ایک ایک خبر ٹرپیپر کو پہنچاتے۔ اس کے علاوہ تارکین وطن یہودی لوگ جرمن اور فرانس کی صفتی یونٹوں اور ان کی پیداواری صلاحیت سے بھی آگاہ کرنے پر ٹرپیپر (TREPPER) کے لیے بڑے مدعاشرت ایجاد ہوتے تھے۔

جرمن نازیوں کے خلاف فرانسیسی یہودی طالبین ٹیلی فون کی لائتوں اور موافقان را بطور سے ٹرپیپر کو مطلع کرتے ہیں تاکہ کہ ٹرپیپر (TREPPER) نے جرمنی کے جاسوس پریڈر کو اڑایو تیر (ABWEHR) کی پریس کے ہوٹل لطفیہ میں ٹیلی فون لائتوں کو ٹیپ کر کے پیغامات پوری کر کے ماسک سے رابطہ قائم کر دیا تھا۔ جس کے بل پر برلن اور پریس میں مقیم جرمنی کے جاسوسوں کی آپس کی گفتگو میں سنی جانے لگی۔

ایک فرانسیسی بوجرمن کے سترل میلٹری آفی میں ملازم تھا اس نے جرمن فوجوں کی نقل و حمل پر مورچوں کے متعلق بہت سی فلمیں جیسا کر دیں۔ اسی طرح ایک دوسرے فرانسیسی مرد اور عورت نے جرمن فوجوں کے لیے چکلہ قائم کر کے ان کو تراپ ہیا کر کے عیاشی اور زنا کاری میں ہمیں طورث کر کے اُن سے ذمی رازا گلو اکر جسی کہ جرمن

کے زخمیوں اور مرنے والے پاہیوں کی صحیح اندازہ لگا کر نیز دیگر فوجی اہمیت کی املاکات  
ٹریپر کو بروقت ہمیا کرتے رہے۔

الغرض سینکیس نے جرمن کے اندر کے تمام حالات ماسکو کو بتانے میں کوئی کسر  
املاکات کمی اور تمام راز ما سکو کو معلوم ہو گئے۔ یہاں تک کہ فرانس میں جرمنی کی تمام افواج  
کے اخراجات کا تجھیسہ ذرا تھے مواصلات، مواصلاتی تضییبات، نقل و حمل افواج اور  
دیگر اہم فوجی راز ما سکو تک پہنچ پہنچے تھے جو ٹریپر کی کامیاب جاسوسی مہم کا نتیجہ ہے۔  
اس کے علاوہ ایک اور خاتون جو بیرن کی ہمیشہ تھی اور اس نے پیرس کے قریب  
ایک شفا خانہ قائم کر کھا تھا، بیرن اور اس کی ہمیشہ کی وساطت سے ٹریپر کو جرمن  
کی افرادی قوت کا اندازہ مل گیا۔ جس سے ماسکو کو جرمنی کی صنعتی مکہت عملی افرادی  
قوت پیداواری صلاحیت اور تعییت کا صحیح اندازہ لگاتے میں بڑی مدد ملی۔ جس کے  
نتیجے میں ماسکر نے اپنے بہت سے جاسوس ایجنٹ جرمنی کی صنعتی یونیٹوں اور فیکٹریوں  
میں طازمت پر لگوا دیئے۔ اس جعل سازی کے نتیجے میں ان ایجنٹوں کو صنعتی کالوں  
میں رہائش گاہیں ہمیاہ ہو گئیں جو ٹریپر کے جاسوسی جال کو وسعت دیتے میں بڑی مدد کار  
ثنا بت ہوئے۔ اب ٹریپر (TREPPER) کھلے بندوں فرانس میں شیطان کی طرح گھوم  
پھرنے لگا اور کامیابی حاصل کرنے لگا۔ کیونکہ موجودہ دور میں کسی جنگ کو جتنے کے  
لیے دشمن کی بلانا غم حرکت کی لپوڑیں اور وسیع جاسوسی جال کی کامیابی کے بغیر تمام  
کوششیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں۔ جدید دور میں جاسوسی جال کو جنگ جتنے  
میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔

ٹریپر نے ۱۹۴۹ء کو روسی فوجوں کی بین الاقوامی اور بین البراعلیٰ سلطھ پر مہلکے خلاف حملہ کرنے کے وقت پوری پوری مدد کی، اور سوویت فوجوں کو مکمل تیاری جنگ کے آخری لمحات تک جرمن فوجوں کی تمام تحرکات اور فوجی رازوں سے آگاہ کئے رکھا۔ اس کے بعد جرمن اور اس کے اتحادیوں میں سے کوئی بھی اتحادی ملک کی جاسوسی نہم اس قدر واضح جاسوسی راز مہلک اور اس کے اتحادیوں کو ہمیاڑ کر سکے۔ ایک طرف یورپ میں ٹریپر (TREPPER) اور دوسری طرف جاپان میں سورج (SORG E) جرمن اور جاپان کو شیخادھوانے میں برس پیکار نظر آتے ہیں۔ سوویت یونین کی فتح اور ہیردشیا کی تباہی کے محک میں لوگ مختہ۔

ٹریپر (TREPPER) نے متوقع حملے کی جو وارنگ دی تھی اس اطلاع کے محک دور دراز کے ذریعے اور شیخی سلطھ کے وسائل مختہ۔ جن میں پولیٹڈ پر قبضہ کے دوران ایک جرمن انجینئر جس نے اس نہم میں بھر پور کردار ادا کیا تھا، فرانس میں ریلوے ملازمین جو جرمن فوجوں کی نقل و حمل کی خبریں دیتے ان میں ایک جرمن افسران کی پارٹی بھی شامل تھی جن کو بعد میں پولیٹڈ تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اس طرح ٹریپر (TREPPER) نے نہ صرف حملے کے وقت اور تاریخ کی صحیح اطلاع فراہم کی بلکہ فرمانش اور یونیورسیٹی مشرق کی طرف کوچ کرنے والی فوجوں کی پہچان کی بھی نہیں کر دی۔ جس سے سوویت فوجوں کو جرمن فوجیوں کی پہچان میں کوئی دشواری پیش نہ آئی۔ اس نے ہٹلر کے برطانوی فوجوں بھرا اقیانوس کے ساحل کے ساتھ ساتھ حملہ نہ کرنے کے فیصلے سے بھی ما سکو کو مطلع کر دیا تھا۔

ٹریپر کا دوسرا اور ایک سال بعد شروع ہوتا ہے۔ جب ہٹلر نے کوہ قاز

(فنازقتان) کی جانب سے روس پر حملہ اور ہونے کا منصوبہ تیار کیا۔ اور اس منصوبے کی تمام ترتیاری کی مکمل اطلاعات برسن سے ٹریپر نے ماسکو روانہ کر دیں۔ یہ تیسرا جرمی جنگی منصوبہ ۱۹۳۲ء کے موسم بہار میں تکمیل پذیر ہونا تھا۔ جس کے لیے ہٹلر نے یکم مئی سے تمام افواج کو تیار رہتے کا حکم دیا۔ اس کے تحت ہشتر قازقستان کی پہاڑیوں سے لے کر طالب گراؤں کا تمام علاقہ فتح کر کے دم لینے کو تھا مگر اس کی تکمیل سے ۹ ماہ قبل ہی ماسکو میں معلوم ہو چکا تھا۔ ادھر جس طرح ٹریپر نے سلطان گراؤ کو چھانے میں مدد دی اس طرح سورج نے ماسکو بچانے کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ یعنی سال کے مختصر سے عرصے میں ٹریپر کے جاسوسی جال اور موصلانی رابطے پلیگ کی طرح پورے علاقے میں پھیل چکے تھے۔

جرمن کو ٹریپر (TREPPER) کے جاسوسی کام اور غیر قانونی ریڈیو کی اطلاع ریڈیویائی لہروں کی وساطت سے معلوم ہو گئی۔ جاپانی آلات کی نسبت جرمن آلات بہت طاقتور ثابت ہوئے تینجتہ جرمنوں نے ٹریپر کے ریڈیو اپریٹر کو گرفتار کر لیا۔ جس کے ساتھ دوسرے روکی ایجنت بھی گرفتار ہوئے۔

جو ہنہی جرمن نے روس پر حملہ کیا، روکی ریڈیو پوری گرج کے ساتھ ہوا میں آوازیں ہرانے لگے۔ ادھر برسن، پیرس اور برلن اور سوویٹزر لینڈ سے بھی ریڈیو کی آوازیں ابھریں۔ جس کے میوزک نے جرمنوں کو بیزار کر دیا اور ان کے وحصے لپٹ کر دیئے۔ اور سلطان کا پلہ بھاری ہو گیا۔

ٹریپر کا پہلا مٹا نسیمیر دسمبر ۱۹۴۰ء میں برسن میں پکڑا گیا۔ اور اس کے بعد، یکے بعد دیگرے اس کے کئی آپریٹر گرفتار ہوتے۔ حتیٰ کہ نہ صرف برسن میں بلکہ

برلن اور فرانس میں بھی سب اپریل بر جمنی کے ہاتھوں لگ گئے۔ ایک مرتبہ تو ٹرپیپر (TREPPER) کے لیے اس قدر دشواری پیش آئی کہ وہ فرانس سے ماسکو تک رابط قائم نہ کر سکا لگتا رہ دو ماہ کے عرصے میں وہ صرف ایک بار ڈاک کا ایک تھیلا ماسکو روانہ کر سکا وہ بھی فرانس کی کیونٹ پارٹی کی وساطت سے کیونکہ اس وقت پیرس سے سوویت مشن ختم ہو چکا تھا۔

ٹرپیپر (TREPPER) جو گلبرٹ کے نام سے مشہور تھا۔ اس کو گرفتار کرتے کے لئے جمن انٹلی جنس نے دس ماہ گزار دیتے۔ گلبرٹ (TREPPER) بار بار پنج نکلتے میں کامیاب ہوتا رہا۔ گلبرٹ کے نام سے اس کی تصاویر خفیہ پولیس کو جہیا کی جا چکی تھیں اور پولیس کو لفظیں تھا کہ وہ پیرس میں ہی روپوش ہے۔ جو ہبھی گلبرٹ (TREPPER) نے وہاں کسی دوسرے ملک میں بھاگ جانے کا منصوبہ بنایا۔ مگر قدیمتی سے سورج کی طرح وہ بھی ایک شہر میں زیادہ عرصہ تک رکا رہا۔

سینیکس کے ڈائٹریکٹر کی بیوی جو کہ ٹرپیپر گلبرٹ کے غیر سرکاری کام سے بالکل ناواقف تھی اس کی وساطت سے گیٹسیا یو کے کارکنوں نے ٹرپیپر کو ۲۲ نومبر ۱۹۴۲ء کو گرفتار کر لیا۔ جس کی بدولت گیٹسیا یو کے ہاتھ بہت سے سوویٹ جاسوسی اور ایجنت لگ گئے اور اس طرح ٹرپیپر کا ڈرامہ اختتام کو پہنچا۔ تاہم اوہ سردار گیٹسیا یو کے علیہ نے اس سے بہت کچھ حاصل کرنے کے لیے پوچھ کچھ شروع کر دی تاہم جو کچھ اس نے بتایا وہی خفیہ پولیس اس سے کہیں بڑھ کر خفیہ کام سرانجام دیتی رہی۔

# بڑی شطرنج چال

## THE GREAT GAME

ٹریپر کی گرفتاری کے باوجود ماسکو مغرب میں جرمن کے ساتھ سایہ بن کر چلا رہا۔ ٹریپر کو گرفتار کرنے کے بعد جرمن ہائی کمان نے مخصوصہ بناؤ کر ٹریپر سے کہا کہ روس کی طرف پیغام بھیجے کہ جرمن روس کے ساتھ امن کا معاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔

ٹریپر (TRIPPER) نے فوراً بھاپ لیا کہ جرمن لوگ سالان کا توہینا چاہتے ہیں۔ تاہم اُس نے ماسکو کو بے وقوف بننے سے بچانے کے لیے آنادگی کا انہما کیا۔ آپ ایک مقید قیدی اپنے آتاوں کے ساتھ بڑی آزادی سے رہتے گا۔ اُس نے فرانسیسی کیونٹ پارٹی کی دساخت سے جرمن کے عذام اور خود اس کے ساتھ سلوگ کے متعلق ماسکو کو آگاہ کر دیا۔ اب ماسکو نے پیشتر ابدلا اور اس سے جرمن کی فوج کے متعلق اور رنجیوں اور قیدیوں کے متعلق روپورٹ طلب کی اور مزید وضاحت چاہی تاکہ ماسکو کو جرمن پر مکمل لیقین ہو جاتے۔ اس تے دھوکہ دیتے کے لیے جرمن کا بتایا ہوا پیغام بھی ماسکو کو روشن کر دیا۔

۱۳ ستمبر ۱۹۴۳ء کو ٹریپر کو ایک شراب جاتے میں حفاظتی دستے کے لیے داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ موقع سے فائدہ اٹھا کر وہ دوسرے دروازے سے پڑھ مکلا۔ چنانچہ ماسکو اور برلن کا یہ کھیل بھی اپنے اختتام کو پہنچا۔ تاہم کمانڈوز نے اس داقعہ کو سہلر سے مخفی رکھا

ٹریپر (TREPPER) اپنے نئے کاغذات کے ساتھ پیرس کے ایک فلیٹ میں چھپ گیا۔ اور پیرس کی آنارہ کے بعد وہ سودویت جہاز کے دہان جنوری میں اترنے تک خود کو چھپائے رکھا۔ وہ اس بات پر ماسکو سے بہت ناراض تھا، جبکہ ماسکنے ایک ہی وقت میں اس کے آپریٹر کو لگاتار چار گھنٹوں تک فنا میں روکے رکھا۔ اور اس سے برلن کے تین جاسوسوں کے نام معلوم کرتا رہا۔ کیونکہ اس وقت جرمن اس کے اس ٹرانسپیر ایکشن کو ٹرپ (TRAP) کر چکے تھے اور اس کا راز فاش ہو گیا تھا۔

یہ کے بھی بی کا کام تھا کہ وہ اپنی سیکورٹی اور گروپی سیکورٹی کی حفاظت کرتے کے جی بی (BGB) کے محققین کے پاس اپنے حفاظتی انتظامات موجود تھے۔ ٹریپر (TREPPER) پونک برزن کا حایتی تھا اور وہ گزشتہ برسوں میں عمل طہیر کا شکار ہو چکا تھا۔ اور وہ جرمنوں کو یورپی اجنبیوں کے نام دے چکا تھا جس میں ٹریپر کا نام بھی تھا۔ اسی لیے ٹریپر (TREPPER) سلطان کی نظروں میں غلاۃت کے ڈھیر کے سوا کچھ نہ تھا۔ ان حالات کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہ تھا۔ تاہم جیل میں دس سال تک ٹریپر (TREPPER) کے لیے بڑا مشکل مرحلہ گزرا۔ اُسے سلطان کی موت کے بعد آزاد کیا گیا۔ جیل سے رہائی کے بعد ٹریپر کو ملک بدر کر دیا گیا۔ چنانچہ وہ اپنے آبائی گاؤں پولینڈ میں چلا آیا۔ اور اس مرتبہ وہ نومبر ۱۹۴۸ء کو انگلینڈ چلا آیا۔ کیونکہ وہ کیوں نہ تھا اس لیے کہ وہ بہودی تھا۔ اسی وجہ سے پولینڈ کے حکمرانوں نے اسے پہلی مرتبہ ملک بدر کیا تھا۔

سورج اور ٹپپر کے کارنال میں سو ویت یونین میں بڑے فخر سے یاد کئے جاتے ہیں اور ان کی دندگی کے حالات اور کارگزاریاں روئی درستگاہوں میں طلب کو سنائی اور پڑھائی جاتی ہیں۔ ان کے ذمیں ہوتے اور قابلیت کے چرچے آج بھی یاد کئے جاتے ہیں۔ میں نے (ہنری رویز کی) سی آئی اے کے اندر روتی مشتوں اور مہموں کا لبکھ جائزہ لیا۔ مگر مجھے یہ یونیورسیٹی اپنی مثال اپنے نظر آئے۔

آج بھی گیٹھا یوکی فائیلوں میں سورج اور ٹپپر کے نسل (تحیروں) کے انبار تظل آئے ہیں۔ جن سے انٹلی جنس علم مطالعہ کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ بلکہ رہنمائی کے لیے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ امریکی اور یورپی لوگ ان تحیروں کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور اپس میں بحث میا جائیں گے۔

## سٹالن کی اندھیرنگری

سورج پر مقدمہ چلانے سے پہلے وہ جاپانی جیل میں دو سال تک قید رہا۔ سورج (GE ۵۰۵) اور اس کے دوسرے ساتھی اس امید پر تھے کہ انہیں روس میں جاپانی قیدیوں کے بدلتے میں رہائی مل جائے گی۔ ایک جاپانی قیدی جو جاپان میں ہی سورج کے ساتھ قید تھا اس کی زبانی اسے پتہ چلا کہ سورج کے بدلتے جاپان نے روس سے تین قیدی رہا کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ مگر یہ سب جھوٹ تکلام بیہ ایک کھلی حقیقت ہے اور یہاں سوالات ابھر کر سامنے آتے ہیں کہ :

۱: سٹالن نے سورج کو اپنی قمت پر (یا اپنے حال پر) کیوں چھوڑ دیا؟

۲: اس کے پیچے کون سے تصورات پھیپھی ہوئے تھے؟

۳۶، ۱۹۳۶ء کے عرصہ کے دوران بھر یا کو جو "کے جی بی" اور "این کے وی

ڈی" کا چیف اور سربراہ تھا جو اسی میں ہٹلر سے تعلقات پیدا کرنے کے لیے سہری پل تصور کیا جاتا تھا۔ لیکن نازی سودویت معاہدہ طے پا جانے کے بعد کے جی بی نے سٹالن کو قائل کر لیا کہ اب ہٹلر سوویت یونیون کے خلاف اس وقت تک کوئی اقدام نہیں اٹھاتے گا جب تک کروہ یرطاپیہ کے خلاف اپنی جگ نہیں جیت لیتا۔ اسی وجہ سے کے جی نے ہٹلر اور اس کی کابینہ میں اپنے ایکٹ بھیجنے کی ضرورت پر زور زدیہ

۴: ہٹلر کے ۲۲ جون ۱۹۴۱ء کے حملے کے وقت تک سٹالن کی یہ تیاس آرائی بالکل صحیح ثابت ہوتی ہے کہ اس کے چیف آٹ انٹلی جس نے بھی تصدیق کیا کہ سودویت یونیون کی روی ہوتی سہولیات کو ہٹلر مشرقی سرحدوں پر ضرور دھوکہ

ہے گا۔ اور یا پھر برطانیہ پر حملے کے دوران ہٹلر اپنے مشرقی جانب سے مزدور خلافتی اقدام اٹھائے گا۔ سلطان کے ان خیالات نے کہاں تک حقیقت کا روپ دھارا اتیر معلوم نہ ہو سکا۔ ایک بات بالکل واضح ہو کر سامنے آئی کہ ۱۹۳۸ء میں ہٹلر کوئی کارروائی نہ کرے گا، اور خیالاتی گرو کے بہترین ایجنٹوں نے بھی تصدیق کی۔

ٹریپر نے جب جرمن حملے کے متفق ماسکو کو روپرٹ بھیجی اسی کے دوسرے روز ماسکو سے ایک ادمی ٹریپر کو ملنے آیا جس کے ہاتھ میں سلطان کا یہ پیغام بنام ٹریپر حاکم اعلیٰ اس بات سے سخت جیران ہے کہ ایک پرانا وفادار اور ٹریپر جیسا عقلمند ادمی یورپ یعنی انگلینڈ کے پر اپنگڈا کے زیر باراً گیا ہے متبرہ کیا جائے کہ تمہارے اس جنگی پیغام سے حاکم اعلیٰ قطعی متفق نہیں۔ اور واضح رہے کہ جرمنی کے ساتھ ۱۹۳۸ء سے پہلے جنگ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سلطان کو یہ قحطی تھی کہ برطانیہ نے اپنے دونوں شمتوں یعنی ہٹلر اور سلطان کے مابین زہر گھوٹنے کے لیے یہ پر اپنگڈا ہم شروع کر رکھی ہے۔ لیکن ہٹلر اس پر حملہ اور نہ ہو گا یہ قطعی سلطان کی غلطی تھی بیہ ٹریپر کی بد قسمتی تھی کہ اسے ۱۹۳۸ء کی شکست میں بلیم روانہ کر دیا گیا تاکہ وہ برطانیہ کی سلسلہ بندرگاہوں کے درمیان اپنا جاسوسی جاں پھیلا سکے۔

سلطان انجام سے یہ خرھا۔ جون کو حملے کے بارہ دن بعد سودیت سیفر میں کولندن میں طلب کیجئے اس سے جواب ملی کی گئی، اور ماسکو برطانیہ کے بارے میں پر اپنگڈا کے بارے میں وضاحت چاہی جس کے چار

یوم بعد ماسکو سے ایک مراسلہ موصول ہوا جس میں برطانیہ کو متنبہ کیا گیا تھا کہ وہ برلن کو ماسکو پر حملہ آور ہونے کے پر اپنکیڈہ کر ترک کر دے۔ یہ پر اپنکیڈہ بدنیتی پر مبنی ہے۔ حالانکہ یہ سب جھوٹ تھا۔ لیکن جب حملہ ہو گی تو شالن نے اپنے کمانڈروں کو حکم دیا کہ وہ پیچے سے حملہ آور جرمون پر گولی نہ چلایں۔ خروشیف نے اس جیران کو حکم پر اعتراف کیا۔ اس حکم میں یہ تصور کا فرماقعہ کہ جرمن اڑپڑی کافراز جرمن کماڈر کی اشتعال انگریز کا نتیجہ تھے جو ہٹلر کے احکام سے انکاری تھا، اور باغی ہو گیا تھا۔ شالن جنگ سے اس قدر خالق تھا جیسے ایک خرگوش شکاری کتنے سے خالق ہو سکتا ہے اور اسے لیقین تھا کہ ہٹلر اپنے وعدے کا پابند رہے گا۔ حالانکہ ہٹلر روس پر اچانک حملہ آور ہو چکا تھا۔ اب اگر یہ سب کچھ درست تھا تو شالن نے اپنے ہی ایجنٹوں کی گواہی کی تصدیق کیوں کی، اور انہیں کیوں اختیاد میں لیا۔

یہ دولوں گرو کے ایجنت تھے۔

خروشیف نے شالن اور اس کے چکر کے جی بی پر اعتماد کو بغور دیکھا۔ اور اندازہ لگایا کہ چکر اور کے جی بی کے لوگ اس کی نظر میں انتہائی قابل تقریت تھے مگر شالن کے خیال کے مطابق ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنا انتہائی دشوار کام تھا بلکہ ”کے جی بی“ یا ”چکر“ کے ایجنت جو کچھ ہکتے شالن ان کی بات پر فوراً اندھا لیقین کر لیتا۔ یہ کے جی بی تھی جس نے شالن کو ایسی بے بنیاد خبروں پر لیقین رکھنے سے منع کیا اور اس کی اس اندھیرنگری پر پردہ پوشی کی۔

جرمن کے حملہ سے شالن کو ذہنی طور پر دچکہ لگا، اور وہ اپنا توازن کھو

بیٹھا۔ کچھ عرصہ پہلے وہ خود کو ایک محب و ملن لیڈر اور جنگ کا ہیر و منرا چکا تھا۔ اس کے خوف سے ایک بات سلطان پر گران گز ری وہ یہ کہ اُس نے محسوس کر لیا کہ اس کی حماقت کی وجہ سے قوم کو جباری قیمت چکانا پڑی للہزا اب وہ خود کو کیسے چاہئے۔ ہر وقت اسی خوف میں رہتا۔ اُس نے اپنی اس حماقت کی تقویت کے لیے خود کو پارٹی کا اس وقت مجرم بنایا جب خود کو ہیر و منزانے کے لیے اس نے پارٹی کے تطہیر کرنے والوں کی تطہیر خود کروادائی۔ اس کی یہی حرکت ایک بہت بڑی حماقت بن کر اپنے پرانے کامریڈوں کی نظرؤں میں مجرم بن کر اس کے ذہن پر ہونا ک خوف بن کر ہمیشہ کے میں سوار ہو گئی۔ مجرم اُختر مجرم ہوتا ہے۔ اور مجرم پر اس کے جسم دیدگواہ بھی موجود تھے جوتا حال بقیہ حیات اور اس کے لیے و بال بننے ہوئے تھے۔

ایسے لوگوں میں سے تا حال یعنی اس وقت تک تقریباً آدھ درجن کے لگ بھگ لوگ موجود تھے جو ماسکو اور برلن میں قیام پذیر ہتھے۔ ان میں سوویت سیفر ماسکو میں اور برلن میں مقیم کے بھی بی اور گرو کے چیف افسران تھے۔ ان میں سے اکثر لوگ ۱۹۴۶ء میں عام معافی کے وقت ماسکو میں موجود نہیا تھے گئے۔ ان کے ساتھ کیا گزری، کسی کو کچھ معلوم نہیں۔

ان گواہوں میں سے تا حال بھر بھی دو گواہ موجود تھے جن کا نام سورج جو کہ جاپان کی قید میں تھا اور دوسرا ٹپیر جسے سلطان نے خود جیل میں ڈال دیا تھا۔ شاید اسی لیے جب ٹپیر پیرس سے واپس لوٹا اُسے خیر مقدم کی بجائی جیل کا مہمان بنادیا گیا۔ سورج تو سلطان کا زخم خورده تھا۔ ان دونوں یعنی سلطان اور

ٹیپر کی موت کے بعد سورج سویت یونین کا ایک اہم لیڈر اور مانا ہوا ہیر و بن کر ابھرا۔ سوویت یونین کے پراؤ دار یڈلیو سے روس کی فضائی میں یہ آواز سوال بن کر گئی، رچرڈ ٹم کون ہو؟ پراؤ دار یڈلیو نے جواب دیا جو فضائی کی گئی کا جواب بن کر گئی "جرأت اور مردانگی کا نشان ہے"

---

# صف اول کے جاسوس

(HARRY ROSITZKE) راز ہری رو سیزکے

جب کہ ہم کیوں بلڈنگ کے مخصوص برآمدے میں بیٹھ کر سو دیت جانکے کچھے جاسوسی مواد کا مطالعہ کر رہے تھے میں اس وقت اُسی عمارت کے باہر زندہ پنج رہنے والے سویت جاسوس ایجنسٹ پروگرام مرتب کرتے ہوئے چانک نظر آئے۔ یہ وہی لوگ تھے جو اٹاواہ نیو یارک اور واشنگٹن میں بر سر پیکار تھے۔

مارچ ۱۹۴۶ء میں انٹلی جنس افسران میں سے چند ایک کی زبان پر یہ الفاظ سننے میں آئے کہ کینیڈا کا وزیر اعظم گزشتہ اکتوبر میں واشنگٹن میں صدر رڑو میں کوئی بتانے کے لیے گیا تو سویت یونین کا ایک جاسوس اٹاواہ میں پکڑا گیا ہے جس نے اس بات کا انکشاف کیا کہ وہ اتحادیوں کے مشترکہ بہمازی کے کار خانے تک رسائی حاصل کر چکا ہے۔ جون میں رائل کمیشن نے سویت ملٹری ایچی برائے اٹاواہ کرنل تکولاٹی زیبووین کی جاسوسی سرگرمیوں کے بارے میں ایک مفصل رپورٹ بھی شائع کی۔

زیبووین کی گروہ کے جاسوسی کام کے متعلق تمام تفصیل اس کی فائلوں سے درستیاب ہوئی تھی۔

یہ قصہ اس طرح سے متطر عام پر آیا جب آئیگو گز نیکو جو کوڈ کلر کی حیثیت سے ملازم تھا، اور گروہ میں R ۷۲ کا یقینیتی ہے اور بڑا پھر تیلا انسان تھا، جب

اسے ماسکو والیں جانے کے احکامات ملے تو اس نے تے ماسکو جانے سے انکار کر دیا۔ جب اسے یوند میں معلوم ہوا کہ مsovیت حکومت اپنے کنینڈین اتحادی ملک کے خلاف کام کر رہی ہے تو اسے بڑا ناگوار گزرا۔ اس نے یورپ میں ہی اپنے بیوی بچوں سمیت اپنی زندگی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

گزرینکو نے اپنی بناؤت کے لیے ٹھوس ثبوت ہمیا کر کے پروگرام مرتب کیا تھا۔ وہ اٹاؤہ میں سویت ایمیسی کے کمرہ نمبر ۱۲ میں حاکم کل تھا۔ اس کمرے کے سیل کے دور روازے اور اس کی کھڑکیوں پر سیل کے شرط چڑھے ہوئے تھے اور کھڑکیوں میں لوہے کی سلاخیں قصیت تھیں۔ اس کمرے میں مختلف شبہ ہائے دفاتر کے ریکارڈ سے پر سیل کی کیسٹیں موجود تھیں، اور ایک محضی بھی موجود تھی۔ گزرینکو کا اپنا مخصوص تحریر شدہ مواد بھی یہاں پر ہی موجود تھا اور وہ اکثر اوقات میں کمرے کا قی دیتیں اکیلا ہی رہتا۔ اپنے بھاگ جانے کے پروگرام کے مطابق اس نے چند یوم پہلے سے مخصوص مواد اور قسمیتی کاغذات اکٹھے کر لیے۔ ان میں سے کام کے کاغذات ہمراہ لے لیے باقی جلا ڈالے۔ جب کمرہ چھوڑتے کے آخری وقت میں ۵ ستمبر کو شام کے وقت باہر نکلنے کی تیاری کی تو اپنے ہمراہ چند ایک تاریج ماسکو سے موصول ہوتے تھے اور کچھ تاریج ماسکو روانہ کئے گئے اپنے ہمراہ لے بھاگا۔ صرف یہی نہیں بلکہ جاسوس اپنیوں کے اصل ناموں کی فہرستیں ان کے اخراجات کے کاغذات بھی اکٹھے کر لیے۔ ان میں سے کام کے کاغذات ہمراہ لے لیے باقی جلا ڈالے۔ جب کمرہ چھوڑتے کے آخری وقت میں ۵ ستمبر کو شام کے وقت باہر نکلنے

کی تیاری کی تو اپنے ہمراہ چند ایک تار جو ماسکو سے موصول ہوتے تھے اور کچھ تار جو ماسکو روانہ کرنے لگئے اپنے ہمراہ لے بھاگا۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ جاسوس ایجنٹوں کے اصل ناموں کی ہترستیں ان کے اخراجات کے کاغذات بھی اپنے ساتھ رہے یہیں۔ ان میں ایک بڑا ہی قیمتی کاغذ بھی تھا۔ جو کم اُس نے ریبووٹین کے کسی آفیسر کی لوت بک میں سے نکالا تھا۔ جس پر لکھا تھا۔

(TAKE MONEY HE WORKS WELL) یہودی رقم وصول کر کے اچھا کام کرتا ہے (HE IS AFRAID) وہ ڈراہ ہوا یا سہما ہوا ہے۔ اسی کا غذہ میں اس کی خفیہ ملاقاتوں کے اوقات اور جاسوسوں کے ملاقات کے ٹھکانوں کی تفاہیں بھی درج تھیں۔ نیز بہت سی خفیہ روپری میں بھی لکھی ہوتی تھیں۔

لیکن جب وہ ایک اخبار کے دفتر سے مالیوں لوٹا اور اس کی درخواست وزارتِ انصاف نے رد کر دی تو اس کے خوف کی انتہا تھی اور ڈر کے مارے کا پتہ لگا۔ وہ روپی جاسوس کتوں سے پہتا بچتا کینیڈ اکی پولیس کی حراست میں چلا گیا اور امان مل گئی۔

کینیڈ کے ایجنٹوں نے گزنیکو کو اس کے جاسوسی مواد اور دیگر کاغذات کی وجہ سے فرآ بچان لیا۔ تاہم وہ پولیس کی حفاظت میں ہونے کی وجہ سے بال بال پچ گیا۔

اس کے علاوہ اور بہت سے لوگ ایسے گزرے ہیں جو روپی جاسوس کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ جن میں سے چند ایک ہوئیں۔ اے ڈاکٹر

ایمین تن مے دل MA NUNN ALLEN DR) یہ ایک برتانوی فرنسیشن تھا جو روپیوں کے ساتھے لگ اور اپریل ۱۹۳۲ء سے ایٹم بمنانے کے لیے انگلینڈ کے انجوی سنتر میں کام کتا رہا۔ جسے بعد میں کنیڈ ابندیل کر کے بیچ دیا گیا۔ جس کا اُس سے یہ فائدہ ہوا کہ اُس سے اپنی ریسیرچ کے ساتھ ساتھ چاک دریا کے کنارے واقع ارکون یہار طری کی کارکردگی سے بھی آگاہی ہوتی۔ وہ صرف تین مرتبہ اس امریکن یہار طری کو ۱۹۳۴ء میں دیکھ سکا۔ اُس نے ہیرو شیا پر بیم گرانے لگئے ایٹم بمن کے اجز کے منونے گروہ کے ایک آفیسر کی وساطت سے ماسکو روانہ کر دیتے، اور اس طرح روس کے ایٹمی طاقت بننے میں بڑا مددگار ثابت ہوا۔

کرنل زیبوٹین "د گروہ" آفیسر ہوتے کی وجہ سے دوسرے ہماک کی فوجی ملنیک چراتے پر مورخا۔ اس کے جا سوی جاں میں برطانیہ کے اعلیٰ افسران اور مخصوص ملازمتوں پر مورلوگ اور فوجی افسران چھنس چکے تھے۔ جن کی بدولت وہ یورپ سے فوجی نوبیت کے صفتی راز اور متعلقہ کاغذات چراتے میں بڑی حد تک کامیاب ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں ماسکو اس قدر اگے نکل گیا کہ یورپی ہماک جس اسلحہ کو تیار کرنے کے لیے ابھی پلان بنارہے تھے، ماسکو وہ اسلحہ میدان میں استعمال کر چکا تھا۔

زیبوٹین کی یادگار کامیابی جس کے لیے وہ گذشتہ تین سال سے بلا ناخواہ کوشان مخالف کلی طور پر کنیڈ اکی کیبو لسٹ پارٹی کے تعاون کا نتیجہ تھی۔ جس سے دو آمیوں نے اس کامیابی کے لیے اہم کردار ادا کیا تھا۔ ان کے نام فریڈریک

اور سام کا رہتے۔ اور یہ دو قسم شخص ہو دی تھے۔  
 ہر ڈنہ روز اگرچہ پولینیڈ کے شہر روز جرگ میں پیدا ہوا، مگر اس کے  
 والدین پولینیڈ میں مقیم روای باتھرے اور ہو دی تھے۔  
 سام کا ربعس کے شہر کا غائب رکوغان (KOGAN) میں پیدا ہوا،  
 اور گوہ کا کارکن تھا۔ کار اور روز نے زیوتین کے لیے بے شمار ایجنسٹ تیار  
 کئے اور ان کی بدولت زیوتین کو کئی کامیابیوں سے سرفراز کیا۔ جن میں  
 سے اہم ترین کامیابی ڈاکٹر ایڈن نن مے کی کوشش تھی۔

---

## نیویارک سے واشنگٹن تک جاسوسی جال

(راز ہری رویز کی)

۱۹۲۶ء کے آخر میں میں نے سویت یونین فیڈرل بیورو کے انتیلی جنس یونٹ  
 سے پہلی مرتبہ رابطہ قائم کیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ دفتر کے ایک کمرے میں تین اکٹی فائیلوں  
 کے اپارالگا کر پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس بیٹھ کے وگ بھی ہماری طرح اس  
 کوشش میں معروف تھے شاید نازیوں اور جاپانیوں کے متعلق کچھ معلومات حاصل ہو  
 سکیں اور روس کو ان کے چکر سے نکلا جاسکے۔ لجنہم بیورو کے اپرینگ سیکشن  
 کا فیلڈ ٹاف واٹکٹن اور نیویارک کے ملائی میں سویت جاسوسی جال کا اداڑہ  
 لگا رہے تھے۔

اکتوبر ۱۹۲۵ء میں ایڈن بیٹھ نیٹی نے ایت بی آئی (A.B.I) کے سامنے انکشاف

لیکہ وہ عرصہ سات سال سے سویت یونین کے جاسوسی کے درمیان ہر کارے کلام سراجام ذرے رہے تھے۔ ایت بی آئی رجوك واشنگٹن کے علاقے میں معروف کار تھے۔ جب اس کا سویت یونین سے لایبل قائم ہوا تو اس پر کڑائی بھاہ رکھی جانے لگی اور یہ تھے الیعنی انڈول گرموف سویت ستار تھانے کے فرست میکر طریقی۔ ایف بی آئی FBI کی ڈائریکٹر ہوفر (HOOVER) نے وائٹ ہاؤس اور جیس ڈپارٹمنٹ پر بمبارٹنٹ کی بگراس کے خلاف لگاتے گئے الزامات کی تصدیق نہ ہونے کی بنا پر صدر طرویں نے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی تاہم اس نے اس جولائی ۱۹۷۸ء کو امریکہ کی یا این امریکین افیئرز کمپنی کے سامنے اپنے اس کارنا سے کا اقرار کر دیا۔ جس کے بعد چیمبرز اور بنتلی کے درمیان عشق کی داستان کنیٹ اکی اخباروں میں جلی حروف سے منظر عام پر آئی۔ چیمبرز اور ایلز بخت بنتلی کی آپس کی گفتگو اس ڈرائے گواہ کے طور پر پیش کی گئی۔ اور اس طرح سرخ ٹکڑے ایلز بخت بنتلی ذیل و خوار ہوئی۔

جب ہماری توجہ سورج، ٹریپر اور زیبرین سے فلزی طور پر بنتلی ایلز بخت اور چیبر کے جال کی طرف یتول ہوئی تو ہمیں واشنگٹن میں ان کے جال کا اندازہ لگانے کا موقع ملا۔ ہم نے ایک ماہر جاسوس کی طرز پر ان کی جاسوسی ہم پر جب غور کیا تو پتہ چلا کہ واشنگٹن میں یہ کام بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ یہ سرطیکہ اسے صحیح طرز پر تربیت دیا جاتا۔ لیکن جاسوسی اصول کے مطابق ان کا طریقہ مواصلات اور رسائل تسلیں بالکل بھوتی ان کی خصیتی مطابقات کی جگہیں بغیر محفوظ اور ان کی مطابقات ایک مذاق اور ان کے شانے بے تمحی نظر آتے۔ اگر ان پر سورج جیسی جاپان میں سورج جیسی نگرانی اور اگر گیٹس ٹائی سی نظر آجائے تو یقیناً وہ ایک ماہ کے

اندر اندر گرفتار ہو جاتے۔

اس کے علاوہ پیٹر (PETER) اور چمپیر (CHAMBER) کا خصیہ جال سست کار آمد اور پارٹی کی خاطر کارکردگی کی ایک مثال مخدود جس نے بہت عمدہ کافقت اور معلومانی نشانات فراہم کئے۔

وی ٹیکر چمپیر ۱۹۲۵ء میں پارٹی میں شامل ہوا۔ وہ ایک الی طالب علم تھا جو کو لمبیا ٹینیورسٹی سے گرجوں ایشن نہ کر سکا تھا۔ اگرچہ وہ خود تو یہودی نہ تھا تاہم وہ مارکسزم کا مطالعہ کر کے کیونزم کا ایک مشہور اور نامور کارکن شمار ہونے لگا جو ہر وقت سرمایہ دار از نظام پر نکتہ چیتی کرتا اور سماجی انصاف کی تلاش میں سرگرد ای رہتا۔

۱۹۲۹ء تک اس نے ڈبليو ورکر (DAILY WORKER) میں چمپیر نے ایک عمدہ صحافی کی حیثیت سے لکھا۔ پارٹی سے نکال دیا گیا لیکن ۱۹۳۱ء میں دوبارہ شامل ہو گیا۔ اور بعد میں نیوماستر (NEWMASTERS) کا ایڈیٹر بننا۔

۱۹۳۲ء کے اوآخر یا ۱۹۳۳ء کے اوائل میں چمپیر سے خصیہ سروس کا کام شروع کیا۔ اس نے بغاہ پارٹی کے تمام ظاہری ناطے منقطع کر ڈالے اور پارٹی کے تمام وضدیوں سے الگ ہنگامہ ہو گیا۔

اُسے جے پیرز جس کے جعلی کئی نام تھے کے پردازی کیا گیا۔ جسے پیرز ظاہری طور پر بھی پارٹی کے لیے کام کرتا تاہم اسے نیز میں کئی ایک خفیہ ذفات بھی کھول دیکھتے۔ یہ ایک سیلانی اور بیٹا پہنچ جاسوس تھا جسے ما سکو کے لینن سکول میں تربیت دی گئی تھی۔ اس تے ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۱ء کے ہر حصے کے بعد دران امریکہ کے انزوں اور بیرون کی سفر کئے۔ پیرز ایک طرف تو مکران کا نامزدہ تھا اور دوسری طرف

امریکہ میں سویت یونین کے خفیہ دفاتر کے لیے ایک مددگار آفیسر کا کام کرتا تھا اور اس طرح اس نے تہراڑ ۵۰ ۵۰ (THREE ۵۰ ۵۰) رول ادا کیا۔ ایک طرف وہ ام بیچ میں کیوں نہ پارٹی کا رہنما اور دوسری طرف وہ کمرتاں ہیڈ کوارٹر کی طرف سے رہنما۔ تیسرا اور اس کام اُس کا یہ تھا کہ وہ پارٹی اور سویت ائمیں جنس کے درمیان رابطے کا کام سراجام دے رہا تھا۔

پیئرز (PETERS) نے چیمبرز (CHAMBERS) کو دوسرے کاموں کے علاوہ ایک بہ فرض عیسیٰ سونپنا کرو وہ واشنگٹن کے خفیہ سیل اور پارٹی میران کے درمیان مستقل رابطے کا کام کرتا رہے۔ یہ پارٹی خفیہ سیل ۱۹۴۳ء میں ایک مزدور لیڈر، سیرالٹ روئیر چد مر بلور کا بیٹا اور پارٹی کی حفاظت کے لیے ایک دیوار کی حیثیت رکھتا تھا تے قائم کیا تھا۔ اس کے علاوہ کئی اور سیل بھی قائم تھے۔ جن میں اساتھ سرکاری طاقت میں اور صحتی شامل تھے۔

اگرچہ دیگر گروپ کے میران کے پاس پائی کارڈ موجود نہ تھے تاہم وہ ایک منظم گروہ اور چندہ ادا کرتے والے مستقل میردوں میں شامل تھے اور پارٹی کے جیسوں میں خفیہ طریقے سے اسی طرح شمولیت کرنے ہیں طرح باقاعدگی سے کھلے بندوں شمولیت کی جاتی ہے۔

یہ سیل پارٹی کے لیے دو طرح سے مقید ثابت ہوتے۔ ایک طرف تو وہ حکومتی نظام میں شمولیت اختیار کر کے تیا سی بھریں ہیسا کرتے اور دوسری طرف صفتی مواد اکٹھا کر کے ماسکر روانہ کرتے۔ حالانکہ ان کا طبقہ جا سوسی طریقوں

سے بالکل مختلف اور اس طریقے کو انگلی جس نہیں کہا جاسکتا تھا۔ اور ترہی وہ سویت یونین کے تربیت یافتہ باقاعدہ جاسوسی انجمنش تھے۔

وہ سب لوگ ایک مخیر کے علاوہ کردہ مکان میں اکٹھے ہوتے، چیزیں  
سے چندہ صنول کرتا اور پیڑز کو دے دیتا۔

اس طرح پارلی کو کافی مالی مدد مل جاتی کے ساتھ ساتھ پیڑز کی وساطت  
سے کار آمد کا غذاء بھی مہیا ہو جاتے۔

اگرچہ چیزیز نے پیڑز کی وساطت سے نیو یارک میں بھی کئی ایک سویت خاتمہ  
کارکنوں سے تعارف مواصل کر لیا تھا جن میں ہر برٹ۔ ایوال الدالیش اور بل کے  
نام سرفہرست میں تاہم واشنگٹن خاتمہ سیل ۱۹۳۶ تک سویت یونین کے حلقہ مکمل  
میں نہیں آیا تھا۔

سویت یونین کی انگلی جس کوششیں امریکہ میں کبھی کجھار ضرورت کے تحت  
تھیں نہ کہ باقاعدہ طور پر مکمل جال کے اندر پھیلانی گئی تھیں۔ کیونکہ ماں کو کے لیے  
امریکہ اس وقت تک یغدری یافت شدہ مالاک کی فہرست میں شامل تھا۔ اصولی  
طور پر سویت یونین کا انشانہ صرف یہ طائفہ اور جرمی تھے امریکے فوری اور سیاسی  
اعتبار سے سویت یونین کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ اسے صرف  
امریکہ میں اپنے قومی مفاد کی خاطر ہم خیال یہودی لا بی کی ضرورت تھی جس کے لیے  
وہ کوشال رہا۔ ان دونوں سویت انگلی جس صرف اس تلاش میں اور کوشش  
میں تھے کہ امریکہ میں کون سا ایسا کام شروع کیا جائے جو سویت یونین کے لیے  
معینہ ثابت ہو سکے۔

۱۹۳۴ءیں پیرز نے واشنگٹن سے حاصل کردہ کاغذات گرو کے  
ہاتھوں فروخت کرنے کا پروگرام بنایا۔ یونیکہ اس وقت چینبر کو علم ہوا کہ اس  
کے تعلقات گرو سے ہیں نہ کہ این کے ویڈی (N K V D) افغان سے چنا چکا  
اس نے رقم طلب کی جس گرو آفیسر نے مذکور طلب کئے۔ مذکور دیجئے کے  
بعد اس نے سودے سے انکار کر دیا، اور کاغذات والیں لوٹادیئے۔

۱۹۳۶ءیں دوبارہ ”گرو“ R G کا ایک اور آفیسر منظر عام پر آیا جس  
کا نام کرمل بوس ہائی کوف تھا اور پیرز نے اس کے ساتھ لین دین کیا۔  
کرمل ہائی کوف نے دیر گروپ کا تھغ قبول کرتے ہوئے دیر گروپ  
کے ہمراں سے ذاتی طور پر ملاقات کی خواہش کا اٹھا کریا، اور کہا کہ ان تکو  
”گرو“ R G کے پے روپیں داخل کر دیا جائے۔ چینبر نے اس تجویز پر  
انکار کیا اور کہا کہ یہ کاغذات انہوں نے بیاسی اصول کے خلاف ہیلائے ہیں۔  
ہائی کوف نےاتفاق کیا اور اس نے اپنے نئے چار اچھنوں کو جمara کے  
بنے چار کمبل تھفے کے طور پر دیتے۔

اگرچہ پارٹی کی طاقت سے جمع شدہ اطلاعات کے جی بی KGB یا گرو R G کو  
با آسانی پہنچانی جا سکتی تھیں۔ لیکن پھر بھی دوسری عالمی جنگ سے پہلے اور بعد سے  
لے کر آج تک سویت یونین کی ہی پالیسی ہے کہ مطلوبہ اطلاعات صرف متعدد کیس  
آفیسر کی وساطت سے ہی وصول کی جائیں اور ہائی کوف وہاں مخفی اس مقصد  
کے لئے ہی آیا تھا تاکہ پارٹی کا طلاق ایک سویت جاسوسی ادارہ بن چکا ہو گا۔ چینبر  
نے اب ماسکو سے پیغام وصول کرنے اور صحیبے کے لیے رابطہ قائم کر دیا۔

بانی کوف کے انچارج بن جانتے کے بعد نئے اینٹنیوں کی فراہم کردہ دستاویزات اور اطلاعات جن کی رسائل و ترسیل کا سلسہ پہلے بالکل انکل پھجو اور ہیونڈا تھا۔ اب صحیح جاسوسی طرز پر آگیا اور بہت عدہ کام شروع ہو گیا۔ اور ماسکو کو امریکہ کی صرف سیاسی صورت حال کے علاوہ کسی بات میں دلچسپی نہ تھی۔ لیکن جرمن اور جاپان کی دھمکی آئتے کے ساتھ ہی اسے فوجی صنعت اور قوت کا احساس ہوا۔ چنانچہ اپنی فوجی وقت اور صنعت کو ترقی دیتے کے لیے اب اُس نے دلچسپی لیتا شروع کی نیزیری کام پیش کی وساطت سے دو سال تک جاری رہا۔ البتہ چیزیں کے مخترف ہوتے ہی ۱۹۳۸ء میں ساما معاملہ درمیں برہم ہو گیا۔ اور کام رک گیا۔ اسی سال ایزن بخت نبلی نے پارٹی کی ممبر شپ سے خارج ہو کر جاسوسی کام شروع کر دیا اور ایک خفیہ ٹیم کے ساتھ شامل ہو گئی۔

ایزن بخت نبلی "وسار" کی لیے روزگار گر جوایٹ تھی اور بڑی محنتی تھی۔ اس نے خصیر کام میں پالٹی کو نیویارک میں واقع اٹلی کی انعامیں لائے بری سے اشتہارات اور اطلاعات روشن کر دیں تو لائے بری میں ان دونوں وہ سیکرٹری کی حیثیت سے کام کر رہی تھی۔ اہنی دونوں اس کی ٹیم سے ملاقات ہو گئی "MMI"۔ ٹیم نے اُسے پارٹی سے الگ ہو کر خفیہ کام کرنے کا مشورہ دیا۔ اور اسے سارے طریقے کا سمجھا جاتے۔

ٹیم "MMI" کا اصل نام جیکب گلوز تھا تو دوں کے شہر ریزن میں پیدا ہوا۔ وہ پارٹی کے بانیوں میں شمار ہوتا تھا اور ایک ایڈیٹر کی حیثیت سے جانا جاتا تھا۔ یوکرین کے ایک یہودی نے اُسے قیدی کردا کہ ملک بدر

کروادیلہ اور وہ چین اور چاپان کے راستے امریکہ میں اپنے خاندان سے جا لد  
وہ کولمبیا کے میڈیکل سکول میں داخل ہو گیا اور بعد میں سویت یونین میں القابی  
کام کے لیے آیا۔ سائبیریا کی کان میں کٹلے کا فریم مقرر ہوا اور اندر ورنی  
ملک سیکورٹی سروس میں بھی شمولیت افتخار کر لی۔

اب جیکب گولوس (ڈٹی) نے کیونٹ قرم کے سربراہ کی حیثت سے  
دنیا کے دورے پر سفر کا پروگرام بنایا۔ اور نیویارک میں تھرا کردار ادا کیا۔ ایک  
وہ پارٹی کے سترول کترول کیشن کا میر درستی طرف پارٹی کی خصیہ تنظیم کا  
سربراہ اور تیسرے کے جی بی GAK کا رابطہ اور مددگار اس حیثت میں گولوس  
نے سب سے پہلے ذری طور پر بھلی کو خصیہ کام کے لیے ایک مناسب کارکن  
کے ہمراہ لگایا۔ وہ پارٹی کے کنٹراؤ سے آتے ہوئے ہمزاں کی میربانی کرتی،  
اور ساتھ اخبار کے دفاتر میں جا کر اس کے لیے مفید مواد مہیا کرتی اس  
کے علاوہ پارٹی کے لیے فائدہ مند دستاویزات بھی اٹھی کرتی۔ وہ گولوس  
اور ایجنٹوں کے درمیانی رابطے کا کام بھی سرانجام دیتی۔ اُس نے گولوس کے لیے  
ایک انجینئر سے دستاویزات وصول کیں جو پارٹی کے لیے بڑی پیش قیمت تھیں۔  
یہ انجینئر انسٹی ٹیوٹ آف پیغک ریلیش واشنگٹن کے (سیکرٹ) خفیہ سیل  
میں کام کرتا تھا۔ حالانکہ یہ دستاویزات گولوس یا کے جی بی کو برآہ راست بھی  
دی جاسکتی تھیں۔ مگر یہ بات وصول کرنے کے خلاف تھی۔

۱۹۴۱ء میں سویت یونین پر جمن محلے کے بعد سویت یونین کی کے جی بی کو  
امریکہ کی پالیسی اور اس کے سویت یونین کے ساتھ تعلقات کے متعلق بڑی

نکر لاحق ہوئی جس پر گولوس کو ہدایت کی گئی کہ وہ واشنگٹن کے اندر لوئی حلقوں تک رسائی پیدا کرے۔ جولاٹی میں گولوس نے واشنگٹن کے پارٹی ہیڈ کوارٹر کے ایک لیڈر کے ساتھ ملاقات کی جو پاسٹ کے خفیہ سیل سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اس کی پارٹی میں ایسے میران شامل تھے جو امریکی حکومت کے بڑے اہم ملکوں میں مامور تھے۔ بنٹلی سرخ ملکہ کا یہی شخصی جال تھا۔ اس نے بھی چینز کی طرح (ڈبل روول) دو ہر چال چلی اور واشنگٹن میں بار بار آنے جانے کا اسے یہی ایک فائدہ ہوا۔ وہ پارٹی کا چندہ اکٹھا کرتی اور دستاویزات کے ساتھ گولوس کے خواہے کرتی۔

۱۹۲۳ء کے موسم گرمائیک اس نے تقریباً چالیس فلموں کے روول پر، پندرہ روٹ کے بعد بنٹلی کے پاس نیویارک میں پہنچ جانتے ہوئے اس کے اپنے ایجنت ہیا کرتے۔

مارچ ۱۹۲۴ء میں ایمروٹھ بنٹلی نے دار پر ڈکٹشن بورڈ میں چارچ سنھا۔ اس بورڈ کا کام صرف جنگی معاملات اوزار اور اس کے متعلق صنعت کو فردوں دینے سے تھا۔

”کے جی بی“ GJB نے اکثر و بیشتر گولوس پر زور دیا کہ واشنگٹن کے فرائیچ جاسوسی مواصلات کی ذمہ داری برآہ راست اس کے خواہے کردی جائے مگر گولوس نے ہر آن صاف انکھا کر دیا۔ گولوس ۱۹۲۳ء میں مر گیا۔ اس کی موت کے بعد سویت کے خفیہ مشن کی ذمہ داری اس سیل کے ایک لیڈر کو سویت دی گئی سرخ ملکہ بنٹلی اس نے آدمی سے ملی جسے ماں کو سے محقق اس لیے روانہ کیا گیا تھا کہ

وہ اس خفیہ مشن کو برداشت ماسکو سے ملا دے اور اس شخص نے غیر ضروری ذراائع کو منقطع کر کے ہر مقید ایجنت کو الگ کیس افسران کے جی بی کے ساتھ منسلک کرنے کا منصوبہ تیار کیا۔ لیں یہی بات بتلی کوناگوار گز ری اور اس نے ۱۹۷۵ء میں اس مشن سے الگ ہو کر سخت ہو گئی۔

یہ نیا شخص جس کا فرضی نام آل 'A' اور اصل نام اناکول گریموف تھا بڑا عقلمند اور چالاک تھا۔ اس نے بتلی کو "جی بی" G.B.C کے پروگرام سے آگاہ کر کے ڈرایا کر کے جی بی کا کام اس قدر خطرناک ہے کہ قدم قدم پر گھڑے اور خار نظر آتے ہیں اور تمہارے گلوس کے ساتھ تعلقات پورے پروگرام کو سبتوڑا کر سکتے ہیں۔ اس لیے تم اس سے ملتا جلنا چھوڑ دو۔

اس طرح خواہ دیر سے ہی کے جی بی واشنگٹن میں پھیلائے ہوئے اپنے جاسوسی جال کو محفوظ رکنے میں کامیاب ہو گئی۔ اور اسے جدید خطوط پر استوار کر لیا۔ کام مکمل کرنے کے لیے بہت تھوڑا وقت رہ گیا تھا کیونکہ بتلی الیف بلائی ای. ب. اے کے کھڑے میں پہنچ چکی تھی، اور اسی سال اگست کے ہفتے میں اسے نیو یون آفنس کے چیوری کے ساتھ جو ابدہ ہوتا تھا۔

گریموف یا اس کے پروکاروں کے متعلق یہ تو معلوم تھا ہو سکا کہ انہوں نے گلوس کے کام کو کس طرح پورا کیا۔ تاہم یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ بتلی نے گذشتہ سات برس ہر کارے کی حیثیت سے پارٹی کے زیر سایہ اس ہم کو برداشت کا یا بھی سے سرانجام دیا حالانکہ یہ ہم کے جی بی نہیں چلا رہی تھی۔ بتلی اور چیمبرز سے کام کے ذمہت کی وجہ سے جواب طلبی نہیں کی گئی تھی۔ بلکہ

داشٹن میں کام کرتے والے تمام لوگوں کے متعلق دریافت کیا گیا تھا کہ کون کیسا ہے۔ روپیوں کے یہی سوالات ان دونوں کو ناگوار گز رئے۔ پھر چیز تے درج ذیل لوگوں کا اکٹھاف کیا۔

(۱) الگرہیں (عدم A L G E R) ویسر گروپ کا ممبر اور اقوام متعدد میں امریکی کارکن اور نمائندہ تھا۔

(۲) ہیری ڈیکسٹر واٹ (HARRY DEXTER WHITE) خزانے کا اسٹٹٹ سیکرٹری اور ۱۹۶۴ء سے بین الاقوامی دولت فہرست کا ڈائسریکٹر اور (۳) جولیان ولیٹ (JULIAN WADLEIGH) امریکی کے بخاری محاذوں کے شعبے میں کام کرتا تھا۔

بتلی نے وائٹ کے علاوہ دیکھ کر کئی لوگوں کے نام گتواد بینے جن میں کیوڑی جو صدر امریکہ روز دولت کا سیکرٹری تھا، اور اس کے علاوہ اور کئی لوگ، الگرہیں اور چیز کے تعلقات میں اختلافات رائے آج بھی موجود ہے کیا وہ ان حالات میں بھی جاسوسی دنیا کا مجرم کہلاتا ہے۔

یہ سے خیال کے مطابق ایک دوسرا جاسوس جس کا کام کسی معاملے کی حقیقت جانتا ہے۔ بلکہ وہ محقق کسی معاملے کی اہمیت کو دیکھتا ہے اس کے متعلق مشکوک ہوتے کا الزام غلط ہے۔ بلکہ اس کے خلاف پیش کردہ گھایاں اور ایف بی آئی کی فائلوں سے حاصل شدہ دستاویزات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چیز تے پارٹی کے لیے تمام دستاویزات فراہم کی تھیں۔ خواہ وہ اس کے (پارٹی) کے فائدے کے لیے تھیں یا نہیں۔ یہ اندازہ لگاتا کہ وہ

۹۲

وہ دستاویزات یا اطلاعات ماسکور روانہ کرنی مقرری تھیں۔ یہ اس کام نہیں بلکہ متعلق کیس آفیسر کا کام تھا۔ اور حقیقت کو پہنچنے کے لیے کام منسینس سے کام لینا پڑتا ہے۔

جاسوسی کی دنیا میں بیس (دکم اہل) کی سازش میں پیش کردہ گواہی کا ذرا  
محض اس وجہ سے قائم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ چیمبرز ایک ہبہ نہار اور جدت پرستی  
شخص تھا اور اس کی ٹائپ مشین میں کی ٹائپ مشین سے متی میتی رسم الخط والی تھی  
ہس نے چیمبرز کی دراز سے مانیک و فلمیں چوری کی تھیں اور سینٹ ڈیپارٹمنٹ  
سے ہس کی میز سے چڑائے گئے کاغذات پیش کئے گئے تھے۔ ان تمام واقعات  
سے اندازہ لگایا جھکل ہیں کہ ”المگر ہس“ کو ال بنایا گا تھا۔

”ہس“ کی بے گناہی کے لئے پیش کردہ بے شمار دستاویزی ثبوت  
اور گزشتہ تیس برس کی تاریخ میں پیش آنے والے واقعات کا ایفت بی آئی۔  
اوکیس ایس سی آئی اسے۔ یا کے جو بی کے آپس میں سازش کھو جوڑ  
یہ سب اس کی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے کافی تھے۔

چیمبرز اور عبلی نے جس فتح کے جاسوس تیاس کے لئے ان  
میں زیادہ تر نیکو نہیں لوگ۔ خفیہ کھوںکھٹ۔ ہم خیال۔ ہمدرد  
کیرونسون نے گز خڑہ تیس برسوں میں اس تاثر کو اس قدر گرمی بخشی  
کہ جنگ کے دورانی داشتگان شر روسی جاسوسوں سے کھچا پکھ  
چھیر گیا اور یہ سب جاسوس امریکی مفاد کے غلاف روں کے لئے  
کام کرتے تھے۔ اور اس تاثر کو سیاسی لوگوں۔ رہی پہلکن۔  
کنٹرول ڈیٹا اور پلیسی ور لوگوں کے علاوہ کیرونسٹ دشمن لوگوں اور

منظیموں نے بڑی کاموں سے ابھارا۔ ۴۶

ان تمام خفیدہ دستاویزات کی ماسکو کے نزدیک کیا قیمت تھی۔ اگر ان غنویوں کا تجزیہ کیا جائے تو جیپیسیز کے جاسوسی مشق نے جو پچھو حاصل کیا اس کی ذرا بھر بھی پچھو قیمت نہیں لگائی جا سکتی تھی۔ اس کے بعد نیشنل کے وسائل قدر سے قیمتی تھے۔

38 - 1936ء کے دوران ماسکو کو تو فقط جاپان اور جرمنی کی فوجی قوت کی نکد لاحقی تھی۔ بانی کوت کے انفاظ میں یوں کہیے کہ ”ہم کو اس وقت ہر اس چیز کی ضرورت ہے جس سے ایسا کام اور اسلحہ تیار کیا جاسکے۔ جیسا کہ جرمن اور جاپانی ہمارے خلاف جنگ میں استعمال کرتے ہیں۔ تو یہ میں سورج نے جو پچھو کام کیا اس سے متعلق ہم کی دستاویزات میں کوئی ثبوت موجود نہ تھا۔ البتہ دائرہ اور ویڈیو نے ٹریڈ ایکٹریٹ سیکیشن سے جو کچھ مہیا کیا اس سے جرمن اور جاپان کے ارادوں کا اندازہ لگانے میں ماسکو کو بڑی مدد ملی جس کے بل بوتے پر ماسکو اپنی معاشیات کو بڑھانے اور جنگی قوت کو پھیلانے کے قابل ہو گیا۔ نیز اس کی فوجی صنعت اور قوت کو بڑی مدد ملی۔

جنگ کے دوران نیشنل کے حاصل کردہ وسائل مخصوصیت کے حامل تھے۔ ایک مرتبہ دورانِ جنگ ماسکو کی خواہشات اور ضروریات نے طوفانی لمبڑی کی طرح ابھرنا شروع کیا۔ انہیں امریکہ کی فوجی قوت معلوم کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی جاننا ضروری تھا کہ

ان کی اسلامی سازی کی صفتی پیداوار کی مقدار کمی اور کس قدر ہے۔ اس کے علاوہ سو سیت یونین کے متعلق امریکی حکماں کے سیاسی رجامات نیز بیرونی جنگوں اور امریکہ کی برطانیہ نیز مشرقی یورپ کی جلاوطن حکومت کے ساتھ مذاکرات کی نوجیت جانتا انتقامی فروضی سمجھا جانے لگا اور دوبارہ سو سیت جاسوس ایجنسٹ اسی دروازی مصروف کار ہو گئے۔ اور اپنے مقاہد کے حصول کی خاطر برطانوی سفارت خانہ کے افسران واشنگٹن میں ایک ایک برطانوی اشیلی جنیں افسر لندن میں جن میں سے ٹبلی کو اس وقت نظر انداز کیا جا رہا تھا۔ کیونکہ اس کی وقعت سو سیت یونین کی نظر میں کچھ زیادتی۔

شاید ما سکو کو مہیل کئے جانے والے کاغذات اور دستاویزات میں سے سب سے کم تعداد ایسی دستاویزات کی بحثی جن کا متعلق راڈار اور بم کے متعلق تھا۔ حالانکہ اسلامی جدید تکنیک کی دستاویزات کی رو سے کو سب سے زیادہ اشد ضرورت تھی۔

تاہم جو کچھ بھی مہیا کیا گیا بڑی سستی قیمت میں امریکہ کی کمیونٹ پارٹی کے کارکنوں نے بڑی آسانی سے چند گھنٹوں میں یہ سب دستاویزات اور اطلاعات مہیا کر لیں۔ خواہ وہ کتنی بڑی قیمت کی بھیں۔ ایک سو سیت کیس آفیسر کے لئے چند ساعتوں میں یہ سب کچھ مانسل کر لینا کچھ مشکل نہیں تھا۔

ان درزوں جاسوسی جاگوں کے متعلق بیان کرتے ہوئے میں

نے سودیت جاسوسوں اور کیپوئٹ پارٹی کے جاسوسی ہموں کے درمیان واضح فرق بیان کر دیا ہے۔

اس طرح الفاظ کے چکر کو دھاadt علی گئی اور واضح فرق فی ہر ہو گیا۔ کیونکہ بلڈنگ میں ہمارے لئے اس بات کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ کے جو بی پاگر دکے کارکنوں نے کوئی دستادیزات یا اطلاعات اکھٹی کی ہیں۔ بلکہ اہمیت اس بات کی تھی کہ سودیت اٹھی جیسی ادارے امریکہ میں کس طرز پر چل رہے ہیں اور کس قدر محفوظ یا غیر محفوظ نہیں تھام تحریر کار پارٹی کارکن خفیہ ہمات میں مشغول نظر آ رہے تھے مگر بہت غیر محفوظ طریقے اور ان میں زیادہ تر کارکن نا تحریر کار اور غیر تربیت یافتہ تھے جو غیر منظم طریقے سے مصروف کار تھے۔ لہذا کسی لمجھ بھی بنگامی کا باعث بن سکتے تھے۔ کیونکہ یہ کارکن ان تمام قوانین کی خلاف درزی کرتے نظر آ رہے تھے جن پر عمل کرنے کے لئے سیکرٹ سروس مکاروں میں بڑی شدت سے محنت کرو اکر سکھائے جاتے ہیں۔

چیہرہ کی خفیدہ مہم آغاز سے ہی ناکام ہو چکی تھی۔ کیونکہ اس نے اپنے دستوں کے ساتھ کھلے بندوں مٹا جلبنا شروع کر دیا تھا۔ حتیٰ کہ اپنے جاسوس مشن کے متعلق اس نے کوئی راز بلاذ نہ رہنے دیا۔ یہی بات اس کی ناکامی کا باعث بنی۔

تاہم بیشکار کا کام اس کم غیر محفوظ تھا۔ کیونکہ داشتگان میں اس نے سب سے دستی بجا اٹھا کیا اور ان سے اپنے کام میں بڑی مختاط رہی تھا۔ نوجوان ہونے اور پارٹی ممبران میں غیر معروف ہونے کے باعث

اس نے اپنے خفیہ مشن کو اپنے پاس گردوں کے ساتھ بڑی جانشناختی سے بھایا۔ کیونکہ جہاں کہیں اس پر شکر گز رتا۔ وہ بذباقی کیفیت طاری کر کے دوسروں کو انداھا کر لیتی اور خود پنج نکلتی۔ یہ اس کی جوانی کا جادو تھا وہ داشٹن میں امریکی لوگوں سے ان کے گھروں دفتروں یا کلبوں میں جا ملتی۔ اس طرح اس کے تعلقات و سینئ تر ہوتے چلتے ہیں۔ اور اپنی فراہمیت سے خوب فائدہ اٹھا کر سو ویسی یہ میں کی فرمات کی۔

---

## ۹۲

# اسکم بھم کا راز

امریکیے کے خفیہ راز چرانے پر لوگوں میں شکوہ اور میں اس قدر شور بس پا ہوا جتنا کہ اسکم بھم کے گزرئے جانے پر بھی برپا نہ ہوا۔ گذشتہ دو برس میں جب جولیس اور ایکل روڈنبرگ کو جاسوسی کے جرم میں گرفتار کر کے ان سے اس جرم کی تفتیش کے سلسلے میں جب انی سے پوچھ گئے شروع ہوئی تو اس وقت جاسوسی کو جرم نہیں سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ جرم یہ تھا کہ انہوں نے خفیہ راز دوسرا رے ٹک کو کیوں فراہم کئے۔ اس پر بڑی حیرت انگریز شہر خیوبی میں ان کی جاسوسی نہیں کی کافی منظر عام پڑا۔

جولیس اور ایکل روڈنبرگ ۱۶ جولائی شکوہ اور کو گرفتار ہوئے۔ ان پر ۴ مارچ شکوہ اور کو نیو یارک میں جاسوسی کا اڑہ کھونے کا الزام تھا۔ سو ویت یینیں کے ساتھ یہ سرد جنگ اس وقت سے مردوع ہوئی جب ان کو سلوکیہ اور برلن کو شکوہ میں روس نے ہٹرپ کیا۔ جنگ کے شکلے مشرقی ساحل پر عبور کر رہے تھے، اور لکیونسٹ خلکاری کتوں کی طرح ہر وقت خلکاری کی تلاش میں صرگردان تھے۔ سرخ لوگ چربات کی رو میں پہر رہے تھے۔ اوہ رواخنگلٹن میں روڈنبرگ کے مستحقی نوک جھونک کا سلسہ متردوع تھا کیونکہ اس نے سو ویت انگلی جنگیں کو اسکم بھم کے متعلقی دستاویزات اور ملکی کاروباری جنگ کے دوران ہی دیدی

مختیٰ۔ اس لئے امریکیہ میں روسی جاسوسی سٹھنکنڈے سے امریکی عوام اور حکومت کے لئے سخت تشویش کا باعث بننے ہوئے تھے۔ امریکیہ کو فارجی ملکتہ چینی کی اتنی نکراحت نہ مختیٰ جس قدر کہ اندر واقع طور پر امریکی عوام کا نشانہ بننے ہوئے تھے۔ اسی سیاسی کشمکش کی وجہ سے امریکی حکومت لرزائی مختیٰ۔

۱۹۴۳ء کے اوآخر میں روزنبرگ جو عرصہ دراز سے پارٹی کا ممبر بنا ہوا تھا۔ پارٹی سے ظاہری طور پر الگ ہو کر سوویت انیٹیویٹ جنیس کا کارکن بن گیا۔ واقعات اور ستاؤ اپنے طبقے ہیں کہ وہ کل دقتی طور پر کے جو بی GEB کے ایک کیس آفیسر کا ایجنسٹ بن چکا تھا۔ اور پاکولیٹ کے نام سے نیویارک میں سوویت سفارتخانے کے زیر سایہ جاسوسی جال پھیلا دیا۔ اب اس نے پارٹی سے ہر طرح کے تعلقات منقطع کر لئے تھے۔ اور پارٹی کا اب نہ تو کوئی خفیہ حکمر موجو دنگا، اور نہ ہی کوئی میٹنگ ہوتی تھی۔ اب روزنبرگ یک سوئی سے خفیہ دستاویزات مہیا کرنے لگا اور سوویت یونین کے لئے جاسوسی ایجنسٹ تربیت کرنے مشروع کر دیئے۔ حالانکہ پاکولیٹ (روزنبرگ) بانیِ کوفت کی نسبت بہت لائق اور پیشہ درکار کن تھا۔ مگر اس نے ایک انتہائی شدید غلطی کا ارتکاب کیا اور ناکام ہو گیا۔ جب اس نے اپنے خفیہ مشن کو پرے میں نہ رہنے دیا۔ یہی بات اس کی تباہی کا باعث بنی۔

روزنبرگ سے اس بات کی تفصیل کی جا رہی مختیٰ کہ اس نے

ایک ایسے آدمی کو اپنا جاسوس ایجنت کیوں بنایا جو لاس الاس کے ایسی ریسرچ ادارے میں مشین پر کام کرتا تھا۔ اس کا نام دلیور گرین گلاس اور وہ ایکل کا بھائی تھا۔ اور اس سے اس نے ایم برم کے متعلق تمام معلومات حاصل کی تھیں۔ گرین گلاس پر سب سے بڑا الزام یہ لگایا گیا تھا کہ اس نے ایم برم کے متعلق حاصل کردہ دستاویزات اپنے سالے کی وساحت سے رو سی جاسوسوں کے حوالے کیوں کی۔ کیونکہ وہ تو سودبیت انٹلی جنپس کا ہر کارہ تھا۔ ہر ہی کو لڈنیو یارک میں عرصہ دراز سے یہ کام سرا بجام دے رہا تھا۔ یہ تمام گواہیاں اور ناقابل تردید ثبوت روزنبرگ کے خلاف گرین گلاس اور اس کی بیوی نے حکومت کو ہمیا کئے تھے۔

روزنبرگ نہ صرف ایک رو سی ایجنت اور جاسوسی ہر کاروں تھا۔ بلکہ وہ ایک با اختیار ایسا جاسوس تھا جو اپنے کیس آفیسر کے لئے نئے جاسوسی ایجنت تربیت دیتے ہیں۔ اور اس نے زیادہ تر ایسے لوگوں کو جاسوسی ایجنت کی حیثیت سے تربیت دی جو اس کے اپنے قریبی رشتہ دار تھے اور با اعتماد دوست بھی۔ اور اس ساری کاوش میں اس کی بیوی کی محنت کو بڑا دفل تھا۔

۱۹۴۳ء میں گرین گلاس (David Greenglass) د

کو اس کے سالے نے مینہاٹن پر وجہت اوک سچ میں مشین میں کی حیثیت سے متعین کیا اور بعد ازاں اگست ۱۹۴۵ء میں اسے فیور میکسیکو کے شر لاس الاموس میں برم بنانے کے سیکھن میں متعین کر دیا۔

گرین گلاس کے بیان کے مطابق روز بزرگ نے فونبرمن گرین گلاس کی بیوی کی دساطت سے اسے ایک پیغام بھیجا جس میں گرین گلاس سے روز بزرگ نے دسیافت کیا کہ رٹھ (RUTH) نے لاس الاموس کے بم پروجیکٹ کی دستاویزات روپ رو ان کرنے کے لئے مانگی ہیں جس پر اس نے خود کرتے ہوئے سوچا کہ اگر دس کو یہ دستاویزات مل جائیں تو فوجی قوت کا توازن برآ برہنسے کی وجہ سے دس اور امریکی دوفنی ایٹھی قوت بن جائیں گے اور جنگ کا حظہ مل جائے گا۔ لہذا ہمیشہ کے لئے دنیا میں امن رہے گا۔ لہذا اس نے گرین گلاس کی اس بحثیت کے ساتھ فوراًاتفاق کرتے ہوئے وہ دستاویزات اس کی بیوی کے حوالے کر دیں اور اس طرح روز بزرگ سودیت یونین کو ایٹھی قوت بنانے میں مددگار لوگوں کی صفت میں شامل ہو گیا۔

وکلاء کی یکم جبوري کو جب گرین گلاس نیویارک آیا تو اس کو روز بزرگ نے ایتم بم کونا کارہ کرنے کا مکمل پلان لینسٹر مولڈ ("Molard Linstor") دیا جو اس نے ایک ہر کار سے کے ذریعے ماسک رو ان کر دیا۔

۱۹۴۷ء میں ہی یاکوف لیٹ نے اپنے ایک ہر کار سے کو ابوترقی میں روز بزرگ سے ملاقات کے لئے بھیجا۔ اس ہر کار سے کا نام ہری گولڈ اور بٹا پاناما بھیجا ہوا جاسوس تھا۔ وہ سو نظر لینڈ کا باشندہ اور ہر صدر از سے سودیت یونین کے لئے فوجی ٹینکا لوگی حاصل کرنے پر مأمور تھا۔ وہ پیشے کے لمحات سے ایک کیسٹ (کیمیا دان) تھا۔

حالاً کہ وہ کیون سٹ نہیں تھا۔ جاسوسی اس نے پیشے کے طور پر اپنارکھی بھتی، ترقیات ہونے کے بعد وہ جیل میں چل گئا۔

گولڈ یا کولیفت (جس کا اصل نام جوہن تھا) سے مارچ ۱۹۴۷ء میں پہلی بار ملا تھا۔ اس وقت سے دو سال بعد تک جاسوس ہر کام کرتا دیتا اور اس کا اصل کام فنا کٹر کلا ذہش سے روزانہ ملاقات تھا اور اس سے ٹیکنا لو جی کے متعلق دستاویزات خفیہ طور پر حاصل کر کے ماسکو رو ان کرتا تھا۔

لیکن جب امریکی صدر ٹرومن نے شامن کو بتایا کہ اس کے پاس ایک بلا طاقت درخیلہ جنگی ہتھیار ہے تو شامن کو اس پر فرا بھی پریشانی نہ ہوئی کیونکہ سو دیتے یومنیں اس وقت ایسی قوت بن چکا تھا۔



میں کسی بچے کو تربیت دی جائے۔ ۱۹۳۱ء میں جب میں نیز میں کا رجع  
میں تھا۔ اس کے بعد چار سال تک میں ایک غیر شور سانیا نیا سیاستدان  
تھا۔ تاہم اس نے اس عرصہ کے دوران کسی شخص کو اتنا اندھہ نہ دیکھا۔  
جتنے کہ کیون نہ سٹھت تھے۔ پشکر کے شریہ بہرگ میں بھی ۳۶۔ ۱۹۳۵ء تک  
میرے سیاسی تصورات اتنے وسیع نہ رکھتے۔ سو ائے اس کے کہ بل آف  
رائٹس کے متعلق انھوڑی سی معلومات تھیں۔ جزیرہ نما جور کا میں دو ماہ  
گزارتے وقت جیسے میں نے ایک ماہ پہلے ہی چھوڑ دیا تھا۔ اسی وقت  
سین میں سول وار مژدوع ہو گئی۔ غیر سیاسی حالات پر نکھنے پڑھتے ہوئے  
تاک کو شتش کر رہا تھا کہ یورپ میں گذشتہ حالات کا وجہ میرے  
سر سے اتر جائے۔

میرا گزر ایک فوجی ہوانی جہازوں کے ریکروٹوں پر ہوا۔  
جن کو اس جنگ کے لئے تیار کیا جا رہا تھا اور ان کا انسٹرکٹر ان سے  
سوال کر رہا تھا کہ ”تم یہاں کیوں آئے ہو؟“ جواب دیا کیونکہ ہٹلر  
اور جاپانیوں نے ہم پر جنگ مسلط کر دی ہے۔ ان کے اس  
جواب سے مجھ پر رقت طاری ہو گئی۔ میں چونکہ شوری طور پر  
سیاسی ذہن رکھتا تھا۔ اس لئے اس جذبائیت کی تھے تاک پہنچنے کے لئے  
کیونکہ مطالعہ مژدوع کیا۔ جب میں نے اس کے بنیادی افکاروں کا  
مطالعہ کیا تو خود بھی بذباقی ہو گیا۔ تب میرے دل میں آیا اور میں نے  
سوچا کہ جہاں اس جیسے سینکڑوں نظر پر اور سوچ ہوں گے<sup>۱</sup>  
قوامیکہ اس (کولڈ ولدار) سرد جنگ کو گرم پیش میں بد لئے کے

## کیونٹ جاسوس

کیوروم (Room Que) میں بیٹھے جنگ سے متعلقہ ریکارڈ اور ہر یہ کے معالعہ سے بچے جس بات نے منتشر کیا وہ کیونٹوں کا جذبہ قربانی تھا۔ یہ سب کیونٹ لوگ جن میں مرد اور عورتیں شامل تھے خود کو سب نے کیونزم کے جذبہ کے تحت جاسوسی کے لئے اپنی زندگی کو بے داش و قوت کر رکھا تھا۔

یورپ کی طرح امریکہ میں بھی کیونٹ لوگ ہندر کے خلاف اپیل کی تکمیل کے لئے کیونٹوں کی تمام تر کاوشیں شاب پر تھیں کیونٹوں کے خلاف ہندر کی بڑھتی ہوئی یورش کے خلاف سوویت حکمرانوں نے سیاسی طور پر اپیل کی کہ یہ جنگ کیونزم کے خلاف ہے جس کی وجہ سے پہلے، فرانس المفرن دیگر یورپی ممالک کے علاوہ تمام کیونٹ بین الاقوامی سطح پر نیز امریکہ میں بھی پارٹی جذبہ کے تحت ہندر کے خلاف یورش میں شامل ہو گئے۔ تاکہ مارکزم کے خلاف ایکٹنے والی ہر آواز کو دبادیا جائے اور ہر گروہ کو کاٹ دیا جائے۔ اسی جذبہ کے تحت ظاہری طور پر بھی اور خفیہ طور سرگرم کوششیں شروع ہو گئیں۔

مجھے اس سیاسی صورت حال سے اس وقت زندگی اس قدر منتشر ہوئے کبھی بھی دیکھنے میں نہ آئی۔ بالکل ایسے جیسے کسی سکول

لئے کبھی نہ تیار ہو۔ تب سورج اور ٹریپر کی عرضت میری نظروں میں  
دو بالا ہو گئی۔

آن تمام مردوں اور عورتوں کو مارکسزم کی تعلیمات پر بڑا  
یقین تھا۔ اسی وجہ سے کیوں کسٹ پارٹی کے فابر بن گئے اور سوویٹ  
انٹلی جنیں کے بے لوث کارکن بن کر سرگرم عمل ہو گئے۔ یوں انہوں  
نے سوویت فوج میں خود کو بھرپری کے لئے پیش کیا۔ ادھر سوویت  
یونین ایسی قوت بن گیا۔ یہ سب اسی جذبہ کی بدولت تھا کہ اب  
سوویت یونین نہ صرف کمی مسلم حاکم بلکہ کمی یورپی حاکم پر بھی قابض  
ہو گیا اور پوری دنیا میں دہشت پھیل گئی۔

## متناورت اور رومانس (sex and the single women)

کے جی بی "KGB" جہاں دوسرے ہتھانڈے استعمال  
کرتی ہے وہاں کسی ملک کے راز پورانے اور اہم خفیہ دستاویزات  
حاصل کرنے کے لئے "عشق" "Sex" کو جھی ایک بڑے جربے  
کے طور پر کام میں لاتی ہے۔ اس کے خیال میں یہ کوئی کھیل نہیں بلکہ  
اس کے کام کا ایک حصہ اور فرض ہے۔ حقیقت کے جی بی "KGB"  
کے ہمیڈ کوارٹروں اور خفیہ تعلیمی اداروں میں اس معنوں کو خفیہ اہمیت  
حاصل ہے۔

سیکس (یعنی جعلی عشق) بھی "کے جی بی" کا جیسا کہ اوپر  
ذکر کیا گیا ہے ایک اہم جربہ ہے۔ اس جربے کے تحت نہ صرف

ماں کو میں ملکی اور غیر ملکی مردوں کو جکڑا جاتا ہے۔ بلکہ بیرون ممالک عورتوں کو محیی شکار کر کے ان کی وساحت سے اہم مقاصد حاصل کئے جلتے ہیں۔ اس حربے کا مقصد مردوں اور عورتوں کو نسوانیت کے ذریعے بدلیں کرنا ہوتا ہے۔ اور ور غلا کر اپنے دام میں پھنسانا ہوتا ہے۔ اس گمراہی اور بے راہ روی کے تجھے پر کشش صحت منصبم اور جذبات کا فرمایا ہوتے ہیں۔ غیر ممالک میں امریکی کی غیر شادی شدہ عورتیں بالخصوص نشانہ بنائی جاتی ہیں۔ انہیں جھوٹی مجت جاتا کہ شادی کا مجاز نہ دے کر دام فریب میں جکڑا لیا جاتا ہے۔ امریکی سفارت خانوں کی غیر شادی شدہ عورتیں اور سفارت کار لوگوں گز خستہ بیس برسوں سے غیر ممالک میں "کے جی بی" کا نشانہ بھی رہی ہیں۔ جنہیں زیادہ تر کوڈ لکر۔ سیکرٹریز اور جنرلری لکر جن کی اہم دستاویزات تک رسائی بڑھی آسان ہوتی ہے، زیادہ تر پیش پیش ہیں اور کے جی بی ان کو بڑے بڑے بھاری انعامات کی پیش کش کرتی ہے۔

کے جی بی BIA کو اس بات کا پوری طرح احساس ہے کہ بیرونی ممالک میں کام کرنے والے سفارت کار ملازمین اندر دن نلک ملازمین کی نسبت بذریعہ جانشی میں آلاتے ہیں۔ غیر ممالک کے ماحول میں وہ اپنے حفاظتی اقدام کی پروگرام کے بغیر غیر ملکیوں میں گھل مل جانے ان سے آزادانہ ماحول میں گفتگو کرنے اور نئے دوست تلاش کرنے میں کوشش رہتے ہیں۔ اس طرح ان کو نئی

جدتوں اور نئے سفر کے مواقع مواصل کر کے بڑی خوشی محسوس ہوتی ہے۔  
غیر شادی شدہ خاتون ملازمین دوہرے احساس میں شدت سے  
مبلا ہوتی ہیں۔ وفتری اوقات کے بعد جب وہ خود کو تنا محسوس پا تی  
ہے تو اسے پرانے دوست اور شادی شدہ لوگ عزیز رشتہ دار  
یاد آنے لگتے ہیں۔ تنہائی اسے سانپ بن کر دن سے لگتی ہے پناپخ  
وہ غم غلط کرنے کے لئے اجنبیوں سے ملنے کی کوشش کرتی ہیں خواہ  
وہ امریکی ہوں یا غیر ملکی لوگ۔ سماجی طور پر وہ چلے ہے تنہائی پسند ہو  
یا لگریلوں خاتون۔ مگر کے جو بی GBA کے خیال میں وہ ایک تر فوائد  
ہے۔ کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ اس کی وساطت سے اہم ترین  
وستانیات تک رسائی اور حصول بہت آسان کام ہے۔

پناپخ اس کو در غلانے کے لئے کے جی بی آفیسر کسی  
غیر رو سی کے روپ میں از خود اور یا پھر کے جی بی کے کسی بھروسے  
جا سوں کی وساطت سے فرضی امریکی باشندہ بن کر اس کو اپنے  
دام میں پھنسانے کے لئے حرбے استعمال کرتے ہیں۔ کے جی بی کے  
کارکن ایسی عورت تک بذاتِ خود رسائی کی کوشش کو اولین ترجیح  
ویتھے ہیں۔

اس دراے کا آغاز پھر اس طرح سے بھی شروع ہوتا ہے،  
جب کوئی رو سی ملازم سودیت یونین سے مغربی بورپ کے تجارتی  
میلے میں مشمولیت کے لئے آتا ہے اور وہ امریکے کے سفارتی  
سکرٹری کو ٹیلیفون پر اطلاع کر کے اسے اس میلے میں کسی مخصوص

جگہ پر ملنے کا پروگرام بنائ کر اسے اس کے چپا زاد بھائی کا خط اس کے حوالے کرتا ہے جو اسے لطفیہ سے بھیجا گیا تھا۔ یہ رو سی ملازم ایک خوش پوش رکشش شخص جو اپنے کام میں بڑی حمارت رکھتا ہے اس سے کھانے کی وغیرہ اور ملاقاتوں کا پروگرام بنایتا ہے۔ جب اس کا کام پورا ہو جاتا ہے یعنی دہ ۱ سے یہ احساس دلاتا ہے کہ اس نے اب والپس روک جانا ہے۔ کیونکہ اس کے دینے کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ تب وہ جاتے وقت اپنے کسی دوست سے اس لیڈری سیکرٹری کا تعارف کر دانا ہے جو دراصل کے جماید GB کا آفیسر ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ مہماں ماسکر نہیں جاتا۔ بلکہ جھوٹ بول کر اسے اُتو بنا کر زیجھ میں سے نکل جاتا ہے۔ اب یہ سیکرٹری براہ راست کے جی نی آفیسر کے چپکل میں مھنس گئی اور وہ اسے در غلام کر جا سو سی کی تربیت دیتا ہے۔ اسے انعام و اکرام اور تخفیف تباہ دے کر اسی سے اپنا کام نکالتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور طریقے سے بھی ایسی تباہ غیر شادی شدہ عمد توں کو در غلام کر اپنے دام جال میں اٹکانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ شال کے طور پر ایک سویت تھرڈ سیکرٹری امریکی لیڈری کلک کو فرن کرتا ہے اور اسے اپنی چپکلی ملاقات جو کسی وقت کسی بھرپوری جہاز میں کسی بھرپوری ملازم سے ہوئی تھی۔ اس کے حوالے سے خود کو پیش کرتا ہے۔ اگر یہ واقع صحیح اترتا ہے تو ٹھیک درست انکار کی صورت میں وہ اسے ملنے کے لئے کٹتی اور تباہ کرتا ہے۔

سفارت کار لوگ عموماً اپنے نامتو و قوت دفتری اوقات کے بعد آپس میں خود گپیوں میں گزارتے ہیں اور یا بھر کسی من پسند کیفیت پر یا یا ہو تمل میں چائے کی میز پر منت گھنٹے ہیں۔ سنجادہ بیلی میں کے جی بی کو ایسے لوگوں کی پہچان میں ذرا بھروسہ دقت نہیں ہوتی۔ کیونکہ دہانی کا نے اور گورے لوگوں میں اچھا خاصاً فرق محسوس ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے سفارت کار لوگوں کے گروہ میں شامل ہونے اور ان میں سے اپنا کن پسند شکار اپنے جال میں لانے کے لئے کے جی بی آفیسر کسی متعاقنی ایجنت کی وسایت سے سماں حاصل کر لیتا ہے۔

جب یہ عورت ان کے ساتھ پڑا ہد جاتی ہے تو اسے تصرف سبز ربان و کھلے جاتے ہیں بلکہ قیمتی تھالٹ اور بعد ازاں انعامات سے فرازا جاتا ہے۔ روپ کی سیر اور شادی کا لائچ۔ آزاد زندگی اور عیش و عشرت دولت اور جائیداد کے چکر میں لا کر اسے سم خیال بنالیا جاتا ہے۔ لیکن ایک بات جس کا کر کے جی بی KGB کو سب سے پہلے اور زیادہ خیال ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ کہیں راز نہ کھل جائے۔ لہذا راز کو راز میں رکھنے کے لئے اس عورت کو کسی غلط کام یا گناہ کا مرتب کر کے کامنا کر دیا جاتا ہے۔ تب وہ بلیک میں آسائی سے ہونے لگتی ہے اور ہر طرف سے کے جی بی کے چکل میں چینس ڈپلی ہے۔ کے جی بی اور فریب ایک ہی بات ہے۔

## بھریا کا دور (1938-53)

۲۸ جولائی ۱۹۳۸ء کی رات کو شیخوں پر شاہن نے ایک پی بھریا کو سعام دیا کہ وہ ماسکو فراہم ہے۔ خلاف توقع بھریا اسید بھی نہیں کر سکتا تھا کہ ایسا ہو گا اور نہ ہی شاہن نے اسے بلانے کی وجہ بتائی۔ ٹرفس اور ماسکو کے درمیان تین دن کی لمبی مسافت کے دوران بھریا کے دل میں طرح طرح کے خیال آتے رہے۔ ذہن پر کافی پچھ ڈکنے کے باوجود وہ کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکا کہ اسے شاہن نے کیوں بلا یا ہے۔ سرکاری ملازم پارٹی کے لادر کن اور قومی سلامتی کے مجرم یا کسی ملکہ ہی آفسر کو جب شاہن کے پاس بلا یا جاتا تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ اسے بیان لکا کے قید گانے میں نے چاکر گولی کا لشانہ بنایا جاتا۔ اور یا پھر غیر معینہ مدت کے لئے نظر بند کر کے جیل کی انتہا تا بیکھیوں میں بھیش کے لئے دھلیل دیا جاتا ہے۔ اسی خوف کی وجہ سے سفر کے نظارے اور ان کی دلکشیاں بھریا کی پریشانی میں کھیز کر سکتے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ روس میں شاہن کی حکومت میں کوئی ملازم جب کبھی بلا یا جاتا تو اس کی زندگی کے باقی رہنے کے مواقع غیر لقینی ہو جاتے۔ چاہے وہ ملازم شاہن کے سامنے اپنی فرمانبرداری خدمت جذبہ حب الوطنی یا کیونزم پر اپنے ایمان

کا لکھنا ہی یقین دلاتے۔ اس کی علامتی اس کے کسی کام نہ آتی ٹالن کا خیال تھا۔ جرم چلے ہے کیسا بھی کیوں نہ ہو وہ بالآخر جرم ہے۔ مکمل کی سفارشات آج کی بحث کا باعث نہیں بن سکتیں۔

یکم اگست ۱۹۴۷ء کو بھریا کی گاڑی ماسکو میں قازان روپو سے اپشن پر کی۔ اس کے باڑی گارڈ اور وہ گاڑی سے جو منی اترے تو انہیں کوئی گرد بڑ نظر نہ آئی۔ اپنی پرائیوریٹ گاڑی سے قریبی دوسرے پلیٹ فارم پس اتر کر اسے استقبال کرنے والوں میں ایک جانا پہچانا شخص نظر آیا جس کا نام باب روف اور این کے ولی ڈی (NKVD) کا کرنل تھا۔ کرنل کی پریت پر بھریا نے اپنی گاڑی گارڈ کو الگ کر دیا اور ان سے دن کے آخری وقت میں سلیکٹ ہوٹل میں ملنے کا حکم دیا۔

(Select Hotel) سلیکٹ ہوٹل کو سرکاری طرز میں بنت پسند کرتے اور جب بھی ماسکو آتے اسی میں قیام کرتے جو منی ہوٹل میں پہنچے بھریا کے سامنے ٹالن کا سیکرٹری جنرل الیکٹریٹر پلیٹ ہوا، اور اسے مبارکباد دی۔ دونوں نے ہاتھ ملانے اور کار میں سوار ہو گئے۔ کار ہوا سے باہمیں کرنے لگی اور پورا سفر خاموشی سے گزرا کر میں پہنچ کر جنرل نے ٹالن کو اپنی آمد کی اطلاع دی تھتھڑی ہی کار دیر بعد اس کمرے کے ایک جانب سے گارڈ نظر آئی جس میں بھریا بیٹھا انتظار کر رہا تھا اور اس نے کہا کہ کامری میں بھریا کو کامری ٹالن بڑے اشتیاق سے ملنا چاہتا ہے۔ یہ ایک

حقیقت ہے۔

ملاقاتات پر شاہزاد نے بھرپار کی صورت وہ سفری تکالیف کا احساس جاتے ہوئے کہا کہ جا رجیا اور ماسکھ آب دہوا میں بھی بڑا فرق ہے جس سے کام رویہ بھرپار کی صحت پر برا اثر پڑا ہوگا۔ اس پر خلوص پرتاک خیر مقدم پر بھرپار خوش ہوا۔ لیکن خداشت دل پر ابھی تک شقش ملتے۔ شاہزاد نے خیر و عافیت دریافت کرنے کے بعد اپنا مدعایاں کرتے ہوئے بولا۔ میں چاہتا ہوں آپ کو نفس کی اوپنجی پرست سے بیان لکھ کے فرست آفس میں جیل کا اسچارج بنانا چاہتا ہوں اور آپ یہ ہوت کے ڈپٹی سکیرٹری ہوں گے جو کہ اس وقت N K V D این کے وہی ڈی کا داخلی امور کا سربراہ ہے۔ بھرپار کو اپنی اس نئی ملازمت کا آغاز اگلی صبح کرنا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وقت ملاقاتات اور گفتگو اپنے انجام کر بیٹھا۔

اب بھرپار کا سٹیٹ سکپریٹری سروس کا دورانیہ شروع ہوا تو اس محلہ نے خوب ترقی کی۔ ڈریزہ ہائیکی کے وقت میں اس محلے نے بڑی شدت کا سامنا کیا۔ اب ملے سے شاہزاد کی قیادت میں مودت حکومت نازک دور سے گزر کر سپر پادر کا روپ دھار پکی ملتی۔ یہ ساری تبدیلیاں روس کے ڈھن مالاک اور اتحادیوں کی پالیسیوں کی وجہ سے کرنا ناگزیر ہو گئیں متعین نہ کہ سوویت حکومت نے کسی اپنے ترقیاتی مصروفے کو مدھظر رکھ کر یہ تبدیلیاں کی وجہ صرف یہ تھی کہ اپنی میں اس کے اتحادیوں نے اس کے ساتھ سوتیک سلوک

دارکھا اور اس کی اہم وجہ اس کو خواہ مخواہ بلیک میل کیا جاتا تھا۔  
اسی وجہ سے روں نے اپنے ان حفاظتی اداروں کو مضبوط سے  
مضبوط بنانے کی کوشش کی۔ ان اداروں نے روں کی سلامتی میں  
بڑا ہم کردار ادا کیا۔

بھریا (Beria) ایک منجھا ہوا بالشویک بیورو کرٹی۔  
یہ ہوف کی سربراہی میں اس کے ڈپٹی کی حیثیت سے اپنی نئی  
ملازمت پر ایسا عالم بنت ہوا۔ گویا چنان پر چنان رکھ دی گئی۔ اس  
نے اپنی نئی ذمہ داریوں کو برٹی ذہانت اور ہمت سے نجھا پا گالا کر  
یہ ذمہ داریاں اس کے شایان شان نہ تھیں اور نہ ہی اس کے  
کام سے متعلق تھیں تاہم اس نے ایک سپاہی کی حیثیت سے  
اہم کردار ادا کیا۔ بھریا کا کردار شامن کی طرح پیچیدہ نہ تھا۔ اس  
نے یہ ہوف کرتین ماہ بعد ہی دائرہ ان پورٹ کا اچارج بنادیا۔  
یہ ہوف کی ترقی کا مطلب بھریا کے لئے ایک اشارہ تھا۔ جس  
کا مطلب یہ تھا کہ این کے وی ڈی (NVA) کے الیے افسران  
کی شاخت کرنا تھا جنہوں نے یہ ہوف کی حب الوطنی کو مشکوک  
بنانے کا کردار ادا کیا۔ بھریا کا ایکیعنی خونی قوت تھا۔ البتہ بھریا ایسی  
کافی چھانٹ کرنا تھا۔ جس سے ایسے لوگوں کا پتہ لگانا تھا جنہوں  
نے یہ ہوف کے خلاف سازش میں حصہ لیا۔ شامن نے ان اپنے  
احکامات اور اقدامات کا خود جائزہ لیا۔

شامن کے ارادوں سے یہ ظاہر ہوا تھا کہ وہ بھریا کی

ذسافت سے بیٹھ ہوف سے چھپکارا محاصل کرنا چاہتا تھا۔ بھریا کو موقع ہاتھ لگ گیا۔ اس نے اس موقع کو غنیمت جانا اور خوش ہوا۔ کیونکہ بیٹھ ہوف کے ہاتھوں بھریا کو کچھ عرصہ پہلے عمل تطبیر کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ چنانچہ بھریا نے فرمادی مقدمہ تیار کر کے بیٹھ ہوف کے فلاٹ الزام لگایا کہ وہ ذہنی طور پر بیمار ہے جس سے ٹالانے نے اتفاق کیا۔ اب وہ لینڈ نکولائی کی طرح تند تر شہزادی بن گیا۔ نکولائی نے کیروٹ کرتی کڑایا تھا۔ اسی طرح بھریا نے بیٹھ ہوف کر اس کی ملازمت سے بطرت کر دیا۔ اور فرمادی ہی ایک ایمیلوسین ڈال کر اسے مات کے انڈھیرے میں ایک تہما مقام پر پہنچا دیا۔ مختودی ہی ہی دیہی ایمیلوسین سے دخنخوار کمیونڈر برآمد ہوئے۔ اسنوں نے اس کو ماسکو کے سیریوکی انسٹی ٹیوٹ کے ایک کمرے میں قید تھا اسی میں ڈال دیا۔ بیٹھ ہوف سر بیکی کی قید تھا میں زیادہ دیر تک نہ رہ سکا۔ اس نے اپنے کمر بند کو لگے میں ڈال کر خود کشی کر لی۔

ایں کے دی ڈی (NKVD) کا سربراہ بننے کے بعد بھریا نے بیٹھ ہوف اور اس کے ساتھیوں کے متعلق سوچنا شروع کیا۔ اور داخلی معاملات میں اپنی پوزیشن کو مضبوط نہانے کے طور طریقے اختیار کر کے خود کو ایک مضبوط سربراہ ثابت کرنے کی فکر کرنے لگا۔ اس نے این کے دی ڈی ہیڈ کوارٹر میں اپنی پوزیشن اور کمان مضبوط اور مربوط رکھنے کے لئے وہاں کے چند ایک اصولوں کو درست کیا۔ وہ لوگ بوجہاں پہلے سے مامور تھے ان کو گمان تھا کہ ٹالانے کے

ساختہ ان کی وفاداریاں بھر پایا کہ اپنا وفادار سمجھنے پر مجبود کر دیں گی۔ این کے دی ڈی میں جان کی خناکیت کے لئے اس بات کو اصولی طور پر سب نے اپنا رکھا تھا کہ ہر شخص خود کو شامن کا بھی خواہ اور فرمائبردار ثابت کرے اور ہر وقت شامن کے گن گانا پھرے۔ چاہیے اس صورت میں کتنا ہی وقت درکار ہو۔ ڈندر ہنسکی کی وفات کے بعد تو کرشاہی ان خناکیتی بازوؤں کی زندگی کا حصہ بن کر رہ گئی۔ جسیوف۔ یوگدا یا مینہز نسکی میں سے کوئی بھی شامن کے اس من موجی اصولوں کے بد لئے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اب بھرپا کا دورِ مشروع ہوا۔

کئی ایک واضح و جبریات کی بناء کر بھرپا اسلام کے طیش سے اپنے پیش روؤں کی نسبت بڑی حد تک محفوظ رہا۔ اور اس کے من موجی اصولوں اور قوانین سے بچنے میں کامیاب رہا۔ بھرپا نے خود اسلام کی نظر و میں ایک ہمیرہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اسلام کے طیش کا نشانہ بننے سے پچ گیا۔ اس کی بالخصوصی کو شش اسلام کی نظر میں اسے بڑا محబ بنانے میں مددگار ثابت ہوئی کہ بھرپا ہمیشہ سے بالشویک کی تاریخ لکھتا رہا اور اسلام کراپنے ہم عصر یعنی سے بہتر ثابت کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ اس کوشش کی بناء پر بھرپا اسلام سے اپنی زندگی بجا سکا اور اپنے اختیارات میں وسعت حاصل کر سکا۔ اس نے اسلام کو اس حد تک آسمان پر پہنچا دیا۔ اور اسلام کی تعریمت میں اس قدر مبالغہ سے

کام یا کہ شاہان کو بھی یہ گمان گزرنے لگا کہ سودیت یونین کی تمام تر  
ترقی اور قوت کو مضبوط بنانے میں شاہان کی کوششوں کے علاوہ  
کسی کو خل نہیں۔ لیکن جب کبھی کسی ناکامی کا منہ دیکھتا پڑتا تو وہ  
اسے تاریخ میں نہ لکھتا۔ نیز شاہان سے بخوبی کروہ ہر سزا کو قبول  
کرنے کے لئے بھرپا ہر وقت تیار رہتا۔ ہر سو سائیں میں ہمیشہ<sup>۱</sup>  
اس بات کو اہمیت حاصل ہے کہ تاریخ خود کو دہراتی ہے۔  
بھرپا کے دور میں اس طریقہ کار بٹا اوس پا مقام حاصل ہوا۔ تاہم  
آئے دن کی مسلسل تبدیلیوں سے سودیت یونین کی پیداوار کی حکایت  
بڑی برسی طرح متاثر ہوئی۔ جس میں صفت کا بڑا حصہ تھا۔

جب بھرپا شاہان کی چاپوسمی میں پوری طرح کامیاب ہو کر  
اس کا اپنے اعتماد میں کے آیا۔ تب اس نے دل میں سوچا کہ اس کی  
چاپوسمی ہی شاہان کی ہمیشہ ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے کافی نہیں چنانچہ  
خود کو مزید محفوظ کرنے کے لئے اس نے اپنے ذمائع سے خود کو  
لیس کرنا شروع کر دیا۔ نیز NHD این کے ویڈی کو مزید محکم کیا  
کیونکہ اس نے تطبیر سے بھی بڑھ کر زیادہ کام کرنا تھا۔ اس نے داخلی  
حفاظت کو اس قدر وسعت دی کہ جو حکومت اور شاہان کے لئے  
تلوار اور ڈھال کا کام کرتا تھا۔ اب وہی حکمر شاہان کے لئے موت کا  
سامان مہیا کرنے لگا۔ گریا حکومت ایک طرف اور پارٹی میں صرف  
شاہان رہ گیا۔ شاہان پر دنیا اس قدر تنگ ہو گئی کہ اس کا چنانچہ نامحدود ہو گیا۔  
بھرپا نے یہ سارا تکمیل مترونق جنگ کے ڈر کا ڈھونگ رپا کر کھیلا۔

جو سودیت یونین پر سلطنت ہرنے والی تھی۔ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک کے عرصہ کے دوران اس نے یہ سارا کھیل مکمل کر لیا۔ این کے وکیڈی کو اس قدر مضمون اور دسیج کیا کہ وہ کسی وقت بھی کسی خطرے یا جنگ کا سامنا کر سکے۔ نیز اس کے افسران کو ہوا بنا کر دنیا کے سامنے لا کھڑا کیا۔ اسے کامل یقین تھا کہ دوران جنگ اس کے کارکن سودیت یونین کے لئے جاسوسی خدمات خوش اسلوبی سے سراجِ حرم دے سکیں گے۔

اس سلسلے میں اس نے جو منی اور جاپان کو اپنا عربیت بنانے کیا اور سودیت یونین کے دشمن اول قرار دیا۔ مشرق الجدید میں پنج کاؤنٹی سرحد پر اکثر جھوڑپیں ہوتی رہتیں۔ اور مغرب میں بھی یہ سلسہ جاری تھا کیونکہ آسٹریا اور زیگر سلاویکے پہلے ہی نازی کیمپ میں جا پچئے رہتے۔

روس نے جو منی کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ۲۳ اگست ۱۹۳۹ء کو کیا جس سے جرمن کی طرف سے جلدی کا خدمتہ دس سال کے میل گیا۔ اور روس نے مغربی طاقتوں کے ساتھ سفارتی تعلقات بحال کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اور بھرپار اپنے بیرون ملک سفارتخانزار میں اپنی خفیہ تسلیموں کو پھیلانے میں مشغول ہوا۔ سفارتی و فوجی کی صورت میں اس نے اپنے بے شمار جاسوس یورپ اور امریکہ کے روپی سفارت خانوں میں تعيین کر دیئے۔ اس طرح روسی خفیہ جاں پوری یورپی اور امریکی بستیوں میں پھیلا دیا۔ حالانکہ روس کے لئے یہ کوئی نیا کام نہ تھا۔

لیکن اب اس کی خفیہ سرگرمیوں کو سفارتی تحفظ فراہم ہو گیا اور اس طرح بھریا کا جال با حفاظت دنیا میں پھیل گیا۔ ۱۹۳۸ء اور ۱۹۴۰ء کے تینیں کے مطابق این کے دی دی (NED) کا تقریباً ۱۲۰ افسران اٹلی، فرانس، بلجیم، بریتانیا، پرتغال، پین اور نیدر لینڈ میں مستعین کئے جا چکے ہیں۔ ادھر کیونٹ پاریاں بھر پہنچے سے ان مالک میں جاسوسی جال پھیلائے ہوئے تھیں۔ جنہوں نے بھی اپنے تمام خفیہ اڑپے اور با صلاحیت کارکن بھریا کے حوالے کر دیئے۔ ٹیکر کے اندازم گوجردے اور دلیرانہ ہتھے۔ تاہم ہم من پر باعتماد خفیہ نگرانی کر اولین اہمیت قرار دیا گیا۔ ادھر مشرق میں جاپان تھا۔ با صلاحیت کارکن اور افرادی قوت کی ضرورت پوری کرنے اور غیر قیمتی عالات کا مقابلہ کرنے کے لئے بھریا نے ۱۹۴۰ء میں ماسکو سے چالیس میل دور مشرق میں ایک سکول قائم کیا۔ جہاں جاسوسی تربیت دی جانے لگی۔ اس سکول سے تربیت یافتہ لوگوں کو با صلاحیت بخوبی کار افسران کے حوالے کر دیا جاتا۔ بڑے عملی طور پر ان سے کام لیتے۔ ان میں کچھ لوگ سختیب کار۔ کچھ قاتل اور کچھ دیگر جاسوسی کاموں کے لئے تیار کئے جاتے۔ جنہوں نے بعد میں پوری دنیا میں تھلکا مجاو دیا اور روئے زمین پر حراست پھیلا دی۔ اور ہر ٹک بیس روس کے جاسوسی ایجنٹ پھیل گئے جو میرشنبیہ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہاں تک فنکار، ڈرامہ اور شیخ پر کام کرنے اور لگانے بجانے والے، نلمی ایکٹر، سائنس و ان، صحافی اور تاجر پیشہ

اور بظاہر ہر طرح سے یہی خالہ ہر ہو کر وہ امر کیا یا کینیڈا کا باشندہ ہے۔ اور وہاں کسی کمکشی کر شلادا میں یا سرکاری دفتر میں کام تلاش کرے۔ بالخصوص ایسے اداروں میں جہاں سے سوداگت یونیٹ کے لئے مفید حکوماتی تحریکات مالک ہو سکے۔

بھرپار نے یہ سارا کام اپنے ذاتی اور ملکی خفیہ تنظیم کے تجربے کی بناء پر کیا۔ اسجد جو کچھ کمزوریاں اور خطرات پیش آسکتے تھے۔ ان پر اپنی طرح قابو پایا گیا۔ اور اس طرح این کے وی ذمی کو پوری دنیا میں ڈرامائی انداز سے بھیڑ دیا کہ پوری دنیا کا نقش بدل کر رکھ دیا۔

غیر تائزی تحریکیں کار زیادہ تر گیوں نے لوگ بھرتی کئے گئے۔ جزو زیادہ تر رومنی باشندے تھے۔ اس کے علاوہ ان میں ایسے قدری شامل کئے گئے تھے جو دوسری جگہ عظیم میں روس کے ہاتھ تھے۔ ان لوگوں میں زیادہ تر آسٹریا، سینگھری اور جمن سپاہی شامل تھے۔ جنہوں نے پاؤ (POW) کیپ میں خود کر بالشویک کافر مانبردار رہنے کا حلہ اختیار کیا اور یہ لوگ اپنے گذشتہ بھرپور کی بناء پر بڑے کامیاب ثابت ہوئے۔ یہ سارا تاثله قدر یونیکی کی سربراہی میں دے دیا گیا۔ کیونکہ وہ جو گھر سے پہلے عرصے کے دروان ان لوگوں کی کمزوریوں سے بخوبی داقت تھا۔ اسی لئے اس نے دوسرے غیر ملکی لوگ غیر تائزی کارروائی دستوں میں بھرتی نہ کئے کیونکہ وہ غیر ملکی ایجنٹوں کو اس طرح اُتو منیں بنا سکتا تھا جس طرح ان قہدوں کو پاکستانی بنا سکتا تھا۔ نیزان سے کام نکالنے کے بعد وہ ان کو پاکستانی الگ کر سکتا تھا۔

جا سو سی تربیت۔ مختلف زبانیں۔ مختلف مذاہک رہنے سنن کے طور پر لیے  
سکھائے جانے لگے بلکہ اس ملک کی خواہاں سے واقعیت اور ان  
کے استعمال کی مشق کرائی جانے لگی تاکہ بعد میں وہاں جا کر کسی جا سوں  
کو کوئی پریشانی یا تکلیف نہ ہو اور وہ کسی بھی ملک کے ماحول  
میں گھل مل جائیں۔

طلبا درکو مختلف مذاہک کی زبانوں کے ساتھ ساختہ دہلوں کے  
لوگوں کا طرز نیچہ دکھنے کا مکمل اور جسم کے اشارے اور حرکات سے  
روشناس کرایا جاتا اور ان پر مشق کرائی جاتی۔ کام مشکل تھا۔ لیکن  
چھر بھی اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے مقامی فلامی ایجڑوں  
اور ڈرامہ آرٹسٹوں کی خدمات حاصل کر لی گئیں۔ جنہوں نے  
اپنے تجربے کی بناء پر طلباء کو کافی حد تک ایسی تربیت دی۔  
اور کامیابی حاصل کی۔

غیر قانونی کارروائیاں کرنے کی تربیت حاصل کرنے والے  
طلبا درکو کچھ زیادہ پریشانی کا سامنا نہ تھا۔ انہیں صرف اتنا ضروری  
تھا کیونکہ انہوں نے امریکہ کی نیڈا میں کام کرنا تھا۔ اسی لئے انہیں  
محض ان کا روپ دھاننا تھا تاکہ آسانی پہچان میں نہ آسکیں اور  
امریکہ اور کینیڈا کی سوسائٹی میں گھل مل جانے کے لئے ان کو  
آسانی رہے۔ اور وہاں جا کر وہ امریکہ کی کسی یونیورسٹی سے  
میڑک پاس کر کے طریقی میں شامل ہوتے۔ یا کسی سائنسی ادارے  
میں ریسرچ کا کام کرنے کے لئے غریبی ساخت اور صحیح تعلیم

وغیرہ وغیرہ۔ جو بیرونی مالک خفیہ مفات پر معیار پس پردے اتر سکیں  
 اس بھرپی بھرتی پر کنٹرول رکھنے کے لئے بھرپلانے کو سنی  
 تباہی اختیار کیں۔ اس کے لئے اس نے اپنی عارضی کے آدمی منتخب  
 کئے۔ باقی کو فریں ٹریننگ بلے دیجئے پہنانے پر اور بامبارت  
 طریقے سے مژد عہد گئی۔ حالانکہ بظاہر جنگ کے نشانات نظر  
 منہیں آ رہے تھے۔ تاہم اس نے علام اور طلباء کو سہبیتہ جنگ کی  
 حالت میں رہنے کے لئے جہانی اور ذہنی طور پر تیار کر لیا اور  
 اس بات پر پکار دیا۔ بلکہ ہر شخص کو تعین کروادیا کہ سوداگر یعنی  
 ہر وقت میلان جنگ میں ہے۔ گریا پورے ملک اور قرض کو  
 میدانِ جنگ میں لا کھڑا کیا۔ اس ذہنی صفائی (Brain wash)  
 نے پوری کیونٹ قوم کو نہ صرف رواستھا بلکہ نظریاتی طور پر بھی  
 سرمایہ دار از نظام کے سامنے لا کھڑا کیا اور روں کو مغربی مالک کے  
 خلاف سمجھی نہ فتح ہوتے والی جنگ میں جھونک دیا۔ کیونکہ انہیں  
 یہ باور کروادیا گیا تھا کہ موجودہ اتحادی عارضی طور پر روں کے  
 ساختہ ہیں اور روں نے بھرپر آفائل وجوہ کی بناء پر ان سے  
 عارضی الماقع کر رکھا ہے۔ چنانچہ اس نے (بھرپار) نے جا سوی مش  
 تیار کئے جن میں تباہ کار تحریک کار اور دیگر اقسام کے لوگ جو  
 ہٹکر کو شکست دینے کے لئے موزوں ہیں۔

”*بھرپار*“ اپنے دشمن کو پچانز، اس موقعے  
 کے نتیجت ”باقی کر فر“ میں نواز مودہ کار لوگوں کو لائق دشمنار میں

۱۷۱

بلڑی میں کمپن مل گی۔ فرمائی کا نیو اور فرمائی بھرپاتی سٹریکلیوں کی وجہ ان کی  
عمل سازی پر دے میں رہی۔ اب وہ لوگ امریکی بلڑی کے چکر  
سکھلیا اپنی جیسی میں بھرتی ہو گئے اور بعض گولہ بارود اسلحے  
کا رخانوں میں مل گیا جس کی وجہ سے روس کو امریکی کی تمام تر صفتی  
اور فوجی صفت کے باسے میں دستاویزات میسر آئیں اور روس نے  
کے ترقی یافتہ مالک کی نہ صرف صفتِ اول میں کھڑا ہو گیا بلکہ ایک  
پسپا درجن کر اجرا۔

اگرچہ باقی کوفر "Koffer" ایک لمبی دست اور  
بخارت اخراجات کا ادارہ تھا۔ تا ہم عالمی جنگ دوم میں جست  
موثر اور نامدہ منڈنابت ہوا۔ اور امریکے سے خلاف ترقی، هر قسم  
کی اطلاعات اور دستاویزات خفیہ طور پر دستیا پوگئیں۔ یہ بھرپا کی  
خوشی قسمی تھی کہ اسے سیاسی دست اچھے مل گئے۔  
بھرپا کے بقول اس کے سیاسی ساختی اس وقت بڑی  
کامیابی سے اس امتحان میں سے گزرے جب ۱۹۳۹ء میں جست  
کو جرمن اور سوویت یونین کے درمیان جنگ نہ کرنے کا معاہدہ  
(معاہدہ امن) طے پایا۔ اس معاہدہ کے لئے ابتدائی مذاکرات  
اندرودنی اور بیردنی سلطنت پہاڑ کے دی ڈی (ND) نے  
کئے۔ ان مذاکرات پر بڑی تفصیلی جو شہری۔ بھرپا اور ٹالن نے  
اندازہ لگایا کہ چند ماہ بعد یہی اتنیں ٹکڑے کا سامنا کرنا پڑے گا۔  
۱۹۳۸ء میں ٹالن کی اجتماعی عمل تحریر سے بہت سے

بھرپا کار جزیل اور کرنل صفحہ سستھی سے مٹ چکے تھے۔ اس نقصان کو پورا کرنے کے لئے دن رات نکل ہونے لگی۔ ادھر مٹکر کی ڈھنکی نیند میں چوڑا کے گئی۔ تاہم گروہ (۸۷۸) نے مشورہ دیا کہ چند ایک لوگ ایسے ہیں کہ اگر انہیں اپنی ملازمتوں پر پھر سے بحال کر دیا جائے تو وہ محظوظ ہے ہی عرصہ میں ایسے لوگ تیار کر سکیں گے جو سودیت یونیون کو آمدہ طوفان سے بچا سکیں۔ ادھر جاپانیوں کی تیاریوں کے متعلق "سورج" نے سودیت یونیون کو مکمل طور پر باخبر رکھے ہوئے تھا۔ اس کی اطلاع کے مطابق مٹکر کی محلہ تیاری سے پہلے جاپان روں پر کبھی حملہ نہیں کریں گے۔ ادھر انگلینڈ سے آمدہ اطلاعات بھی بھرپا کے لئے مایوس کی تھیں۔ شاید چلپی۔ برجیں۔ میکلین اور سایٹ آں کو نظر پا تی رجمان اور تھسب کی بناء پر اپنے ہی مک کے باشندوں کے متعلق غلط فتحی ہو گئی تھی۔ یا شاید یہ لوگ چرچل کے وعظاو نصیحت کے زیر اثر آ چکے تھے۔ جو فاشزم اور ظلم و تشدد کے درمیان فدا بھر فرقہ نہیں سمجھتے تھے۔ چرچل نے اس جنگ کو برتاؤ نیہ کے آزاد مرد اور عورتوں کے لئے خواہ خواہ مٹکر کی طرف سے سلطان کر دہ طاہیر کیا۔ یہی وجہ ہے۔ طالبِ کران لوگوں نے صحیح اطلاعات فراہم نہ کی تھیں جس کی وجہ سے وہ انگلینڈ سے بہنچن ہو چکا تھا اور بھرپا چرچل کے ساتھ کوئی تعاون کرنے پر صاف نہ تھا۔

سیاسی حالات اس قدر بدل چکے تھے کہ امریکہ روں کے ساتھ تعاون کرنے پر صاف نہ تھا۔

اور نہ ہی ان لوگوں پر اتنا خرچ آتا۔

ادھر شاہن ان جو بیزوں کو ایجنت بنانے سے کترتا تھا۔ کیونکہ اسے کامل یقین تھا کہ جو لوگ مارکسزم پر یقین نہیں رکھتے اپنے جاسوس ثابت نہیں ہو سکتے بلکہ نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ اس معلمے میں اس نے اندری گورنیکو کی ملائے کو بھی غیر دینی قرار دے کر روکر دیا۔ کیونکہ شاہن اس سے پیشہ تلحظ تجربے سے دوپار ہو چکا تھا۔

شاہن کی طرح بھر یا بھی غیر ملکی جاسوسوں اور غیر تافر فی کارروائیں کرنے والے ایجنٹوں کو تربیت دینا پسند نہیں کرتا تھا۔

بانی کوفر ( صہیون ہبھوڑ ) کے سکول میں امریکی ثقافت اور تہذیب و تدبیح کی تعلیم کے لئے باقاعدہ ایک سکیشن بنایا گیا تھا۔ نسلیت کے افائل میں اس تدریسی کو اس میں مخفف امریکی روایتیوں کو لگاتار سننے کی مشق کرائی جانی ہتھی اور اس میں کسی کمائی کے معنوں یا معنی سمجھنے کی ضرورت نہ ہتھی۔ ہائی البتہ کرکٹ یا دیگر کھیلوں کے مشترک کھلاڑیوں کے روکارڈ جمع کرنے کا مشغول سکھایا جاتا اور یہ کوئی نہیں کیا۔ اس کی سکور ایورچ کیا ہتھی۔ کیونکہ اس ادارے کو اس بات کی اہمیت کا اندازہ نہ تھا۔

طالب علم لوگوں کو اس شرکے متعلق اچھی طرح واقف کر دیا جانا تھا جہاں انہیں جا کر کام کرنا ہوتا یا ان کے دہائی مامور کئے جانے کی امید ہوتی۔ اس شرکی فلمیں دکھائی جاتیں تاکہ لوگوں کے رہنم سمن اور طور طریقوں سے بخوبی واقفیت ہو سکے۔ نیز فٹ بال۔

والی بال اور سکپٹنگ کی مشق کرائی جاتی تھا کہ چیلگاگ میں وہ خود کو اجنبی ظاہر نہ ہونے دیں۔

امریکہ اور کینیڈا کے شریروں کے متعلق بڑے انہاں کے روشناس کرا یا جاتا اور وہاں کی تندیب و ثقافت سے ممکن طور پر ماقومت ہونا بڑا اصرار کی سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ بھر یا اچھی طرح سمجھتا تھا۔ کہ اس کے بغیر وہاں جا سوئی کام انتہائی مشکل ہو گا۔ اس کے علاوہ جا سوں طلباء کو یہ بھی ذہن نشین کرا یا جاتا کہ انہیں وہاں مخالفتوں اور الجھنوں سے دو چار ہونا پڑے گا کام ہم جذبہ قربانی کے سامنے یہ سبب ہی ہے۔

اس دوران امریکہ اور کینیڈا کی سیکورٹی سروس بانی کوفر کے فارغ التحصیل گروہ بھیٹ سے بہت کم تر تھی۔ بڑھتی ہوئی آبادی نے دوسری جگہ علمی کو آزادی۔ لوگوں کو فردشات نے تحریر یا اور اپنی جانیں بچانے کے لئے ترکیبیں سوچنے لگے۔ اور کاروبار ہلکے ہلکے انداز میں کرنے لگے۔ فوجوں طبقہ اس کالج میں داخل ہوتا مشروع ہو گیا۔ اور دیگر اہل خاندان فیکٹریوں اور کارفائز میں ملازم ہو کر خود کو محفوظ کرنے لگے۔ تاکہ جنگ کے دوران اشتہات ہستکائی اور تباہ کاری کا سامنا کر سکیں۔

بانی کوفر کے فارغ التحصیل طلباء کو جعلی سرٹیکیٹوں اور سندات میبا کر دی گئیں اور جعلی سفارشی خطوط کی وجہ سے انہیں یورپی ہماکار کیوں نہیں ٹھیکیں۔ وقوتوں اور دیگر اداروں میں کام مل گیا۔ حقیقتی کہ امریکی

سیاسی حالات اس قدر بدل چکے تھے کہ امریکہ روس کے ساتھ تعاون کرنے میں لیت لعل سے کام لبنتے لگا۔ پورپی ٹھاکر اپنا اسن و سکون چین جلنے کی فکر میں تھے۔ ہر کوئی جنگ سے خائف تھا۔ لہذا میراں جنگ میں اب روس کے تنارہ جلنے کے امکانات موجود تھے۔ ادھر چاپاں اور ہٹلر کی جنگی تیاریوں نے بھریا کوبے چین کر دیا۔ ہٹلر کی بڑھتی ہوئی فوجی قوت کو پر پیٹنڈہ۔ تجربہ کاری، اور دھرو کا بازی سے روکا نہ جا سکتا تھا۔ بھریا ستمبر ۱۹۳۹ء میں ہٹلر کے پولیٹ پر چلے اور ۱۹۴۱ء میں دوس پر چڑھائی کو دیکھ چکا تھا اور تلخ بتریات میں سے گزر چکا تھا۔

تاہم ہٹلر نے روس پر ۱۹۴۱ء کی بجائے جب ۱۹۴۲ء جون کو حملہ کرنے کا فیصلہ کیا تو یہ اس کی کاشدید غلطی تھی۔ وہ جنگ کو نصیحتی طریقے سے جتنی کی فکر میں تھا مگر روس کو اس عرصے میں کافی سنجھا مل گیا۔ ہٹلر کی تکست کا باعث فتنے والی تین غلطیوں میں سے ایک غلط فیصلہ تھا۔ دوسری غلطی اس نے یہ کی کہ اس نے روس کے خلاف ان لوگوں کو مسلح کرنے سے انکار کر دیا۔ بھر روس کے خلاف تھے اور استونیا۔ لطفیہ۔ لیتوانیا اور یوگرین میں مقیم ہوتے ہوئے ہٹلر کے لئے کافی مد و گارختا بت سہ رکھتے تھے۔ تیسرا غلطی ہٹلر نے یہ کی کہ اس نے امریکے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ یہ اس کے لئے باعث یا لاكت اور یہ فیصلہ نیکوں شایستہ ہوا۔ جس سے تکست سے اسے دوچار ہونا پڑا۔ ادھر روس نے جنگ کی

بنیاد حب الوطنی پر لکھ کر اپنے لوگوں کو ذہنی طور پر جنگ کے لئے تیار کیا  
جنہوں نے ہر محااذ پر قربانیاں دیں اور جنگ جیت لی۔



二二七

## میراث خود ره و فتحی مسوات

لریه کاریه باریه سیه کلیه  
کلیه اسقیمانیه یادداشانه و از  
امروزه اینه نهاده اند و اینه مادرانه  
نهاپر.

1. ریوسن لیکنیه زاگرسه اند
2. شیرازه ایه داشتکانه
3. کوچه کلیه سایه هرمان
4. آلاه نیکه کلیه بیماره اند
5. کوچه کلیه بورس دلخواهه اند
6. شیرازه ایه داشتکانه
7. شیرازه ایه داشتکانه
8. شیرازه ایه داشتکانه
9. دهربانیه لیکنیه دلخواهه اند
10. شیرازه ایه داشتکانه
11. کلیه کلیه داشتکانه
12. کوچه کلیه داشتکانه

The picture expresses the names of the twelve Russian Captives.

۱۰

و نه میتواند آنها بجهات امنیت از این داده های خود استفاده کنند. ۹- درین داده های این داده های خود استفاده کنند. ۹- درین داده های این داده های خود استفاده کنند. ۹- درین داده های این داده های خود استفاده کنند.

و نه میتوانند از این داده های خود استفاده کنند. ۹- درین داده های خود استفاده کنند. ۹- درین داده های خود استفاده کنند. ۹- درین داده های خود استفاده کنند.

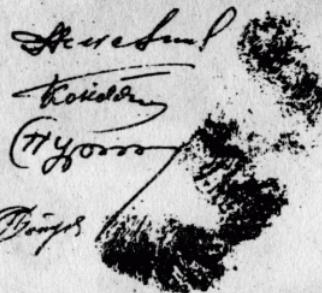
و نه میتوانند از این داده های خود استفاده کنند. ۹- درین داده های خود استفاده کنند. ۹- درین داده های خود استفاده کنند.

و نه میتوانند از این داده های خود استفاده کنند. ۹- درین داده های خود استفاده کنند.

9. To исти пасного съедобности  
анкостранник союзни ми не  
свергали, в этом что чисто  
дело.

10. - Паде моваджавар к аз маине  
тумир и хиста яр хуваб маде сене шоджад  
атхат даде сен.

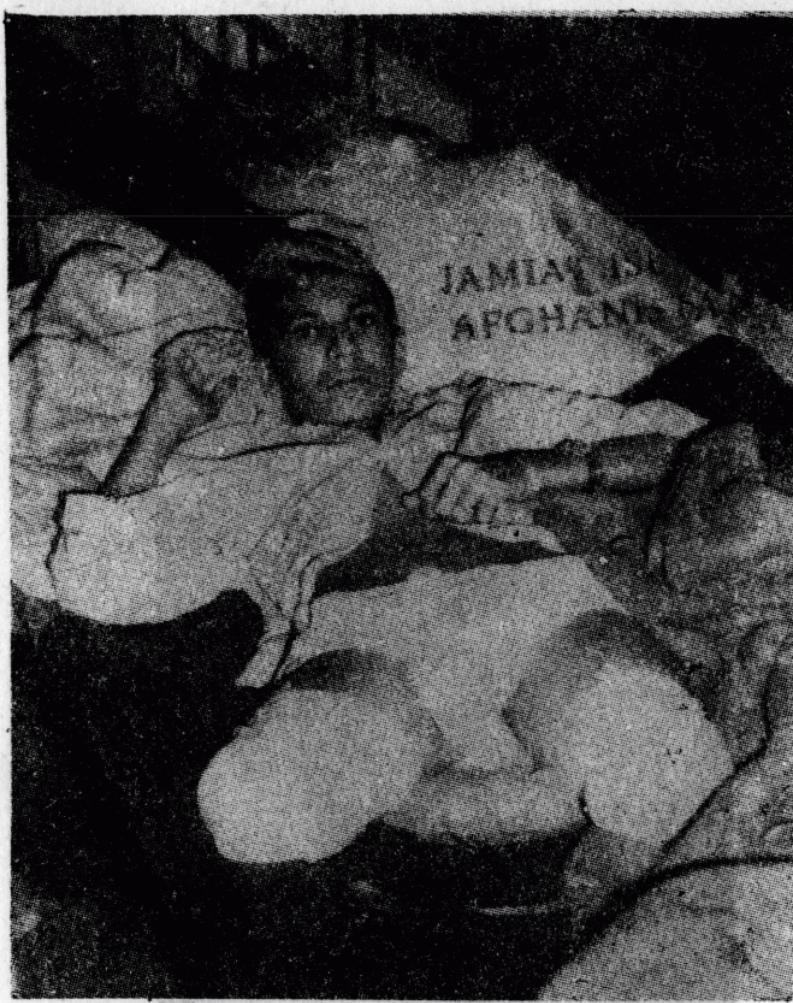
10. Одессы на выше перечислен-  
ные вопросы не давали беж-  
кические власти и под-  
посыпало. Одессы гади.  
годится.



The interrogation  
sheet of the twelve  
Russian captives clearly  
shows Russians' atrocities  
and Muja 'een's  
cruelty.



9 50 10 8

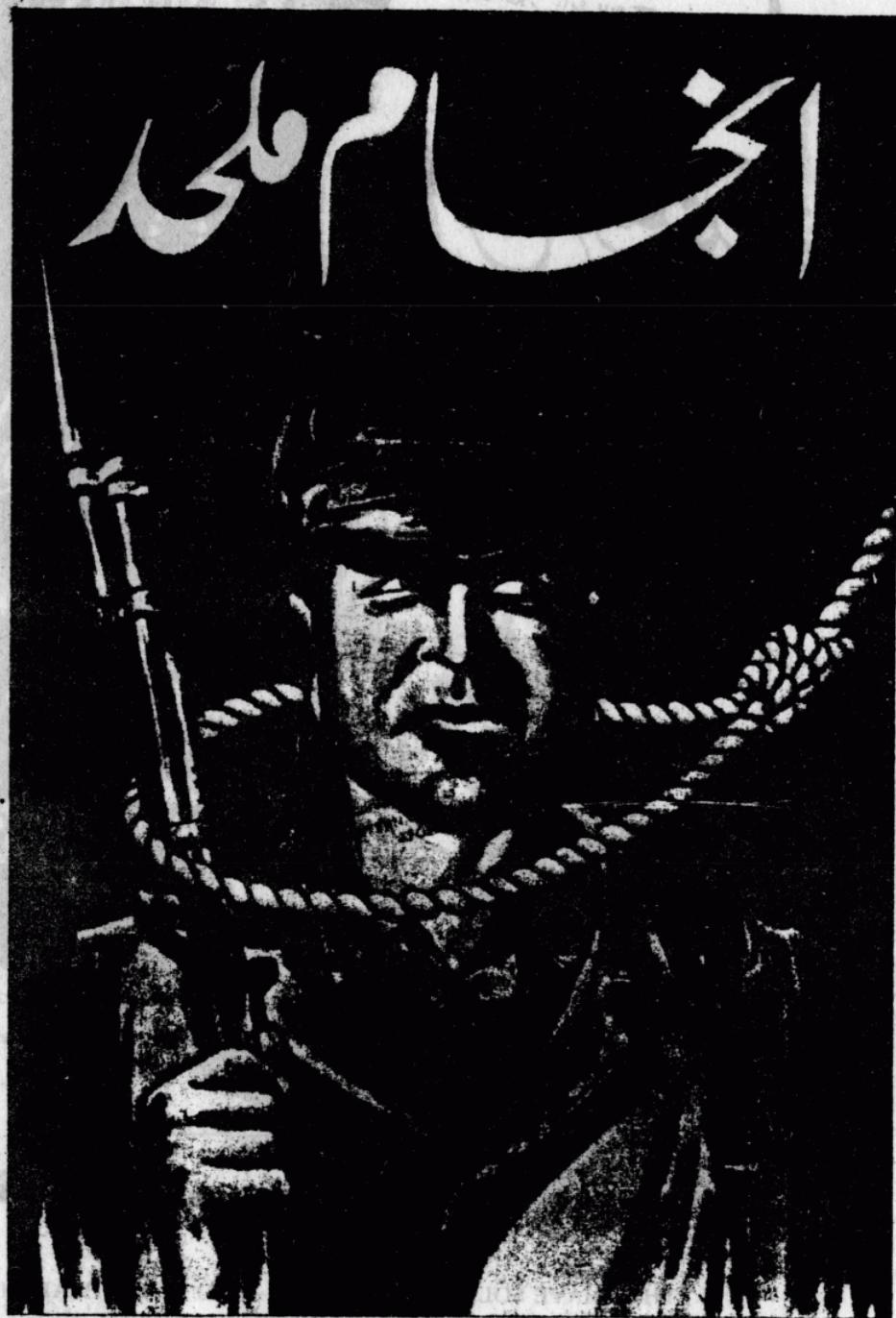






شہزادہ کنڑی





## 2 THE FATE OF THE ATHEIST

The apprehensive communist soldier has a noose around his neck, and is surrounded by red flames.

جبهات اسلامی داخل افغانستان  
INTERNAL ISLAMIC FRONTS  
AFGHANISTAN

میہن فروختند  
وچهارزان فروختند



### 1 THEY HAVE SOLD THE COUNTRY - AND HOW CHEAPLY!

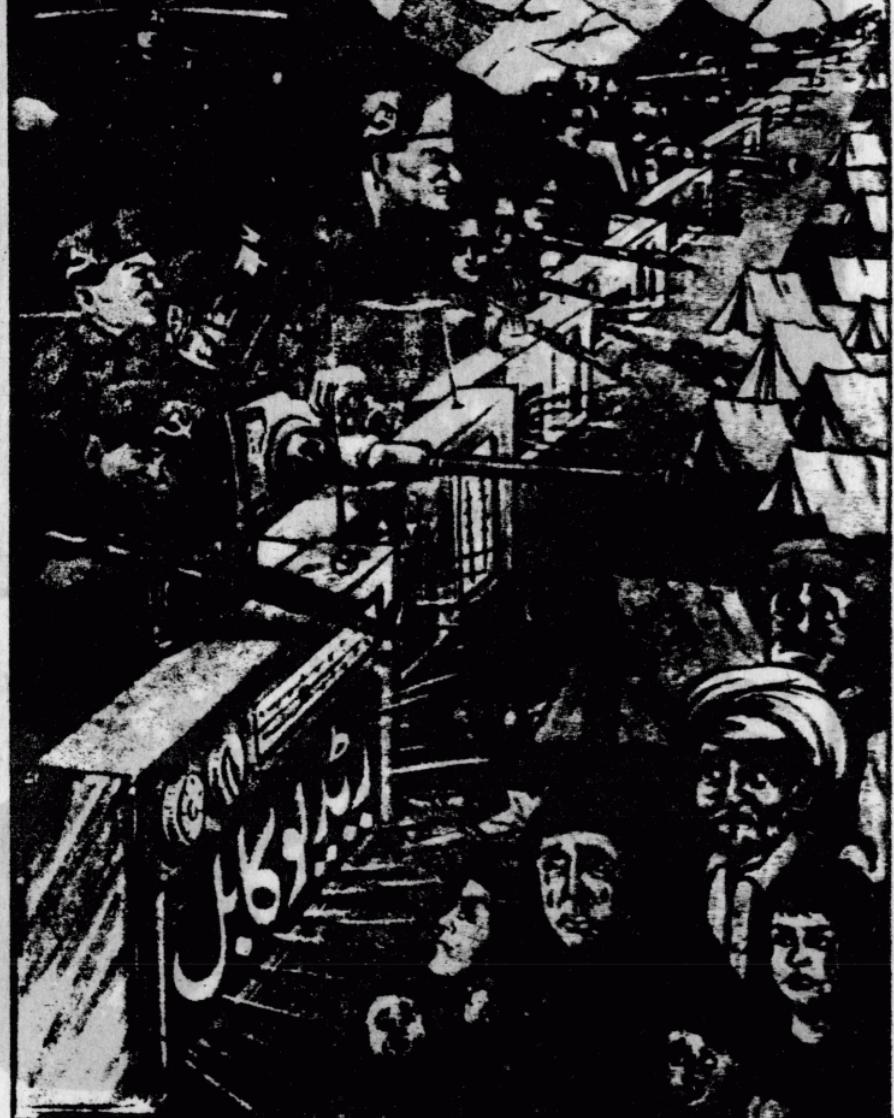
At the foot of the throne of Emperor Brezhnev kneels Babrak Karmal, wearing a suit and offering a gift of the Wakhan to the Soviets. He is shown being rewarded with a paternal pat on the head by the Soviet leader, whose other hand rests on a skull



### 3 NIGHTS OF KHAD (AFGHAN SECRET POLICE)

This patriotic poster is rich in symbolism. The Afghan maiden represents the outraged innocence of the nation at the hands of the Afghan torturers in the interrogation centres of KHAD. In the foreground, licking his lips, reclines Brezhnev, drinking wine - or is it blood? - one arm resting on a skull.

# د یو چ م کا ل س رو سی



## 10 THE SLY INVITATION OF THE RUSSIANS

The Afghan frontier is conceived here as forming battlements composed of Radio Kabul wireless sets, with aggressive soldiers aiming Kalashnikovs and heavy guns across at pitiful refugees. Around their tents, stretching far into the distance lie the bodies of murdered Afghans. One soldier leans over the battlements, inviting the Afghan refugees to return - a reference to the 'Amnesties' declared by Radio Kabul.



### 11 BRIDGE ACROSS THE AMU DARYA (OXUS)

Look to see if the story ends here or continues.  
Babruk himself is the bridge across which climb (painfully) the Soviet tanks, from the USSR into Afghanistan. One tank falls from this rickety human bridge into the

نیشنل  
سٹریٹ



#### 16 THE SIGN OF OPPRESSION

In front of the Kremlin stands the execution block, dripping blood – forming a hammer and sickle. A skull lies there, in a pool of blood.

## مترجم کے دیگر تصنیف و تراجم

- ۱۔ وسط ایشیا میں روس کے مظالم -  
 اردو۔ پشتون  
 - - -  
 سوویت جاسوسی تنظیم (کے جی بی) -  
 سوویت سرا غسان تنظیم (کے جی بی) -  
 میں لا توانی سچ پسکے جی بی اور را۔ RAW کے مظالم -  
 سوویت جاسوسی ایجنسی (کے جی بی) -  
 دنیا بھر میں کے جی بی کے مظالم -  
 سوویت ملٹری جاسوسی تنظیم (GRU) -  
 مشرق وسطی اور افغانستان روکی سامراج کے پھنسے میں -  
 اردو۔ پشتون  
 پشتون -  
 جنگ اور پروپگنڈہ  
 افغان جاسوسی تنظیم (خاد) -  
 گوریلا جنگ کے اصول اور قوانین -  
 اسلام میں جنگ کے احکام و قوانین -  
 ہندوستان کی جاسوسی تنظیم (RAW) -  
 مشرق وسطی اور جنوبی ایشیا کی سیاست میں  
 بھارت اور روس کے عزم  
 معز کہ حق دبائل  
 کے جی بی کیا ہے ؟

## پشتہ ترجمہ

- ۱۶۔ تصوف کیا ہے ؟
- ۱۷۔ زیارت القبور
- ۱۸۔ حقیقت بحثات
- ۱۹۔ خفیہ عملیتی جنگ
- ۲۰۔ مسیحیت کا جائزہ
- ۲۱۔ پاکستان میں مسیحیت کے عوام
- ۲۲۔ حضرت علیؓ کے دوست مسلمان یا عیسائیؓ
- ۲۳۔ محاسن کنفر الامیمان
- ۲۴۔ توحید و شلیش
- ۲۵۔ مجدد الف ثانی کے حالات زندگی
- ۲۶۔ کیا رسول نبیؐ نے میری عالمگیر جنگ فارسی
- ۲۷۔ کیا اسلام تھار سے پھیلا ہے ؟
- ۲۸۔ رسول اللہؐ کی سیاست فارج
- ۲۹۔ پیر ثانی لاثانی
- ۳۰۔ تحریک اسلامی کی پہلی کتاب
- ۳۱۔ تحریک اسلامی کی دوسری کتاب
- ۳۲۔ اے میری قوم
- ۳۳۔ پاکستان میں دھمکے کرنے والی دہشت گرد تنظیم اردو
- ۳۴۔ ایشیا میں روس کی پیش قدمی
- ۳۵۔ پشتہ ترجمہ

- ۳۶۔ سودیت یونین اور دہشت گردی۔  
اردو ترجمہ
- ۳۷۔ روس کی بین الاقوامی مطبع پر چاہوں کی فلاف و نریاں اردو -
- ۳۸۔ افغانستان اور سرخ سارا ج اردو -
- ۳۹۔ سودیت ملٹری جاسوسی پشتو ترجمہ
- پشتو ترجمہ پاکستانی میں دھماکے کرنے ۔ ۔ ۔

A R I C

B

14. 652

ROS

743

## افغانستان جہاد ریفرنس

اللہ کی راہ میں جہاد ہمارا مقصود ہے۔

قرآن و سنت پر عمل ہمارا فرض ہے۔

کسی سیاسی تنظیم یا ادارے سے ہمارا کوئی تعلق نہیں بلکہ آزاد اور اسلامی افغانستان کے لئے کام کرنا اور اسلام کی تبلیغ اور روایت عرب میں کو دنیا دا لوں تک پہنچانا ہمارا فرض ہے۔

جہاد ریفرنس کو منظم اور بہتر کرنے کے لئے ہم اپنے تمام مسلمان بھائیوں اور دوستوں سے اپیل کرتے ہیں کہ کسی قسم کے مالی تعادون سے دریغ نہیں کریں گے اور اس ریفرنس کو جو کہ مسلمانوں کی ملکیت ہے مضبوط اور منظم بنانے میں ہمارا ساتھ دیں گے۔

شکریہ

موسیٰ خان جلالزی

